ٹائیٹل طبع اوّل

الہُدیٰ

وَالتَّبصِرَةُ لِمَن یَّریٰ

۱۲-جُون سنہ ۱۹۰۲ء

الثمن فی جلد	محصول ڈاک	وی پی
۱۲/	۱۰/	۱/

طبع فی دار الامان قادیان المطبعُ ضیاء الاسلام

باہتمام الحکیم فضل دین البھیروی

تعداد اشاعت ۷۰۰

صـ۱

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارى اولياءه صراطاً يضل فيه الغطاط-
ہر قسم کی حمد اُس خدا کیلئے ہے جس نے اپنے دوستوں کو وہ راہ بتائی کہ مُرغ سنگ خوار بھی اُسمیں بھٹک
وجلى لهم نهاراً لا يبصر فيه الوطواط- واسلكهم مسالك لم
جاتا ہے اور اُنکے لئے ایسا دن چڑھایا کہ اُسمیں چمگادڑ کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اور ایسی راہوں پر انھیں چلایا کہ آنکھوں کی
يرضها مطايا الابصار- وفجر لهم ينابيع ما اهتدت اليها طيور
اونٹنیاں اُن میں کبھی چلی نہیں۔ اور ایسے چشمے اُنکے لئے جاری کئے کہ فکروں کے پرندے اُنکی طرف
الافكار- والصلوة والسلام على خاتم الرسل الذى اقتضى ختم
راہ نہیں پاسکے۔ اور صلوٰۃ اور سلام خاتم رسل پر جس کی نبوت کے ختم نے چاہا کہ آپ کی
نبوته- ان تبعث مثل الانبياء من امته- وان تنوّر وتثمر
اُمت سے نبیوں کی مانند لوگ پیدا ہوں۔ اور آپ کے درخت زمانہ
الى انقطاع هذا العالم اشجاره- ولا تعفى آثاره- ولا تغيّب
کے آخر تک پھلتے پھولتے رہیں اور نہ آپ کے نشان مٹائے جائیں۔ اور نہ آپکی یاد دُنیا

صـ۲

تذكاره- فلاجل ذلك جرت عادة الله انه يرسل عباداً من
سے بھول جائے۔ اسی لئے خدا کی عادت ہے کہ وہ ایسے بندوں کو بھیجا کرتا ہے جنھیں اس دین کی تجدید
الذين استطابهم لتجديد هذا الدين- ويعطيهم من عنده
کے لئے پسند فرما لیتا ہے۔ اور انھیں اپنے حضور سے قرآن کے اسرار
علم اسرار القرآن ويبلغهم الى حق اليقين- ليظهروا معارف الحق
عطا کرتا۔ اور حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔ اسلئے کہ وہ لوگوں پر حق کے معارف کو

علی الخلق بسلطانھا۔ وقوتھا ولمعانھا۔ ویبیّنوا حقیقتھا وھویّتھا
پوری قوت اور غلبہ اور چمک کے رنگ میں ظاہر کریں۔ اور ان معارف کی حقیقت اور کیفیت
وسُبلھا وآثار عرفانھا۔ ویخلصوا الناس من البدعات والسیئات
اور راہوں اور انکی شناخت کے نشانوں کو بیان کریں۔ اور لوگوں کو بدعتوں اور بدکرداریوں سے اور انکے
وطوفانھا وطغیانھا۔ ولیقیموا الشریعۃ ویفرشوا بساطھا۔ ویبسطوا
طوفان و طغیان سے چھڑائیں۔ اور شریعت کو قائم کریں اور اسکی بساط کو بچھائیں اور افراط
انماطھا۔ ویزیلوا تفریطھا وافراطھا۔ واذا اراد اللہ لاھل الارض
و تفریط کو جو اس میں داخل کی گئی ہے دور کریں۔ اور جب خدا اہل زمین کے لئے چاہتا
ان یصلح دینھم۔ وینیّر براھینھم۔ اوینصرھم عند حلول الاھوال و
ہے کہ انکے دین کو سنوارے اور انکے برہانوں کو روشن کرے اور ہول اور مصیبت کے پیش آنے پر
المصائب والآفات۔ اقام بینھم احدًا من ھذہ السّادات۔ ویؤیّدہ
ان کو مدد دے۔ تب ان بزرگوں میں سے کسی کو ان میں کھڑا کر دیتا ہے اور نشانوں اور
بالحجج القاطعۃ والآیات۔ ویشرح صدور الاتقیاء لقبولہ ویجعل
قاطع حجتوں سے اسکی تائید کرتا اور نیک بختوں کے سینوں کو اسکے قبول کرنے کیلئے کھول دیتا ہے
الرجس علی الذین لا یتّقون۔ ففریق من الناس یؤمنون بہ و
اور تقویٰ اختیار نہ کرنے والوں پر پلیدی اور ناپاکی پھینکتا ہے۔ پھر یوں ہوتا ہے کہ کچھ لوگ تو اس پر ایمان لاتے
یُصدّقون۔ وفریق آخر یکفرون بہ ویکذّبون۔ ویقعدون
اور تصدیق کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے اور تکذیب کرتے ہیں۔ اور اس کی
بکل صراط ویؤذون۔ ویمنعون کل من دخل علیہ ولا یخلصون۔
راہ میں روک بنجاتے اور دکھ دیتے ہیں اور کسی کو اس کے پاس آنے نہیں دیتے۔
فتھیج غیرۃ اللہ لاعدامھم۔ لینجی عبدہ من اجلخمامھم۔ فما زال
آخر کار خدا کی غیرت انکے نابود کرنے کیلئے جوش مارتی ہے اسلئے کہ اپنے بندہ کو انکے حملہ سے چھڑائے۔ سو

بالکافرین یُهلِكُ هذا ویدفع ذاك حتی تصیر الارض خالیة

خدا کافروں کے پیچھے پڑا رہتا ہے کسی کو ہلاک کرتا اور کسی کو دفع کرتا ہے یہانتک کہ زمین اُن سانپوں اور بچھوؤں

من تلك الهوام۔ ویحصل الامن للابرار الکرام۔ وتحتفل الملة

سے خالی ہو جاتی ہے اور برگزیدوں کو امن مل جاتا اور ملت ایسے چیدہ لوگوں سے بھر جاتی ہے۔

من نخب الاسلام۔ کنجوم منیرةٍ مشرقة فی الظلام۔ وهذا من

جو تاریکی میں چمکدار روشن ستارے ہوتے ہیں۔ اور یہ

اکبر علامات الذین یاتون من حضرة العزة والجبروت۔ وینزلون

بڑی بھاری علامت ہے اُن لوگوں کی جو خدا کی طرف سے آتے ہیں اور اس جہان میں نازل ہوتے ہیں

الی الناسوت لیجذبوا خلق اللّٰه الی عالم الملکوت واللاهوت۔ وان

اس لئے کہ خلقت کو خدا کی طرف کھینچ لے جائیں۔ اور خدا اُن کے ذریعہ سے تاریکیوں کو پاش پاش

اللّٰه یجلوبهم الغیاهب۔ لیبتلی الخبیثین والاطائب۔ ویُری الفائز

کرتا ہے اس لئے کہ ناپاک اور پاک کو آزمائے اور کامیاب اور نامراد کو ظاہر کردے۔

والخائب۔ فتسعد نفس واخری تشقی۔ ویحیی اخ واخ اخر یُفنی۔ لہ

سو کوئی سعید بنتا اور کوئی شقی بنتا ہے۔ اور کسی کو زندگی بخشی جاتی اور کوئی فنا کر دیا

ویُنصر المامور فی الارض ویُمهل حتی یفل شبا العدا۔ ویزول

جاتا ہے۔ اور مامور کو نصرت اور مہلت دیجاتی ہے جب تک کہ وہ دشمنوں کی تلوار کی دھار کو کند کر دیتا اور

الظلام وتطلع شمس الهدی۔ فالحاصل ان اولیاء اللّٰه لا

اندھیرا اُٹھ جاتا اور ہدایت کا آفتاب چڑھ آتا ہے۔ غرض خدا کے دوست جھوٹوں کی مانند

یُهلکون کالکاذبین۔ ولا یکون مآلهم کالمفترین۔ بل یُعصمون و

ہلاک نہیں کیئے جاتے۔ اور اُن کا انجام مفتریوں کا سا انجام نہیں ہوتا۔ بلکہ انہیں بچایا جاتا اور

یُقبلون ویُنصرون ویؤثرون علی العالمین۔ ولا یضاعون ولا یجاحون

قبول کیا جاتا اور نصرت دیجاتی اور کل جہان پر ایثار کیا جاتا ہے۔ وہ نہ تو ضائع کیئے جاتے ہیں اور نہ انکی

لہ ۔ سہو کاتب ہے۔ لفظ یہاں تک چاہیئے۔ (مؔ)

ویعیشون امام اعین ربهم فائزین۔ وانهم حجّة الله علی الارض ورحمة

بیخ کنی کی جاتی ہے بلکہ وُہ اپنے پروردگار کے سامنے بامراد زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ زمین پر حجّة اللہ

الحق لاهل الارضین۔ ولیست شقوة فی الدنیا کانکار المامورین

اور اہلِ زمین کے حق میں خدا کی رحمت ہوتے ہیں۔ اور دُنیا میں ماموروں کے انکار جیسی کوئی شقاوت نہیں۔

ولا سعادة کقبول هٰؤلاء المقبولین۔ وانهم مفتاح حصن الامن

اور اُن مقبولوں کے مان لینے جیسی کوئی سعادت نہیں۔ اور وہ امن و امان کے قلعہ کی چابی اور داخل

والامان وحرز الداخلین۔ فما بال الذی فقد هذا المفتاح وما دخل

ہونے والوں کی پناہ ہیں۔ تو پھر کیا حال ہوگا اُس کا جس نے اِس چابی کو کھو دیا اور قلعہ

الحصن وقعد مع المخرجین۔ وان اشقی الناس رجلان۔ ولا یبلغ

میں داخل نہ ہُوا اور باہر نکالے ہوئے لوگوں کے ساتھ مل کر بیٹھ رہا۔ اور فی الحقیقت دو

شقاوتهما احد من الانس والجان رجل کفر بخاتم الانبیاء۔ و

شخص بڑے ہی بدبخت ہیں اور انس و جن میں سے اُن سا کوئی بھی بدطالع نہیں۔ ایک وہ جس نے

رجل اٰخر ما اٰمن بخاتم الخلفاء۔ وابٰی واستکبر واساء الادب علیه

خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔ دُوسرا وُہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لایا اور انکار کیا اور اکڑ بیٹھا اور اُسکی بے ادبی کی

وترك طریق الحیاء۔ وما تأدّب مع الله واهله الموعود وبلّغ التوهین

اور حیاء کی راہ کو چھوڑ دیا۔ اور خدا اور اُس کے موعود اہل کا ادب اور پاس نہ کیا اور توہین کو

الی الانتهاء۔ ولو لم یتولد لکان خیرًا له من سوء العاقبة وسخط

انتہا تک پہنچا دیا۔ اگر ایسا نالایق پیدا ہی نہ ہوتا تو اُس کے حق میں انجام بد اور خدا کے ناراض

حضرة الکبریاء۔ ولسوف یذوق ذواق السب والشتم والازدراء۔

کرنے سے بہتر تھا۔ وہ اِن گالیوں اور تحقیر کا مزہ چکھے گا۔

وان الساعة اٰتیة لا ریب فیها ثم الذین خُتمت علی قلوبهم لا ینتهون۔

اور وہ گھڑی ضرور آنے والی ہے پر مُہر زدہ دِل باز نہیں آتے۔

واذا قیل لھم امنوا واصلحوا ولا تفسدوا قالوا بل انتم مفسدون۔
اور جب اُنہیں کہا جائے کہ ایمان لاؤ اور اصلاح کرو اور فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ تم ہی مُفسد ہو۔
وحسبوا الغیّ رشدًا والفساد صلاحًا فھم لا یرجعون۔ فکیف اذا
اور گمراہی کو ہدایت اور فساد کو صلاح سمجھتے ہیں اس لئے رجوع نہیں کرتے۔ سو اُس دن کیا
زھقت نفوسھم واُظھر ما کانوا یکتمون۔ واذا قیل لھم اما جاء راس
حال ہوگا جب کہ اُنکی جانیں نکلیں گی اور اُنکی چھپائی ہوئی باتیں ظاہر کیجائیں گی۔ اور جب اُنہیں کہا جائے کہ کیا
المائة قالوا بلی فقل افلا تتقون۔ ان مثل المومنین والمکذبین کمثل
صدی کا سر نہیں آگیا تو کہتے ہیں ہاں۔ تو تو اُن سے کہہ کیا تم ڈرتے نہیں۔ مومنوں اور مکذبوں کی مثال
حیّ ومیّت ھل یستویان مثلًا فبشری للّذین یُوفّقون۔ وقالوا
زندہ اور مُردہ کی مثال ہے کیا دونوں مثال میں برابر ہیں۔ سو خوشخبری اُن کیلئے جنہیں توفیق دیجاتی ہے۔ اور
لست مرسلًا بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه فسوف یعلمون۔
کہتے ہیں کہ تو مرسل نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اُس بات کی تکذیب کرتے ہیں جس کا اُنکو علم نہیں سو اُنکو
ان الّذین صدّقوا اولٰئك ھم المنصورون ولا یرھق وجوھھم قتر
پتہ لگ جائیگا۔ تصدیق کرنے والے ضرور منصور ہوں گے اور ذلّت اور رُسوائی کی گرد اُن کے چہروں پر
ولا ذلة ولا ھم یفزعون۔ ان الذین کفروا ما نفعھم خسوف ولا کسوف
نہ پڑے گی اور نہ اُنہیں کوئی گھبراہٹ ہوگی۔ افسوس کفر کرنے والوں کو نہ خسوف و کسوف نے فائدہ پہنچایا
ولا اٰیات اُخری بل ھم یستھزءون۔ یعرفون ثم یبخلون بما اٰتاھم
اور نہ دُوسرے نشانوں نے بلکہ وہ ٹھٹھا ہی کرتے رہے۔ پہچانتے ہیں پھر بھی خدا کے دیئے پر بُخل کرتے
اللہ من العلم وانکشف علیھم الھدی ثم لا یھتدون۔ وجنّ علیھم
ہیں۔ اور ہدایت اُن پر واضح ہوگئی پھر بھی راہ نہیں پاتے۔ اور تعصّب کی
لیل من التعصب فھم فیه یمسون ویصبحون۔ یرون اٰیات
رات اُن پر پڑی ہوئی ہے اُسی میں شام گذارتے ہیں اور اُسی میں صبح۔ اپنی آنکھوں سے خدا کے

صلے

اللہ باعینھم ثم ینکرون۔ وما کنت متفردًا فی ھذا بل ما اتی الناس

نشانوں کو دیکھتے ہیں پھر انکار کرتے ہیں۔ ان معاملوں میں میں اکیلا نہیں بلکہ کوئی ایسا رسول نہیں

من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔ وھلم جرًّا الی ما تشاھدون۔

آیا جس سے لوگوں نے ٹھٹھا نہ کیا ہو۔ یہانتک کہ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔

وانی رئیتُ دھرًا ظلم ھؤلاء الاشرار۔ فی ھذہ الدیار۔ وانست

اور میں مدتوں سے ان شریروں کا ظلم اِس مُلک میں سہتا ہوں۔ اور انکی زیادتی

غلوّھم فی الانکار والاحتقار۔ وجرّبت ان لھم قلوبًا سیرتھا اللدد

انکار اور تحقیر میں دیکھتا ہوں۔ اور میں تجربہ کر چکا ہوں کہ اُنکے دِلوں کی سیرت خصومت اور

والاحرنجام۔ وفطرۃً شیمتھا التکذیب والاتھام۔ فلما یئست منھم

تکبر اور لڑائی ہے۔ اور انکی فطرتوں کی عادت تکذیب اور اتہام ہے۔ غرض جب میں اُن سے ناامید

انصرف قلبی الی بلادٍ اخری۔ لعلی اری الانصارا واجد فیھم قلبًا

ہوا تب میرا دِل اور مُلکوں کی طرف متوجہ ہوا کہ کہیں مددگار مجھے مل جائیں اور شاید کوئی تقوی شعار

اتقی۔ فذکرت علماء الشام۔ ومن بھا من الکرام۔ واردت ان

دِل میرے ہاتھ آجائے۔ اتنے میں شام کے علماء اور بزرگ مجھے یاد آگئے۔ اور ارادہ کیا کہ انکی طرف

ارسل الیھم للاستشھاد۔ لیجیبوا بالصدق والسداد۔ وینقلوا

گواہی لینے کیلئے خط بھیجوں۔ اس لئے کہ وہ راستی اور سچائی سے جواب دیں۔ اور حق کو پستی

الحق من الوھاد الی النجاد۔ فاخبرت ان المناظرات فیھم ممنوعۃ۔

کے گڑھے سے نکال کر اوج پر پہنچا دیں۔ سو مجھے پتہ لگا کہ ان کو دینی مناظرات کی اجازت نہیں۔

والقوانین لمنعھا موضوعۃ۔ فذھب وھلی بعد ذالک ان المراد

اور وہ ان مباحثات سے قانونًا روک دیئے گئے ہیں۔ پھر میرے دل میں آیا کہ مصر کے ملک سے

یحصل من ارض مصر واھلھا المتفرسین۔ والمخصبین بعھاد

اور اُس کے دانشمند لوگوں سے جو علوم کی بارش سے سرسبز اور برخوردار ہو رہے

صـ

العلم والمثرین۔وزعمت ان فیہم قوما یعدون من المحققین۔ومن
ہیں۔ وہ مراد ضرور پوری ہوگی۔ اور مَیں سمجھا کہ اُن میں محقق اور اعلیٰ درجہ کے ادیب

الادباء المفصحین۔ وخلتُ انہم من المتدبرین۔ ولیسوا من
ہیں۔ اور مَیں نے خیال کیا کہ وہ سوچنے والے ہیں۔ اور شتاب کار اور بیدادگر نہیں ہیں

المستعجلین والجائرین۔فقادنی ھذا الظنُّ الی ان اُرسل الی مدیر
اس گمان کی بناء پر مَیں نے المنار کے ایڈیٹر اور اُس کے ساتھیوں کو اپنی کتاب

المنار ورفقتہ کتابی الاعجاز۔ لیُقرّظوا ویکتبوا علیہ ما لاق وجاز۔ و
اعجاز المسیح بھیجی۔ اور غرض یہ تھی کہ اس پر مناسب اور حسب موقعہ تقریظ لکھیں۔

اٰثرتہم علی علماء الحرمین والشام والروم۔لعل اسرّہم غواشی الافکار
اور مَیں نے شام اور روم اور حرمین کے علماء کو چھوڑ کر اُنہیں چُنا کہ شاید اُنہی کی وجہ سے میرے

والھموم۔ ولاطفأ بہم ما بی من جمرۃ الاذی۔ ولیُعینونی علی البر و
فکر اور غم دُور ہو جائیں اور دُکھ درد کی آگ اُنہی سے بجھ جائے اور یہی لوگ نیکی اور تقویٰ پر میرے مددگار

التقوٰی۔ثم لما بلغ کتابی صاحب المنار۔ وبلغہ معہ بعض
ہو جائیں۔ پھر جب صاحب منار کو میری کتاب پہنچی۔ اور اُس کے ساتھ اُسے کچھ خط

المکاتیب للاستفسار۔ ما اجتنٰی ثمرۃ من ثمار ذٰلک الکلام۔ وما
استفسار کے لئے ملے۔ اُس نے اُس کلام کے پھلوں سے ایک پھل بھی نہ لیا۔ اور

انتفع بمعرفۃٍ من معارفہ العظام۔ ومال الی الکلم والایذاء بالاقلام۔
اُسکے عظیم الشان معارف میں سے کسی معرفت سے بھی نفع حاصل نہ کیا اور جیسے کہ اکثر باز حاسدوں کی

کما ھو عادۃ الحاسدین والمستکبرین من الانام۔ وطفق یوذی
عادت ہوا کرتی ہے قلم سے زخمی کرنے اور ایذا دینے کی طرف جھک پڑا اور تحقیر کرنے لگا۔ اور

ویُزری غیر وانٍ فی الازراء والالتطام۔ ولا لاوٍ الی الکرم والاکرام۔
ایذا دینے لگا اور اس تحقیر اور جوش دکھلانے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کی اور جیسے کہ بزرگوں کی عادت ہے کرم و اکرام

كماهو سيرة الكرام - وعمد الى ان يؤلمنى ويفضحنى فى اعين العوام

کی طرف رُخ نہ کیا۔ اور قصد کیا کہ عوام کی نگاہ میں مجھے رنج پہنچائے اور بدنام کرے ۔

ص۹ كالانعام - فسقط من المنار المنيع والقى وجوده فى الآلام ووطئنى

پس وُہ بلند منار سے گرا اور اپنے آپ کو دُکھوں میں ڈالا - اور مجھے سنگریزوں

كالحصٰى - واستوقد نار الفتن وحضٰى - وقال ما قال وما امعن

کی طرح پاؤں کے نیچے روندا اور فتنوں کی آگ کو بجھ جانے کے بعد پھر بھڑکایا اور کہا جو کہا اور

كاولى النهٰى - واخلد الى الارض وما استشرف كاهل التقٰى -

دانشمندوں کی طرح غور نہیں کی - اور زمین کی طرف جُھک پڑا اور متقیوں کی طرح اُوپر کو نہ چڑھا -

وخرّ بعد ما علا - وان الخرور شئ عظيم فما بال الذى من المنار

اور اُونچا ہونے کے بعد گرا - اور گرنا تو خود بڑی خوفناک بات ہے - پھر اُس شخص کا کیا حال جو منار سے

هوٰى - واشترى الضلالة وما اهتدٰى - ام له فى البراعة يد طولٰى -

گرا - اور گمراہی کو خریدا اور ہدایت نہ پائی - آیا فصاحت و بلاغت میں اُسے بڑا کمال حاصل ہے؟

سيُهزم فلا يُرٰى - نبأ من الله الذى يعلم السرّ واخفٰى - انه مع

عنقریب وہ گریز کر جائیگا اور پھر نظر نہ آئیگا - یہ پیشگوئی ہے خدا کی طرف سے جو نہاں در نہاں کو جاننے والا ہے - وُہ

قوم يتقونه ويُحسنون الحسنٰى - ينصرهم فى مواطن فتكون كلمتهم

متقیوں اور نیکو کاروں کا ساتھ دیتا ہے - وُہ میدانوں میں اُن کی مدد کرتا ہے پھر اُن ہی کی بات غالب

هى العليا - وان الالسنة كلها لله فيجعل حظا منها لمن شاء وقضى -

رہتی ہے - اور ساری بولیاں خدا کی ہیں جسے چاہتا ہے ان سے کافی حصہ عطا کرتا ہے -

وان عباده المنقطعين ينطقون بروحه ولا يُعطى لغيرهم هذا الهدٰى -

اور اس کے منقطع بندے اُس کی رُوح کی مدد سے بولتے ہیں اور یہ راہِ حق دُوسروں کو نہیں دی جاتی -

وكل نور ينزل من السماء فما بيدكم ايها النوكى - اتغترّون

اور ہر ایک نور آسمان سے اُترتا ہے پھر اے جاہلو تمہارے ہاتھ میں کیا ہے - کیا تم اپنی بولی پر

ص۱۰

بلسانکم وقد ھبّت علیه صراصرُ عُظمٰی۔ والیوم لستم الّا کعجمی

فریفتہ ہو حال آنکہ اُس پر تو بڑی بڑی آندھیاں چل چکی ہیں۔ اور آج تم عجمیوں سے بڑھ کر نہیں۔

فلا تفخروا بما مضٰی۔ وبُدّلت السنکم کل التبدیل فانّی التناوش

سو گذشتہ پر فخر نہ کرو۔ اور تمہاری بولیاں تو بالکل بدل گئیں۔ اب تم اتنی دُور سے کہاں

من مکان اقصٰی۔ اتنسون محاوراتکم او تخدعون الحمقٰی۔ و

ایک چیز کو پکڑ سکتے ہو۔ کیا تمہیں اپنی بول چال یاد نہیں یا احمقوں کو دھوکا دیتے ہو۔ اور

ان رسُول اللّٰه وسید الورٰی۔ ما سمّٰی ارضکم ھذہ ارض العرب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ملک کو عرب میں شامل نہیں فرمایا۔

فلا تفتروا علی اللّٰه ورسوله وقد خاب من افترٰی۔ فدعنی ایها

پھر خدا اور رسول پر افترا نہ کرو اور مفتری ہمیشہ نامراد رہتا ہے۔ سو اے شیخی باز

الفخور من ھذا او امض علی وجھك والسلام علی من اتبع الھدٰی۔

مجھے تجھ سے کیا کام چل اپنی راہ لے۔ مجھے تو تجھ سے نصرت کی اُمید تھی تو اُلٹا میرے ہی خوار

وکنتُ رجوت ان اجد عندك نصرتی۔ فقمتَ لتندد بھوانی

کرنے کو اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور مجھے تیری طرف سے تکبیر تصدیق اور تقدیس سُننے کی

وذلّتی۔ وتوقعتُ ان یصلنی منك تکبیر التصدیق والتقدیس

توقع تھی۔ تو نے مجھے ناقوسوں کی آوازیں سُنا دیں اور مَیں نے

فاسمعتنی اصوات النواقیس۔ وظننت ان ارضك للتحصّن

تیری زمین کو پناہ کے لئے بہت عمدہ جگہ سمجھا تھا۔ مگر تُو نے

احسن المراکز۔ فجرحتنی کالّاکز والواکز۔ وذکّرتنی بالنوش

مجھے مشت زن یا لگد زن کی طرح زخمی کر دیا اور تو نے اس

ص۱۱

والنھش والسبعیة۔ نبذا من ایام الخصائل الفرعونیة۔ و

درندہ طبعی سے فرعونی خصلتوں کا زمانہ مجھے یاد دلا دیا۔ اور

ولستُ فی ھذا القول کالمتندم۔ فان الفضل للمتقدم۔ و
میں اس بات میں پشیمان نہیں اس لئے کہ فضیلت پہل کرنے والے کو ہے۔
کنتُ اتوقع ان یتسرّی بمواخاتک ھمی۔ ویرفض بجندک
اور مجھے گمان تھا کہ تمہاری دوستی سے میرا غم دُور ہو جائیگا۔ اور تمہارے لشکر کی مد
کتیبۃ غمی۔ فالاسف کل الاسف ان الفراسۃ اخطأت۔ والرویۃ
سے میرے اندوہ و غم کا لشکر شکست کھا جائے گا مگر افسوس کہ فراست نے خطا کی اور دانش
ما تحقّقت۔ ووجدتُ بالمعنی المنعکس ریّاک۔ فھذہ نموذج
درست نہ اتری اور تمہارا سارا معاملہ بالکل اُلٹا نظر آیا۔ یہ تو آپکی فضیلتوں کا
بعض مزایاک۔ وعلمتُ بہ ان تلک الارض ارض لا یفارقھا
تھوڑا سا نمونہ ہے۔ اس سے مجھے پتہ لگ گیا کہ مصر کی سرزمین سے آتش اشتعال کبھی الگ
اللظٰی۔ وتفور منھا الی ھذا الوقت نار الکبر والعلٰی۔ فعفی اللہ عن
نہیں ہوئی۔ اور اب تک اس سے کبر اور تعلّی کی آگ جوش زن ہے۔ خدا موسٰی پر رحم
موسٰی۔ لم ترکھا وما عفّٰی۔ فحاصل الکلام انک زعمتَ ان
کرے کیوں اُس نے اُسے چھوڑ دیا اور اُس کا نام و نشان نہ مٹا دیا۔ غرض تمہارا دعویٰ ہے کہ
کتابی مملو من السھو والخطاء۔ وما اتیت بدلیل من النحویین
میری کتاب سہو اور خطا سے بھری ہوئی ہے اور نحویوں اور ادیبوں سے کوئی دلیل تم اسپر
والادباء۔ فاشکو الی اللہ من جورک ھذا والافتراء۔ فانک
نہیں لائے۔ اب میں تمہارے جور اور افترا سے خدا کے پاس فریاد کرتا ہوں اس لئے کہ
شمّستَ لی من غیر سبب ومن غیر اسباب البُغض والشحناء۔ صلا
تم نے بے سبب اور بے کسی پہلے بغض و عداوت کی وجہ کے یہ ظلم و زیادتی کی۔ کیا تم اپنی
اوجعلتَ معیار الصحۃ لسانک الذی تکلّم بہ عشیرتک من البنات
اُس بولی کو صحت کا معیار ٹھہراتے ہو جس سے تم اپنے بیٹیوں اور جوروؤں سے

والنساء۔ وما تصفحت كتابي وغلطت مفرداته وتراكيبه۔ و
کلام کرتے ہو۔ اور تم نے میری کتاب کو اچھی طرح نہیں پڑھا اور نہ ہی اسکے مفردات اور ترکیبوں
خطّأت افانينه واساليبه۔ واسخطت حسيبك وما خشيت
اور انداز کلام کو غلط ثابت کرکے دکھایا اور تم نے اپنے خدا کو ناراض کیا اور اُس کی سزا سے نہیں
تعذيبه۔ وكذبت واغلطت الناس۔ وخببت واتبعت الخناس۔
ڈرے۔ اور جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکے میں ڈالا۔ اور شیطان کے پیچھے دوڑ پڑے۔
وقلت كتاب مملوّ من الاغلاط المنكرة۔ وفي سجعه تكلف
اور کہہ دیا کہ اعجاز المسیح سخت غلطیوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کے سجع میں بناوٹ ہے
وضعف وليس من الكلم المحبّرة۔ والملح المبتكرة۔ و
اور لطیف کلام نہیں ہے اور اس کا کلام عرب کے محاورہ کے خلاف ہے۔ آہ میں نے تو تجھے
يوجد فيه ركاكة العجمة۔ وحسبتك حبيبًا يرجيني كنسيم
ایسا دوست سمجھا تھا جو مجھے نسیم سحر کی طرح راحت پہنچاتا۔
الصباح۔ فتراءيت كعدو شاكي السلاح۔ وخلت انك تهدّد
مگر تُو سلاح پوش دشمن نظر آیا۔ اور مجھے خیال تھا کہ تُو کبوتر
بصوت مبشّر كالحمام۔ فاريت وجهك المنكر كالحمام۔ واعجبني
کی طرح پیاری مُژدہ رساں آواز میں بولے گا۔ مگر تُو نے موت کا سا بھیانک چہرہ دکھلایا۔ مجھے تمہاری
حدّتك وشدّتك من غير التحقيق۔ فاخذني ما ياخذ
اس بے تحقیق تیز زبانی پر تعجب آیا۔ اسلئے میری وہ حالت ہوئی جو اکیلے سرگردان مسافر
الوحيد الحائر عند فقد الطريق۔ لكني اسررت الامر وقلت
کی رستہ بھول کر ہوا کرتی ہے۔ لیکن میں نے پھر بھی اِس بات کو دل میں
في نفسي لعله تصحيف في التحرير۔ وما عمد الى التوهين والتحقير۔
رکھا اور سمجھا کہ شاید تحریر میں کوئی تبدیل واقع ہوگئی ہو اور توہین اور تحقیر کا کوئی ارادہ نہ ہو۔

وکیف قصد شرًّا لا یزول سوادہ بالمعاذیر۔ وکیف یمکن الجهر بالسوء

اور اس شخص نے کیونکر ایسے شر کا قصد کیا جس کا سیاہ داغ کسی عذر اور بہانہ سے مٹ نہیں سکتا اور کیونکر

من مثل ھذا الفاضل النحریر۔ ولما تحقق انه منك تقلدتُ

ممکن ہے کہ ایسا عالم لائق آدمی ایسی کھلی کھلی بُری باتیں مُنہ سے نکالے۔ اور جب خوب ثابت ہوا کہ یہ سب

اسلحتی للجهاد۔ وقلت مکانك یا ابن العناد۔ فدونی شرط

تمہاری کرتوت ہے تو میں نے بھی جنگ کے لئے ساز و سامان درست کر لیا اور کہا کہ اپنی جگہ پر کھڑا رہ اے سفلہ دشمن کہ

الحداد وخرط القتاد۔ وعلمتُ انك ما تکلمت بھذہ الکلمات۔

میرے مقابل آنا تلواروں سے کٹ جانا اور کانٹوں میں پھنس جانا ہے اور مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ باتیں تم نے حسد سے

الا حسدا من عند نفسك لا لاظهار الواقعات۔ فابتدرتُ

کی تھیں واقعات کے اظہار کے لئے نہیں کہیں۔ اس لئے میں تمہاری طرف متوجہ ہوا۔

قصدك۔ لئلا یصدق الناسُ حسدك۔ فان علماء دیارنا

کہ کہیں تمہاری ان شرارتوں سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں اس لئے کہ ہمارے ملک کے علماء تو

ھذہ یستقرون حیلة للازراء۔ فیستفزھم ویجرءھم علی کلما

میری تحقیر کے لئے بہانہ ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ سو جو کچھ تُو نے میری تحقیر میں کہا ہے اس سے ان کی

ص۱۴

قُلتَ للازدراء۔ ولولا خوف فسادھم لسکتُّ۔ وما تفوّھتُ فی

جرأت اور بھی بڑھ جائے گی۔ اور اگر فساد کا خوف نہ ہوتا تو میں اس معاملہ میں بالکل خاموش رہتا۔

ھذا الامر وما تجلدت۔ ولکن الاٰن اخاف علی الناس۔ واخشی

لیکن اب لوگوں کے بگڑ جانے اور شیطان کی وسوسہ اندازی کا ڈر ہے اور یہ پختہ بات ہے کہ

وسوسة الخناس۔ وان بعض الشھادات۔ ابلغ فی الضرب من

بعض شہادتیں ضرب میں تلوار سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہیں۔ اب مجھے

المرھفات۔ فاخاف ان یتجدد الاشتعال من کلمات المنار۔ و

خوف ہے کہ منار کی باتوں سے اشتعال بڑھ جائے۔ اور

یسقط میمہ ویبقی علی صورۃ النار۔ وکنا ھزمنا العدا۔ وفرغنا
اس کا میم گر کر نری نار کی شکل رہ جائے۔ اور ہم تو مدت سے دشمنوں کو بھگا کر لڑائی جھگڑے
من الوغیٰ۔ ونابلنا فکان لنا العُلیٰ۔ وبذل الجھد کل من رمیٰ۔
سے فارغ ہو بیٹھے تھے اور ہمیں ہر ایک جنگ میں غلبہ میسر آیا اور ہر ایک جنگ کرنیوالا
حتی نثلت الکنائن۔ وفاءت السکائن۔ ورکدت الزعازع۔
اپنی پوری طاقت ہمارے مقابلہ میں خرچ کر چکا تھا۔ یہانتک نوبت پہنچ گئی تھی کہ
وکف المتنازع۔ وجعل اللہ الھزیمۃ علی کلّ من باری۔ واھلك
ترکش خالی ہوگئے تھے اور بالکل آرام چین ہوگیا تھا۔ سب جھگڑے ٹھنڈے پڑ گئے اور
من ماری۔ فالاٰن اُحْیِیَ اللئام بعد الممات۔ وشد المنار عضدھم
جھگڑنے والے ہٹ ہٹا گئے تھے اور سب جھگڑنے والوں کو خدا نے بھگا دیا اور مار ڈالا تھا۔
بالخزعبیلات۔ فاری انھم یتصلفون ویستانفون القتال۔
اب وہ سفلے پھر موت کے بعد جلائے گئے اور منار نے اپنی نکمی باتوں سے انھیں دلیر اور پکّا کر دیا۔
ویبغون النضال ویخدعون الجھّال۔ ورجعوا الی شرھم و
اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ پھر لاف و گزاف مارنے لگے اور لڑائی کو تازہ کرنا چاہتے ہیں اور اب
زادوا ضدًّا۔ بما جاء المنار شیئًا ادًّا۔ وجاز عن القصد جدًّا۔
لڑائی چاہتے اور جاہلوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ پھر اپنے شر کی طرف لوٹ چلے ہیں اور منار کی اس
فاکبر کلمہ حزب من العمین۔ واین جھابذۃ الکلام کالسابقین۔
ناپاک بات اور کجروی کی وجہ سے ضد میں بڑھ چلے ہیں۔ چنانچہ کچھ اندھوں کو منار کی باتیں بھلی لگی ہیں۔
بل یتبعون کلما یسمعون من الحاسدین المفسدین۔ ولیس
اور پہلوں کی طرح کلام کے پرکھنے والے اور جاننے والے کہاں۔ بلکہ یہ لوگ تو جو کچھ حاسدوں مفسدوں سے
فیھم ذواق العبارات المھذبۃ۔ ولا الاعناق للوصول الی
سن پاتے ہیں اُسی کے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اُن میں اعلیٰ درجہ کی عبارتوں کے سمجھنے کا ذوق کہاں۔ اور عمدہ

ص ١٥

المراعی المستعذبة۔ لایعلمون لطف الاساجیع المستملحة۔
اور سرسبز مرغزاروں تک انکی رسائی کہاں۔ یہ لوگ نمکین سجعوں کا لطف اور آراستہ
ولا لطافة الکلم الموشحة۔ یقولون نحن العلماء۔ ولایشعرون ما
کلموں کی لطافت کو کیا جانیں۔ مُنہ سے کہتے ہیں کہ ہم علماء ہیں۔ مگر علم اور زیرکی اُنکے
العلم وما الدھاء۔ وما کان لی حاجة الی ذکر ھذہ القصة۔
نزدیک نہیں آئی۔ اور اصل میں مجھے اس قصہ کے بیان کرنے اور اپنے
واظہار ھذہ الغصة۔ لما لم یکن مدیر المنار وحدہ بدعًا
رنج کے اظہار کی کوئی ضرورت نہ تھی بسلئے کہ منار کا ایڈیٹر ہی تو کوئی اکیلا نیا بدگو نہیں
من المزدرین والمحقرین۔ بل تعوّد العدا کلھم بالتوھین۔
بلکہ تمام دشمن ایسی ہی توہین کے عادی ہو رہے ہیں۔ اور اُن کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو
لیصدوا الناس عن سبیل المھتدین۔ ویلحقوھم بالمعتدین۔ و
ہدایت یافتوں کی راہ سے روک کر حد سے نکل جانے والوں میں شامل کردیں۔ اس قسم کے
تری کثیرًا منھم یوجدون فی ھذہ البلاد۔ وتعرفھم بقترۃ
بہت سے لوگ ان جھگڑوں میں ہیں۔ اور اُن کا نشان یہ ہے کہ دشمنی کے مادہ کے
رھقت وجوھھم من ثور مواد العناد۔ یذکروننی کمثل ما
جوش سے اُنکے مُنہ سیاہ اور مسخ ہوئے ہوئے ہیں۔ اس سے تم اُنکو پہچان لوگے۔ وہ لوگ میری
ذکر۔ ویزدروننی کمثل ما احتقر۔ فلا التفت الیھم ولا
ایسی ہی تحقیر و تشنیع کرتے ہیں جیسی منار نے کی۔ مگر مَیں ان کی باتوں کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا اور
الی اقوالھم۔ واعرض عنھم واقول جھّال یصرخون بما ضُرب
یہ کہتا ہوں کہ جاہل ہیں۔ سر پر کاری ضرب لگی ہے چلائیں نہیں تو کیا کریں اور جب اُنھیں گمراہی
علی قذالھم۔ وایّ خیر یُرجیٰ منھم مع اصرارھم علی ضلالھم۔
پر اتنا اصرار ہے تو اُن سے نیکی کی اُمید کیا کی جائے۔ لیکن میں نے دیکھا کہ ان شریروں کی

ص١٦

ولكن رئيتُ ان صاحب المنار۔ عُظّم في اعين هذه الاشرار۔
آنکھ میں منار کے ایڈیٹر کی بزرگی ہے۔ اور بعض آگ کے لادو ٹٹوؤں نے تو
واكبرَ شهادته بعض زاملة النار۔ وكانوا يذكرونها بالعشى
اس کی شہادت کو بڑی وقعت دی ہے۔ اور رات دن اسی کا ذکر کرتے ہیں۔
والاسحار۔ فبلغني ما يتخافتون۔ وعثرتُ على ما يسرّون
سو مجھے بھی انکی پوشیدہ باتیں پہنچ گئیں۔ اور انکی سازشوں اور مشورتوں کی اطلاع
ويأتمرون۔ واُخبرت انهم يضحكون عليّ وفي كل يوم يزيدون۔
ملی۔ اور معلوم ہوا کہ وہ مجھے ہنستے[٥] اور اس میں ہر روز ترقی کر رہے ہیں۔
فلما رئيت انهم اغترّوا بلامع القاع۔ ويرامع البقاع۔ وزادوا
پس جب میں نے دیکھا کہ وہ جنگل کے سراب پر اور زمین کے سفید سنگریزوں پر دھوکا کھا گئے
في العناد والفساد۔ وخيف ان يعم فتنهم هذه البلاد۔
ہیں اور دشمنی اور بگاڑ میں بڑھ گئے ہیں اور ڈر پیدا ہوا کہ اُن کا فتنہ ان شہروں میں پھیل جائے گا۔
ورئيت انهم يرونني بشزر عينيهم۔ ويصفقون بيديهم۔ و
اور میں نے دیکھا کہ وہ میری طرف حقارت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں۔ اور
يأخذونني كالتلعابة۔ ويُجعجعون بي للدعابة۔ ويجعلون
مجھے ایک کھلونا سمجھتے ہیں۔ اور ہنسی کھیل کے لئے مجھے محبوس کرتے ہیں اور منار کے
كلام المنار كحيلة للتجهيل والتخطية والاحتقار۔ شمّرت تشمير
کلام کو حیلہ بناتے ہیں میرے جاہل بنانے اور خطاکار ٹھہرانے اور حقیر جاننے میں تو پھر میں نے
من لا يألو جهادا۔ ويضع فاسا في راس من رمي الجندل عنادا۔
بھی ایک پورے مجاہد کی طرح کمر کس لی جو کلہاڑا مارتا ہے اُس شخص کے سر میں جو دشمنی سے اُسپر
وبالذي سبقت رحمته غضبه۔ وفلّت رافته عضبه۔ ما كنت
پتھر پھینکے۔ قسم اُس کی جس کی رحمت اُسکے غضب پر بڑھ گئی ہے۔ اور جس کی مہربانی نے اُسکی تلوار کند

[٥] سہو کتابت ہے۔ اصل میں لفظ "مجھ پر" ہوگا۔ (مصحح)

اظن فی صاحب المنار الا ظن الخیر۔ وکنت اخال انه قال ما

مجھے صاحب منار کی نسبت نیک گمان تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ اُس نے کسی

قال من مصلحة لا من ارادة الضیر۔ ولکن ظھر علیّ بعد

مصلحت سے ایسا کہا نہ ضرر دینے کے ارادے سے۔ لیکن پیچھے پتہ لگا کہ

ذالك انه ما کف اللسان کما ھو من سیر الکرام والطبائع

اُس نے زبان کو نہیں روکا جیسے کہ بزرگوں کی عادت اور سعید طبیعتوں کا خاصہ ہوتا

السعیدة۔ بل اصر علی الازدراء فی الجریدة۔ فاکل الحاسدون

ہے۔ بلکہ اُس نے اپنے اخبار میں تحقیر پر اصرار کیا۔ پس حاسدوں نے اُس کے

حصیدة لسانه کالعصیدة۔ وتلقفوا قوله وجددوا الخصومة

مُنہ کے اُگلے ہوئے زہر کو لذیذ کھانے کی طرح کھایا اور اُسکی بات کو قبول کیا اور ختم ہوجانے کے بعد

بعد ما قطعوھا کما ھو من شیم القرائح البلیدة۔ وحسبوا کلمه

نئے سرے جھگڑا شروع کر دیا جیسے کہ کودن اجڈ طبیعتوں کی عادت ہوتی ہے اور اُنہوں نے منار

کالاسلحة الحدیدة۔ واشاعوھا فی الاخبار والجوائب الھندیة۔

کی باتوں کو تیز ہتھیار سمجھا۔ اور ہندوستان کے اخباروں میں انھیں شائع کیا۔

وکتبوا کلما یشق سماعھا علی الھمم البریئة المبرّءة۔ واٰذوا قلبی

اور ایسی باتیں لکھیں جن کا سُننا پاک اور بری ہمتوں کو سخت ناگوار ہوتا ہو اور میرے دل کو

کما ھی عادة الرذل والسفھاء۔ وسیرة الاراذل من الاعداء۔

دُکھایا جیسے کہ عادت کمینوں اور نادانوں کی اور سیرت سفلہ دشمنوں کی ہوتی ہے۔

وکانوا یمشون مرحا بالخیلاء والامتطاء۔ کانھم البسوا من حلل

اور وہ بڑے گھمنڈ سے اترا کر اور اکڑ کر چلتے تھے۔ گویا اُنہیں بڑے اعلیٰ درجہ کی خوبصورت

الحبر والوشاء۔ او فتحت علیھم مدائن اوردّ احیاءھم المیتون

پوشاکیں پہنائی گئی ہیں۔ یا بڑے بڑے شہر اُن کے قبضہ میں دیئے گئے ہیں یا اُنکے مرے ہوئے

الی الاحیاء۔ واحسست ان فتنتہم ھذہ تضر العامۃ کالاغلوطات۔
دوست پھر اپنے اپنے قبیلہ میں واپس کئے گئے ہیں اور مَیں نے محسوس کیا کہ اُنکا یہ فتنہ عام لوگوں کو
ویعدون ھذہ الاقوال من الشھادات القاطعات۔ وکفٰی ھذا
دھوکے میں ڈال کر سخت ضرر دیگا اور ان باتوں کو وُہ بڑی پکّی گواہی سمجھیں گے۔ اور بعض جاہلوں
القدر لخدع بعض الجھلاء۔ واغلاط بعض البلہ قلیل الدھاء۔
کے فریب دینے کو اور بعض کم عقل سادہ لوگوں کے دھوکا دینے کو بس ہے۔
فرئیت جوابہ علی نفسی حقا واجبا لا یوضع وزرہ بدون القضاء۔
پس مَیں نے اس کا جواب دینا اپنے اُوپر حق واجب سمجھا جس کا بوجھ ادا کئے بغیر اُتر نہیں سکتا۔
ودینا لازما لا یسقط حبۃ منہ بغیر الاداء۔ فان دفع اوھام
اور لازم قرض یقین کیا جس میں سے ایک حبہ بھی ادا کرنے کے سوا ذمہ سے نہیں اُتر سکتا۔
العامۃ من واجبات الوقت وفرائض الامامۃ۔ فقلّبتُ وجھی
اِس لئے کہ عام کے وہموں کو دُور کرنا واجبات وقت اور امامت کے فرائض سے ہے۔ پھر مَیں
فی السماء۔ وطلبت عون اللہ بالبکاء والدعاء۔ لیھدینی الٰی
آسمان کی طرف مُنہ کر کے دیکھنے لگا اور دُعا اور زاری سے خدا سے مدد مانگنے لگا۔ اِسلئے کہ مجھے
طریق اتمام الحجۃ۔ واحقاق الحق وابطال الباطل وایضاح
حُجّت کو پُورا کرنے اور حق کو حق کر دکھلانے اور باطل کو نابود کرنے اور رستہ
المحجۃ۔ فالقی فی روعی ان اؤلف کتابا لھذا المراد۔ ثم اطلب مثلہ
کے واضح کرنے کی راہ بتلائے۔ پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ مَیں اس غرض کے لئے ایک کتاب بناؤں
من ھذا المدیر ومن کل من نھض بالعناد من تلک البلاد۔
پھر اسکی مثل مانگوں اس ایڈیٹر سے اور ہر ایسے شخص سے جو اُن شہروں سے دشمنی کی غرض سے اُٹھے۔
وکنت اقبل علی اللہ کل الاقبال۔ واسعی فی میادین التضرع
اور مَیں خدا کی طرف پُورا پُورا متوجہ تھا اور زاری اور فریاد کے میدانوں میں دوڑ رہا تھا۔

والابتہال۔ حتی بانت امارۃ الاستجابۃ۔ وانجابت غشاوۃ
ص آخرکار قبول کے نشان ظاہر ہوئے اور شک و شبہ کا پردہ پھٹ گیا۔
الاسترابۃ۔ ووُفقتُ لتالیف ذالک الکتاب۔ نسأرسله الیه بعد
اور مجھے اس کتاب کی تالیف کی توفیق بخشی گئی۔ سو مَیں بعد چھپ جانے
الطبع وتکمیل الابواب۔ فان اتی بالجواب الحسن واحسن
اور اس کے بابوں کی تکمیل کے اسکی طرف بھیجونگا۔ پھر اگر منار نے اسکا جواب خوب دیا اور
الرّدّ علیه۔ فاحرق کتبی واقبل قدمیه۔ واعلق بذیله۔ و
عمدہ ردّ کیا تو مَیں اپنی کتابیں جلادونگا اور اُسکے پاؤں چوم لونگا اور اُسکے دامن سے لٹک
اکیل الناس بکیله۔ وھا انا اقسم برب البریۃ۔ اؤکّد العھد
جاؤنگا اور پھر لوگوں کو اسکے پیمانہ سے ناپونگا۔ اور لو مَیں پروردگار جہان کی قسم کھاتا ہوں اور اس قسم سے
لھذہ الالیۃ۔ وان کلم الاحرار بکلام۔ اشد جرحًا من جرح
عہد کو پختہ کرتا ہوں۔ اور شریفوں کا زخمی کرنا کلام سے زخم میں سخت تر ہوتا ہے تیروں
سھام۔ بل ھو اشق علیھم من قتلھم بلھذم وحسام۔ و
کے زخم سے۔ بلکہ نیزہ اور تلوار کے ساتھ قتل کرنے سے بڑھکر اُنپر گراں ہوتا ہے۔ اور
ان جراحات السنان لھا التیام۔ ولا یلتام ما جرح کلام۔ واما
یہ پختہ بات ہے کہ نیزوں کے زخم تو مل جاتے ہیں پر کلام کے زخم نہیں ملتے۔ لیکن جو
ما ادعی من المعارف والفصاحۃ۔ کما یفھم من قوله بالبداھۃ۔
اُس نے معارف اور فصاحت کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ ظاہرًا اُسکے کلام سے سمجھا جاتا ہے
فھی مقالۃ ھو قائلھا ولا نقبله الا بعد ثبوت النباھۃ۔ وما
یہ اُس کا نرا دعویٰ ہی دعویٰ ہے اور ہم اُسے مان نہیں سکتے جب تک وہ اپنی بزرگی کا ثبوت نہ دے
اتظنّ ان یکتب المنار من معارف کمعارف کتابی۔ ویری
اور میرے تو خیال میں بھی نہیں آسکتا کہ منار میری کتاب جیسے معارف لکھ سکے۔ اور میری تلوار

برّیقاً کبریق ما فی قرابی۔ ثم معذالك تناجینی نفسی فی بعض الاوقات۔
جیسی چمک اور آب دکھلا سکے۔ اور اسپر بھی میرے دل میں کبھی کبھی آتا ہے کہ ممکن ہے کہ
ان من الممکن ان یکون مدیر المنار بریّاً من ھذہ الالزامات۔ و
منار کا ایڈیٹر ان الزاموں سے بری ہو۔ اور
یمکن انہ ما عمد الی الاحتقار والنطح کالعجماوات۔ بل اراد
ممکن ہے کہ اُس نے حقارت کا اور چارپایوں کی طرح سینگ سے مارنے کا ارادہ نہ کیا ہو بلکہ
ان یعصم کلام اللّٰہ من صغار المضاھات٭۔ وانما الاعمال بالنیات۔
یہ چاہا ہو کہ خدا کی کلام کو مشابہت اور مماثلت کی ذلت سے بچائے اور اعمال موقوف ہیں نیتوں پر۔
فان کان ھذا ھو الحق فلا شك انہ ادّخر لنفسہ بھذہ المقالات۔
پس اگر یہ سچ ہے تو بے شک اُس نے ان باتوں سے اپنے لئے۔ بہت سے
کثیرًا من الدرجات۔ فان حُبّ کلام اللّٰہ یدخل فی الجنۃ ویکون
درجے اکٹھے کر لئے اس لئے کہ کلام اللہ کی محبت جنت میں لے جاتی ہے اور ڈھال
عاصمًا کالجُنّۃ۔ وای ذنب علی الذی سبّنی لحمایۃ الفرقان۔
کی طرح بچانے والی ہوتی ہے۔ اور اُس شخص کا گناہ ہی کیا جس نے مجھے گالی دی فرقان کی حمایت کے لئے

٭الحاشیۃ۔ وظنی انہ استشاط من منع الجھاد۔ ووضع الحرب والسیوف الحداد۔ وان الوقت وقت اراءۃ الاٰیات۔ لا زمان سل المرھفات۔ ولا سیف الا سیف الحجج والبینات۔ فلا شكّ ان الحرب لاعلاء الدین فی ھذہ الاوقات۔ من اشنع الجھلات۔ ولا اکراہ فی الدین کما لا یخفی علی ذوی الحصاۃ۔ منہ

٭ترجمہ حاشیہ۔ مجھے تو یقین ہے کہ وہ غضب میں آیا ہے جہاد کے روکنے اور تیز تلواروں اور لڑائی کے دُور کر دینے سے اور اب نشانوں کے دکھانے کا وقت ہے تلواروں کے کھینچنے کا وقت نہیں اور حجتوں اور بین دلیلوں کی تلوار کے سوا کوئی تلوار نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ان دنوں میں دین کے لئے لڑائی کرنا سخت نادانی ہے اور دین میں کوئی اکراہ نہیں جیسا کہ یہ بات دانشمندوں پر پوشیدہ نہیں۔ منہ

لا للاحتقار وکسر الشان۔ ونحا به منحیٰ نصرة الدین۔ لا لظی
نہ حقارت اور کسرِ شان کے ارادہ سے اور اس سے اُس کا قصد دین کی نصرت ہو تحقیر اور
التحقیر والتوھین۔ وھل ھو فی ذٰلك الا بمنزلة حماة الاسلام
توہین کا اشتعال نہ ہو۔ ایسا شخص تو اسلام کا حامی اور
والداعین الی عزة کلام اللّٰه العلام۔ الذی ھو ملك الکلام۔
کلام اللہ کی عزّت کی طرف جو سب کلاموں کا بادشاہ ہے بُلانے والا ہے

صـ۲۲ واللّٰه یعلم السرّ وما اخفیٰ۔ ولکل امرءٍ ما نوی۔ ولکنی معتذر
اور خدا ہر شخص کے باطن اور راز کو جانتا ہے۔ اور جس کی جو نیّت ہوگی وُہی پھل اُسے ملیگا۔ لیکن
کمثل اعتذاره۔ فان الفتن قد انتشرت من اقواله واخباره۔
مَیں بھی ویسا ہی عُذر کرتا ہوں جیسا اُس نے کیا اس لئے کہ اُس کے اقوال اور اخبار سے فتنے پھیل گئے ہیں۔
فوجب ان اشمر عن ذراعی لثاره۔ ولم یکن لی بد من ان افض
سو ضرور ہوا کہ عوض لینے کو آستینیں چڑھالوں۔ اور اب مجھے اسکے سوا چارہ نہیں کہ اسکے راز کی
ختم سره۔ واللّٰه یعلم حقیقة نیّته وکیفیة بریّته وبرّه۔ فان
مُہر توڑ دوں۔ اور خدا جانتا ہے اُس کی نیّت کی حقیقت کو اور اُسکی نیکی اور بریت کی کیفیت کو۔ پس اگر
کان نوی الخیر فیما قال۔ فسیعتذر ولا یبتغی النضال۔ وان
اپنی باتوں میں اُسنے نیکی کی نیّت کی ہوگی تو ضرور عُذر خواہی کرے گا اور جنگ و مقابلہ نہ چاہے گا۔ اور اگر
کان قصد التوھین والاحتقار۔ فسیقضی اللّٰه بینی وبینه و
توہین و تحقیر کا ارادہ کیا ہے۔ تو خدا اُس میں اور مجھ میں جلد فیصلہ کریگا اور
من ظلم فقد بار۔ وانی سارسل کتابا الی مدیر المنار۔ لیُفکّر
ظالم ہلاک ہوگا۔ اور منار کے ایڈیٹر کو کتاب بھیجوں گا۔ یا تو وُہ
فیه حق الافکار۔ فاما اکفھرّ بعد واما اعتذار۔ وانما ھو
پھر طیش اور اشتعال میں آیا یا عُذر معذرت کردی۔ اور اظہارِ حق

لاظهار الحق معيار۔ فان تنصّل المنار من هفوته۔ وتندّم

کے لئے وہ معیار ہوگی۔ پس اگر منار اپنی بکواس سے باز آگیا۔ اور اپنی باتوں پر

على فوهته۔ فما لنا ان ناخذه على عثرته۔ وان لم يتوسم قرن

پشیمان ہوا تو ہمیں کیا ضرور ہے کہ اسکی لغزش پر گرفت کریں۔ اور اگر اُس نے اپنے مقابلہ کے

نضاله۔ ولم يطلع على حللي وعلى اسماله۔ فعليه ان يكتب كتابا

حریف کو فراست سے نہ پہچانا اور میرے خوبصورت لباسوں پر اور اپنی پھٹی پُرانی گدڑیوں پر آگاہ نہ ہوا تو

صـ٢٣

كمثل كتابي وعلى منواله۔ ليحكم الله بيننا بعد بث الاسرار و

اسپر فرض ہے کہ میرے طرز و طریق کی کتاب لکھے تو کہ خدا ہم میں خبروں اور رازوں کے ظاہر ہونے کے

نثّ الاخبار۔ وارجو من الله ان يبعث بعض اولى الابصار۔ و

بعد فیصلہ کرے۔ اور مجھے خُدا سے اُمید ہے کہ وُہ ایسے بینا اور

فضلاء الديار۔ ليفتحوا بالحق بيني وبين من يرقص على المنار۔

فاضل شخص پیدا کر دے گا جو میرے اور منار کے معاملہ میں سچا فیصلہ کریں گے۔

وليتدبروا كلامي وكلامه بالغور التام۔ وليستشفوا جوهر

اور میری اور اس کی کلام کو پُورے غور سے سوچیں گے۔ اور کلام کے موتیوں کو خُوب

الكلام۔ ويميزوا النور من الظلام۔ واعترف ان بعض اهل

پرکھیں گے۔ اور اندھیرے اور روشنی میں فرق کرینگے۔ اور مَیں مانتا ہوں کہ بعض اخبار نویسوں

الجرائد اعطوا نبذًا من الفصاحة۔ ورزقوا طرزا من الملاحة۔

کو کسی قدر فصاحت اور ملاحت دی گئی ہے۔

ولكن لا لاعلاء كلمة الله بل للاستماحة۔ ليحرزوا العين ولو

مگر وہ خدا کی باتوں کے اُونچا کرنے کیلئے نہیں بلکہ دُنیا کا مال اور سود حاصل کرنے کیلئے خرچ

بالكذب والوقاحة۔ فلا ننكر حذقهم بزرقهم وتمحل رزقهم طورا

ہوتی ہے اسلئے کہ جھوٹ اور بیحیائی سے روپیہ پیدا کریں۔ پس ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ وہ فریب میں بڑے

بالاطراء۔ والاخری بالازدراء۔ لینثالوا علی انفسھم الدراھم
دانشمند ہیں اور کبھی جھوٹی تعریفوں سے روزی کماکھاتے ہیں اور کبھی کسی کی ہجواور ذم سے اس لئے کہ

۲۴ ولیتخلصوا من اللاواء۔ فلا شك ان لسنھم من الولایة
اپنے لئے روپیہ جمع کرلیں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں۔ سو اس میں شک نہیں کہ انکی زبانیں شیطانی

الشیطانیة۔ لا من الکرامة الربانیة۔ ومن حیل الاقتناء
ولایت سے ہیں۔ اور ربانی کرامت سے نہیں۔ اور مال اور روپیہ جمع کرنے کے حیلے

والاحتیاز۔ لا من بدائع الاعجاز۔ وان بلاغتی شیٔ یجلی به
بہانے ہیں۔ عجیب اعجاز کی قسم سے نہیں۔ اور میری بلاغت وُہ شئے ہے کہ ذہنوں کے

صداء الاذھان۔ ویجلی مطلع الحق بنور البرھان۔ وما انطق
زنگ اس سے دُور ہوتے ہیں۔ اور حق کے مطلع کو نور بُرہان سے روشن کرتی ہے۔ اور میں

الا بانطاق الرحمان۔ فکیف یقوم حذائی من قیّد لحظه بالدنیا
رحمان کے بُلائے بولتا ہوں۔ پس کیونکر میرے مقابل کھڑا ہو سکتا ہے جسکی نگہ دُنیا تک محدود ہے

ومال الیھا کل المیلان۔ ورضی بزینتھا کالنسوان۔ ام یزعمون
اور بالمقابل اسکی طرف جُھک پڑا ہے اور عورتوں کی طرح اسکی زینت پر راضی ہوگیا ہے۔ کیا وُہ دعویٰ کرتے

انھم من اھل اللسان۔ سیھزمون ویولون الدبر عن المیدان۔
ہیں کہ وُہ اہل زبان ہیں۔ عنقریب شکست کھائیں گے اور میدان سے دُم دباکر بھاگیں گے۔

ومثلھم کمثل ظالع یرید لیدرك شأو الضلیع فلا یمشی الّا
اُن کی مثال اُس لنگڑی اُونٹنی کی سی ہے جو پُورے مضبوط گھوڑے کی غایت کو پالینا چاہتی ہے سو

قدمًا ویسقط علی الدسیع۔ او کرجل راجل وحید یسری فی
ایک ہی قدم چل کر گردن کے بل گر پڑتی ہے یا اُس تنہا پیادہ کی سی ہے جو چلتا ہے ایسی رات میں جسکے

لیلةٍ شابت ذوائبھا۔ وانتابت شوائبھا۔ واشتدّ ظلامھا۔
گیسو سفید ہورہے ہیں اور اُسکی آفتیں پے در پے آرہی ہیں اور اُس کا اندھیرا سخت ہو رہا ہے۔

ص ۲۵

وکثرھوامھا۔ وھو ینقل تائھا من واد الی واد۔ ولیس معہ
اور اس کے کیڑے مکوڑے بہت ہو گئے ہیں۔ اور وہ ایک وادی سے دُوسری میں مارا مارا پھرتا ہے اور
سراج ولا یسمع صوت ھاد۔ وما رافقہ من رفیق وما تزوّد من
نہ اُس کے پاس چراغ ہے اور نہ کسی رہنما کی آواز سُنتا ہے اور نہ اُس کا کوئی ساتھی ہے اور نہ سفرخرچ ہی پاس
زاد۔ ولا یجد خفیرا۔ ولا یرٰی بشیرا۔ ولا مصباحا منیرا۔ و
ہے۔ اور نہ کوئی بدرقہ ملتا اور نہ کوئی مژدہ رسان نظر آتا ہے اور نہ روشن چراغ۔ اور ایک
رجل اٰخر اراد سفرا بالخیل والرجالۃ۔ فتدثر فرسا کالغزالۃ۔
اور شخص ہے جس نے سفر کرنا چاہا ہے سواروں اور پیادوں کے ساتھ۔ پس وہ آہووش گھوڑے پر
وخرج من البلدۃ اذا ذرّ قرن الغزالۃ مع رفقۃ کالھالۃ۔ عاصمین
سوار ہوا اور آفتاب کے چڑھتے ہی شہر سے نکل کھڑا ہوا اپنے چند رفیقوں کے ساتھ جو ہالہ کی طرح تھے اور
من الضلالۃ۔ ھل یستوی ذٰلک وھذا عند اولی النُّھٰی۔ و
بھٹکنے سے بچانے والے تھے۔ کیا دانشمندوں کے نزدیک یہ دونوں شخص برابر ہیں۔ اس
ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشٰی۔ فالحق والحق اقول ان اھل
مثال میں ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے۔ سو سچ یہی ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ کے
اللّٰہ یرزقون من ربّ العباد۔ ویھدون الی طریق السداد۔
لوگوں کو بندوں کے پروردگار سے روزی ملتی ہے اور درستی کی راہ کی طرف اُنہیں چلایا جاتا ہے۔
ویُھَیّأُ لھم جمیع لوازم الرشاد۔ ویعطی لہم کل قوۃ وجبت للعتاد۔
اور کامیابی کے سامان لوازم اُن کے لئے بہم پہنچائے جاتے ہیں اور انہیں ساز و سامان کے لئے
وکفت للارتقاء علی المصاد۔ فما کان لاھل الدنیا ان یسابقوھم و
جتنی قوت درکار ہوتی ہے اور صید گاہ پر چڑھنے کیلئے کافی ہوتی ہے بخشی جاتی ہے۔ سو دُنیاداروں کے
یاتوا باکباد مثل تلک الاکباد۔ ولو استنوا استنان الجیاد۔ وکیف
برتے میں نہیں ہوتا کہ اُن سے آگے نکل جائیں اور اُنکا سا دِل گردہ لائیں۔ خواہ گھوڑوں کی طرح دوڑیں۔ اور

ص ۲۶

وان قلوبهم منتشرة كانتشار الجراد۔ وان السنهم على النجاد۔

یہ ہو کیونکر سکتا ہے اسلئے کہ اہل دُنیا کے دِل ٹِڈیوں کی طرح پراگندہ ہوتے ہیں۔ اُنکی زبانیں تو بیشک اونچی

وارواحهم فى الوهاد۔ يقولون انا نحن من العرب۔ وغذينا

زمین پر ہوتی ہیں پر رُوحیں گڑھوں میں۔ کہتے ہیں ہم عرب ہیں۔ اور ہمیں ہماری

من اُمهاتنا درّ الادب۔ وانا فى ملك النطق كاقيال۔ وابناء اقوال۔

ماؤں نے ادب کا دُودھ پلایا ہے اور ہم گویائی کے ملک کے سردار ہیں۔ اور پسران گفتار ہیں۔

فقد استكبروا بنفوسهم الابية۔ والسنتهم العربية۔ واوطنوا

سو یہ لوگ سرکش نفسوں سے گردنیں اکڑا رہے ہیں۔ اور اپنے تئیں بڑی مضبوط بارگاہ میں جگہ دیتے ہیں

انفسهم امنع جناب۔ وزعموا انهم يفلون حد كل ناب۔ وما

اور گمان کرتے ہیں کہ ہر ایک عظیم الشان آدمی کو ہرا سکتے ہیں۔ اور نادانی کی

عرفوا من غباوة الجنان۔ ان اولياء الرحمان۔ يعطون ما لا يُعطى

وجہ سے نہیں سمجھ سکتے کہ خدا کے دوستوں کو وہ حسن بیان اور معارف دیئے جاتے ہیں

لاهل اللسان۔ من المعارف وحسن البيان۔ ولا يدرك براعتهم

جو اہل زبان کو نہیں ملتے۔ اور دُوسرے لوگ خواہ کتنی ہی زحمت اُٹھائیں اور وقت خرچ کریں

غيرهم مع جهد مُعنتٍ وصرف الزمان۔ وانّٰى لهم نصيب من

اُن کے کمال کو پا نہیں سکتے اور سحبان کی بلاغت بھی اُنھیں مل جائے جب بھی

هذا الشان۔ ولو اوتوا بلاغة سحبان۔ فانهم ما صقلوا مراٰة

اُنھیں اس شان سے کہاں حصّہ مل سکتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے ایمان کے

الايمان۔ وما ذاقوا طعم العرفان۔ ثم جمعوا بين الحمق والحرمان۔ ص۲۷

آئینہ کو تو کبھی جلا دی ہی نہیں۔ اور عرفان کا مزا کبھی چکھا ہی نہیں۔ پھر اسکے علاوہ حماقت اور

وما استطاعوا ان يرجعوا الى الرحمان۔ بل صار شغل جرائدهم

محرومی دو باتیں اُنکے حصّے میں آئی ہیں اور وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتے بلکہ اخبار نویسی کا شغل اُنکی

فی سُبُلهم کالصلات۔ فهم یحافظون علیه کفریضة الصلوٰة۔
راہ میں بڑی بھاری چٹان بن گیا ہے۔ سو وہ اس شغل میں فریضۂ نماز کی طرح لگے رہتے ہیں۔
یشیعون الجرائد لقبض الصِلات۔ واستنضاض الاحالات۔
اور اخباروں کو انعامات اور صلات کے حاصل کرنے اور روپیہ پیسہ کمانے کیلئے شائع کرتے ہیں۔
الا قلیل من اهل التقات۔ واکثرهم لا یطیرون الا فی الاهواء۔
بجز قدرے قلیل متقیوں کے۔ اور اکثر تو نفسانی خواہشوں کی ہواؤں میں اُڑتے ہیں
وقُصّ جناحهم من الطیران الی السماء۔ یمشون فی الظلام
اور آسمان کی طرف پرواز کرنے سے اُن کے پر و بال کاٹے گئے ہیں۔ گھٹاٹوپ اندھیرے میں
المُسْبل۔ وتراهم لدنیاهم فی التململ۔ وتصرخ اقلامهم للقِری
چلتے ہیں۔ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ دُنیا کی خاطر بے چین رہتے ہیں اور اُنکی قلمیں اسی فانی دُنیا کی ضیافتوں کے
المعجّل۔ یطلبون لقوحًا غزیرة الدرّ۔ قلیلة الضرّ۔ یستقرون
لئے چیختی چلاتی ہیں۔ وہ ڈھونڈتے ہیں بہت دودھ دینے والی کم ضرر اُونٹنی کو۔ ڈھونڈتے ہیں
الصید الی السواحل۔ والاحبولة علی الکاهل۔ ویقترون کل
شکار کو ساحل پر اور جال اور رسیوں کو کاندھے پر۔ ہر با درخت اور
شجراء۔ ومرداء۔ ویجوبون لها البیداء والصحراء۔ وما تری
بے درخت جنگل میں خاک چھانتے پھرتے ہیں اور اسکی خاطر دشت و بیابان طے کرتے ہیں۔
ص۲۸ احدا منهم قریر العین۔ الا باحراز العین۔ وتمضی لیلتهم جمعاء
تم ایک کو بھی ان سے نہ دیکھو گے خنک چشم سوا روپیہ پیسہ کے حاصل کرنے کے۔ اور انکی ساری رات
فی هذه الخیالات۔ والنهار اجمع فی نحت العبارات۔ فما لهم
گذرتی ہے ان ہی خیالوں میں۔ اور دن سارا کٹتا ہے عبارتوں کی تراش خراش میں۔ سو انھیں
وللروحانیّین۔ والعباد الربانیّین۔ الذین یعطون عذوبة
رُوحانیوں اور ربّانی بندوں سے کیا نسبت۔ جنہیں دی جاتی ہے زبان کی شیرینی اور

اللسان وطلاقة كالعين۔ ويرزقون بصيرة القلب مع نور
روانی چشمہ کی طرح اور انھیں دل کی بینائی اور نورِ دیدہ دونوں بخشی جاتی ہیں
العين۔ ويفوزون من ربهم بالسهمين۔ ويرجعون بالغنمين۔
اور وہ پاتے ہیں اپنے رب سے دو حصے اور لوٹتے ہیں دوہری لوٹ لے کر۔
وانهم قوم نزلوا عن متن ركوبة الاهواء۔ وحلوا فناء الفناء۔ جلّت
اور وہ وہ لوگ ہیں جو اتر پڑے ہیں ہوائے نفس کی سواری کی پیٹھ پر سے اور اترے ہیں فنا کی آنگن
نيّتهم۔ وقلّت غفلتهم۔ لا يرون في سبيل الله اثرا الا يقفونه۔
میں۔ انکی نیتیں اور مقاصد بڑے ہیں اور غفلت اُن میں تھوڑی ہیں۔ اللہ کی راہ میں کوئی ایسا نشان نہیں دیکھتے جسکی
ولا جدارًا الا يعلونه۔ ولا واديا الا يجزعونه۔ ولا هاديا الا
پیروی نہ کریں اور کوئی ایسی دیوار نہیں دیکھتے جسپر چڑھ نہ جائیں اور نہ کوئی ایسی وادی جسے طے نہ
يستطلعونه۔ عشاق الرحمان۔ وفي سبيله كالنشوان۔ من
کریں اور نہ کوئی ایسا ہادی جس سے راہ کی خبر نہ پوچھ لیں۔ وہ رحمان کے عاشق اور اُسکی راہ میں سرمست
ذا الذي يقرع صفاتهم۔ او يضاهي صفاتهم۔ ومن جاءهم
اور متوالے ہوتے ہیں۔ وہ ہے کون جو اُنکی توہین و تحقیر کرے یا اُن جیسی صفات پیدا کر دکھائے جو شخص
كدبير۔ فقد لفح ولا كلفح هجير۔ انهم يسعون الى الحضرة عند
انکے مقابل مخالف بنکر آیا وہ رو سیاہ ہوا۔ وہ لوگ مشکلات کے وقت خدا کی طرف
المشكلات۔ بدمع احر من دمع المقلات۔ وان مثلهم كمثل
دوڑتے ہیں ایسے آنسوؤں کے ساتھ جو گرم دیگچے سے بھی زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ وہ اُس
سرحة كثيفة الاغصان۔ وريقة الافنان۔ مثمرة بثمار الجنان۔
درخت کی مانند ہوتے ہیں جسکی شاخیں گھنی ہوں اور اس کی ٹہنیوں پر خوب پتیاں ہوں اور بہشتی پھل
ومن اتاها تساقط عليه رطبا جنيا فطوبى للجوعان۔
اسے لگے ہوں اور جو اُسکے پاس آوے تر بتر میوے اُسپر گرائے سو بھوکے کو خوشخبری ہو۔ وہ وہ

ص ۲۹

انهم قوم زکّوا دثارهم وشعارهم۔ وخرجوا من انفسهم۔ وزایلوا
لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اندر باہر دونوں کو پاک کیا ہوتا ہے اور اپنے نفس سے نکل چکے اور اپنے

وجارهم۔ ورحموا من جار علیهم وجارهم۔ واطفأوا نار
نشیمن کو چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ وُہ اپنے بیدادگر اور ہمسایہ سے پیار کرتے ہیں اور انھوں نے

النفس وکملوا انوارهم۔ واما نفوس اهل الدنیا فتشابه یومًا
نفسوں کی آگ بجھادی ہوئی ہوتی اور اپنے نوروں کو کامل کیا ہُوا ہوتا ہے۔ مگر دُنیاداروں کے نفس

جوّه مزمهرّ۔ ودجنه مُکفَهرّ۔ وتراهم عاری الجلدة من
اُس دن کی مانند ہوتے ہیں جسکی فضامیں خطرناک سردی اور اُسکے بادل سخت گھنے اور تاریک ہوں۔ یہ لوگ

حلل الاتقاء۔ وبادی الجردة من غلبة الفحشاء۔ قد اعتمّوا
تقویٰ کے لباسوں سے برہنہ اور بدکاریوں کے غلبہ کے سبب سے ننگے ہوتے ہیں۔ انھوں نے گھمنڈ اور

بریطة الاستکبار۔ واستثفروا بفویطة الخیلاء والفخار۔
خودبینی کے کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ سو ایسے حال میں خدا کی طرف سے اُنھیں کیونکر تائید ملے۔ اُنکے

۳۰ ص

فکیف یؤیّدون من ربّ العالمین۔ بل وراءهم ضفف
پیچھے اُن کے بال بچے اور عیال پڑے رہتے ہیں ۔ جو انھیں شیطان کی طرف

وکرش یدعونهم الی الشیاطین۔ یبکون انهم اهلکوا من
بلاتے ہیں ۔ وہ روتے ہیں کہ فقر فاقہ اور افلاس سے ہلاک ہو گئے اور لاغری اور

الشظف وصفر الراحة۔ وحصّهم جنف وقشف فما بقی معهم
تنگ گذرانی نے اُنھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ذرہ بھر بھی آرام اور چین انھیں نہیں ۔

ذرة من الراحة۔ ثم یقولون نحن سراة اندیة الادب۔ وحُماة
پھر بھی کہے جاتے ہیں کہ ہم ادب کی انجمنوں کے سردار اور زبان عرب کے

لسن العرب۔ کلا بل رکدت ریحهم۔ وخبت مصابیحهم۔
حامی کار ہیں۔ جھوٹے ہیں بلکہ اُنکی ہوا ٹھہر گئی ہُوئی ہے۔ اور اُنکے چراغ گُل ہو چکے

واجدبت بقعتهم۔ وتخلی بعد الاخلاء منتجهم ونجعتهم۔
اور انکی زمین خشک سالی کی ماری ہوئی ہو اور خیر و برکت اُن سے بالکل جاتی رہی ہے۔ اور اُن کی

ولن یُردّ الیهم جلالة شانهم حتی یردوا انفسهم الی الحضرة۔
خوشحالی اور بزرگی کبھی واپس نہ آئے گی جب تک کہ خدا کی طرف رجوع نہیں لائیں گے۔

ولن یغیر ما بهم حتّٰی یُغیّروا ما فی الطویة۔ ولو ان ما فی الارض
اور اُنکا بُرا حال نہیں بدلے گا جب تک اپنی نیتوں کو پاک صاف نہیں کرینگے۔ اور اگر تمام رُوئے زمین کے

انصار الهم ما کان لهم ان یعجزوا المرسلین۔ ولو اتوا بالاوّلین
باشندے اُنکے مددگار بنجائیں خدا کے مُرسلوں پر کبھی غالب نہ آسکیں گے۔ خواہ متقیوں کے سوا اگلے

والاخرین۔ من دون المتقین۔ الا ینظرُون الی الذین
پچھلے لوگوں کو بھی لیتے آئیں۔ وُہ گذرے ہوئے لوگوں کے حال میں غور نہیں کرتے۔

۳۱ خلوا من قبلهم هل هم غلبوا واعجزوا رسل اللّٰه او کانوا
کیا وہ خدا کے رسولوں پر غالب آگئے تھے۔ یا مغلوب

من المغلوبین۔ الا ان الاقلام کلها للّٰه وهی معجزة من
ہوئے تھے۔ سُنو ساری قلمیں خدا کے قبضے میں اور وہ کتاب مبین کے

معجزات کتاب مبین۔ ثم یتلقاها المقربون علی قدر اتباع
معجزات میں سے ایک معجزہ ہیں۔ پھر وہی قلمیں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کی قدر پر

خیر المرسلین۔ فان المعجزات تقتضی الکرامات لیبقی اثرها
مقربوں کو عطا ہوتی ہیں اسلئے کہ معجزات چاہتے ہیں کرامات کو تو کہ اُن کا نشان قیامت تک

الی یوم الدین۔ وان الذین ورثوا نبیهم یُعطون من نعمه
باقی رہے اور اپنے نبی علیہ السلام کے وارثوں کو بطور ظلیت کے آپ کی نعمتیں

علی الطریقة الظلیة۔ ولولا ذالك لبطلت فیوض النبوة۔
مرحمت ہوتی ہیں۔ اور اگر یہ قاعدہ جاری نہ رہتا تو نبوت کے فیض بالکل باطل

فانهم كالشرلعين انقضى۔ وكعكس لصورة فى المرآة يُرى۔
ہو جاتے - اس لئے کہ یہ وارث نقش ہوتے ہیں اُس اصل کے جو گزر چکی ہوتی ہے اور گویا عکس ہوتے ہیں

وانهم اكتحلوا بمرود الفناء۔ وارتحلوا من فناء الرياء۔ فما
ایک صورت کے جو شیشہ میں نظر آتا ہے - ان لوگوں نے فنا کی سلائیوں سے سرمہ آنکھ میں ڈالا ہوتا اور ریاکاری کے

بقيت شئ من انفسهم وظهرت صورة خاتم الانبياء۔
آنگن سے کوچ کر چکے ہوتے ہیں - اس طرح پر اُنکا اپنا تو کچھ بھی رہا نہیں ہوتا اور خاتم الانبیاء کی صورت ہی نمودار

فكل ما ترون منهم من افعال خارقة للعادة۔ او اقوال مشابهة
ہو جاتی ہے - سو ان لوگوں سے جو کچھ خارق عادت افعال یا اقوال پاک نوشتوں سے مشابہ تم دیکھتے ہو وہ انکی

بالصحف المطهرة۔ فليست هى منهم بل من سيدنا خير
طرف سے نہیں بلکہ وہ حضرت سیّد المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہوتے ہیں -

البرية۔ لكن فى الحلل الظلية۔ وان كنتم فى ريب من هذا
ہاں وہ ظلیت کے لباسوں میں ہوتے ہیں - اور اگر تمہیں اولیاء الرحمان کی نسبت ایسی بزرگی

الشان۔ لاولياء الرحمٰن۔ فاقرءوا اٰية صراط الذين انعمت
اور شان میں شک ہے - تو پڑھ لو آیت صراط الذین انعمت

عليهم بالامعان۔ اتعجبون ولا تشكرون۔ وترون صوركم
علیہم کو غور اور فکر سے - کیا تم تعجب کرتے ہو اور شکرگزار نہیں ہوتے - اور تم آئینوں میں اپنی صورتیں دیکھتے

فى المرايا ثم لا تفكرون۔ الا ان لعنة الله على الذين يقولون انا
ہو - پھر بھی نہیں سوچتے - سُنو خدا کی لعنت اُن پر جو دعویٰ کریں کہ وہ

ناتى بمثل القران۔ انه معجزة لا ياتى بمثله احد من الانس
قرآن کی مثل لاسکتے ہیں - قرآن کریم معجزہ ہے جس کی مثل کوئی انس و جن نہیں

والجان۔ وانه جمع معارف ومحاسن لا يجمعها علم الانسان۔
لاسکتا - اور اس میں وہ معارف اور خوبیاں جمع ہیں جنہیں انسانی علم جمع نہیں کر سکتا -

بل انه وحی لیس کمثله غیرہ وان کان بعدہ وحی اٰخر من
بلکہ وہ ایسی وحی ہے کہ اس کی مثل اور کوئی وحی بھی نہیں اگرچہ رحمان کی طرف سے اسکے بعد اور کوئی وحی
الرحمان۔ فان للہ تجلیات فی ایحائہ۔ وانہ ما تجلی من قبل
بھی ہو۔ اسلئے کہ وحی رسانی میں خدا کی تجلیات ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ خدا تعالٰے کی تجلی
ولا یتجلی من بعد کمثل تجلیہ لخاتم انبیاءہ۔ ولیس شان وحی
جیسی کہ خاتم الانبیاء پر ہوئی ایسی کسی پر نہ پہلے ہوئی اور نہ کبھی پیچھے ہوگی۔ اور جو شان قرآن کی
الاولیاء کمثل شان وحی الفرقان۔ وان اوحی الیھم کلمۃ
وحی کی ہے وہ اولیاء کی وحی کی شان نہیں۔ اگرچہ قرآن کے کلمات کی
کمثل کلمات القراٰن۔ فان دائرۃ معارف القراٰن اکبر
مانند کوئی کلمہ انھیں وحی کیا جائے۔ اس لئے کہ قرآن کے معارف کا دائرہ سب دائروں سے
الدوائر۔ وانھا احاط العلوم کلھا وجمع فی نفسھا
بڑا ہے۔ اور اس میں سارے علوم اور ہر طرح کی عجیب اور پوشیدہ باتیں
انواع السرائر۔ وبلغت دقائقھا الی المقام العمیق
جمع ہیں۔ اور اس کی دقیق باتیں بڑے اعلیٰ درجہ کے گہرے مقام
الغائر۔ وسبق الکل بیانا وبرھانا وزاد عرفانا۔ وانہ
تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اور وہ بیان اور برہان میں سب سے بڑھکر اور اسمیں سب سے زیادہ عرفان ہے۔
کلام اللہ المعجز۔ ماقرع مثلہ اٰذانا۔ ولا یبلغہ قول الجنّ
اور وہ خدا کا معجز کلام ہے جس کی مثل کانوں نے نہیں سُنا۔ اور اس کی شان کو جنّ و انس کا
والانس شانا۔ فمثل القراٰن وغیر القراٰن کمثل رؤیا
کلام نہیں پہنچ سکتا۔ سو قرآن اور دُوسرے کلام کی مثال اُس رویا کی ہے جو دیکھی
راٰھا ملک عادل رفیع الھمۃ کامل الفھم والقیاس۔
ایک بادشاہ عادل بلند ہمت اور پورے دانا نے۔

ورأى هذه الرؤيا بعينها رجل آخر قليل الفهم قليل
اور وہی رؤیا دیکھی ایک دوسرے عامی کم فہم پست
الهمة ومن عامة الناس۔ فلا شك ان رؤيا الملك
ہمت نے ۔ سو اس میں شک نہیں کہ بادشاہ کا
ورؤيا هذا الرجل وان كانت واحدة غير مميزة فى ظاهر
خواب اور اس عامی کا گو ظاہر میں ایک ہی ہیں ۔ لیکن
الحالات۔ ولكن ليست بواحدة عند عارف تعبير
دانشمند اور تعبیر جاننے والے کے نزدیک
الرؤيا وذى الحصات۔ بل لرؤيا الملك العادل تعبير اعلى
ایک نہیں ۔ بلکہ عادل بادشاہ کی تعبیر بہت بلند
وارفع واعم وانفع۔ وهى للناس كلهم خير و معذالك
اور عام اور نفع رسان اور سب لوگوں کے حق میں خیر و برکت اور بہت ہی
اصح والمع۔ واما رؤيا رجل هو من ادنى الناس۔ فلا
درست اور صاف ہے۔ مگر عامی کی رویا اکثر صورتوں میں
يتخلص فى اكثر صورها من الالتباس بل من الادناس۔
آمیزش اور میل کچیل سے پاک نہیں ہوتی ۔
ثم معذالك لا تجاوز اثرها من الابناء والآباء۔ او شرذمة
اِس کے علاوہ اس کا اثر بیٹوں اور باپوں یا تھوڑے
من الاحباء۔ وان ركب هؤلاء الاغيار۔ ينيخون بادنى
سے دوستوں سے آگے نہیں جاتا۔ اور اگر اغیار سوار بھی ہوں تو بھی بہت ہی
الارض مطايا التسيار۔ وينتقلون من الاكوار الى الاوكار۔
نزدیک جگہ میں ڈیرے ڈال دیتے ہیں اور پالانوں سے اُتر کر آشیانوں میں گھس جاتے ہیں ۔

واما خیل الفرقان۔ فیجوبون کل دائرۃ العمران۔ وھو کتاب
مگر قرآن کریم کے سواروں کا یہ حال ہے کہ وہ آبادی کے ہر دائرہ کو قطع کرتے ہیں۔ قرآن کریم

۳۵ تجری تحتہ بحار العرفان۔ ولا یطیر فوقہ طیر التبیان۔ و
ایک کتاب ہے جسکے نیچے عرفان کے دریا بہتے ہیں۔ اور کسی گویائی کا پرندہ اس سے فوق اُڑ نہیں سکتا۔ اور

ما تکلم احد الّا اٰذان من خزائنہ۔ واخرج من بعض
ہر پونجی والا اُسی کے خزانوں اور دفینوں سے کچھ لیتا ہے۔ اور میرے نزدیک ہر متکلم

دفائنہ۔ واری کل متکلم صفر الیدین۔ من غیر التطوّق
اس قرضہ میں مبتلا ہونے کے بغیر محض تہی دست ہے۔ اور قرضدار

بھذا الدین۔ وکل غریم یجدّ فی التقاضی۔ ویلجّ فی
سے سخت تقاضا کیا جاتا اور سخت کوشش کی جاتی ہے۔ کہ قاضی تک

الاقتیاد الی القاضی۔ واما القرآن فیتصدّق علی اھل
پہنچاکر اس سے روپیہ وصول کیا جائے۔ مگر قرآن کریم تنگ دستوں کو صدقات دیتا۔ اور

الاملاق۔ وینزع عن الارھاق۔ بل یعطی سبائک الخلاص۔
ساری تنگیاں دُور کرتا۔ بلکہ اخلاص والوں کو سونے کی ڈلیاں

لاھل الاخلاص۔ ولا یمنّ علی الغرماء بالانظار۔ بل یرغبھم
دیتا ہے۔ اور اپنے قرضداروں کو مُہلت دینے کا احسان نہیں جتاتا۔ بلکہ انکو سونا

فی احتجان النضار۔ ولا یاخذ سارقا۔ ان کان فارقا* وانا نحن
اکٹھا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اور کسی چور کو اگر وہ ڈرنیوالا شخص ہی ہو نہیں پکڑتا۔ اور ہم تو

تلامیذ الفرقان۔ واترعنا من بحرہ بعد ما صرنا کالکیزان۔
اوّل کوزے بنے پھر قرآن کے دریا سے لبالب ہوئے۔

---

* الحاشیۃ۔ اعنی مَنْ اقتبس من القرآن اٰیۃً بصحۃ النیّۃ۔ خائفًا من الحضرۃ
فلا اثم علیہ عند عالم النیّات ذی الجود والمِنّۃ۔ منہ

فان کان مدیر المنار۔ تزرّی علیّ لهذا الاعتذار۔ فندعوله

سو اگر منار کا ایڈیٹر اس جہت سے مجھ سے بگڑا ہے تو میں اسکی غیرت کی وجہ سے

لغیرته للّٰه الغیور الغفار۔ ولو قمت علی مقامه۔ لقلت کمثل کلامه۔ ۳۶

اسکے لئے خدا سے دعا کرتا ہوں اور اگر میں اسکی جگہ ہوتا تو میں بھی وہی کہتا جو اس نے کہا۔ میرے

ولعنة اللّٰه علی من انکر باعجاز القرآن وجوهر حسامه۔ وتفرد درّة

نزدیک خدا کی لعنت اسپر جو قرآن کے اعجاز کا انکار کرتا اور اپنے کلام اور نظام کو بجائے خود کوئی

کلمه ونظامه۔ وواللّٰه انا نشرب من عینه۔ ونتزین بزینه۔ ولذالك

مستقل شے سمجھتا ہے۔ اور خدا کی قسم ہم تو اسی چشمہ سے پیتے اور اسی کی زینت سے آراستہ ہوتے ہیں۔ اسی

یسعیٰ علی کلامنا نور وصفاء۔ وفی نطقنا یبهر لمعان وضیاء وبرکة و

سبب سے تو ہمارے کلام میں نور اور صفا ہوتی۔ اور ہماری گویائی میں روشنی اور شفا اور تازگی اور

شفاءٌ۔ وطلاوة وبهاء ولیس علیّ منة احد من غیر الفرقان۔ وانه

خوبصورتی چمکتی ہے۔ اور مجھ پر قرآن کے سوا اور کسی کا احسان نہیں۔ اور اس نے

ربانی بتربیة لا یضاهیها الابوان۔ وسقانی اللّٰه به معینا۔ ووجدناه

میری ایسی پرورش کی ہے کہ ویسی ماں باپ بھی تو نہیں کرتے۔ اور خدا نے مجھے اُس سے خوشگوار پانی پلایا۔ اور ہم نے اسکو

منیرًا ومعینًا فلا نعرف التهابا ولا حرورا۔ وشربنا من کاس کان

روشن کرنیوالا اور مددگار پایا۔ اب مجھے کوئی سوزش اور گرمی محسوس نہیں ہوتی اور ہم نے

مزاجها کافورا۔ وان کلامی هذا لیس من قلمی السقیم۔ بل کلم

کافوری پیالہ پیا ہے۔ اور یہ میرا کلام میری ناتواں بیمار قلم کی طرف سے نہیں۔ بلکہ یہ تو

افصحت من لدن حکیم علیم۔ بافاضة النبی الرؤف الرحیم۔

حکیم علیم کی باتیں ہیں۔ نبی کریم کے افاضہ کے وسیلہ سے۔

فلا تجعلوا رزقکم ان تکذبوها بل فکروا کالزکی الفهیم۔ ام

سو تم تکذیب پر ہی کمر نہ باندھ لو بلکہ دانا اور زکی بنکر سوچو۔ کیا

۳۷ ظننتم ان اللہ لا یعلم ما تعلمون۔ او لا یقدر علی ما تقدرون۔ کلا
تمہیں گمان ہو کہ جو تم جانتے ہو وہ خدا نہیں جانتا۔ کیا وہ قادر نہیں اُنپر جنپر تم قادر ہو۔ ایسا نہیں

بل لا تعرفونہ حق المعرفۃ وتستکبرون۔ واللہ یجعل لمن یشاء بسطۃ
بلکہ تم اُسے اچھی طرح نہیں پہچانتے اور تکبر کرتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ جسے چاہے علم میں وسعت اور فراخی

فی العلم افلا تفکرون۔ وقد کنتم علی شفا حفرۃ فرحمکم اللہ افلا تشکرون۔
عطا فرمائے کیا تم سوچتے نہیں۔ اور تم سب گڑھے میں گرنے کیلئے طیار تھے پس خدا نے تم پر رحم کیا کیا تم شکر نہیں کرتے۔

ما بال المسلمین وما العلاج فی ھذا الحین۔

مسلمانوں کا کیا حال ہے اور اس وقت علاج کیا چاہیئے

ظھر الفساد فی المسلمین۔ وصارت ککبریت احمر زمر
مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ اور نیک لوگ سرخ گندھک کی مانند

الصالحین۔ ما تری فیھم اخلاق الاسلام۔ ولا مواساۃ
ہو گئے ہیں۔ ان میں نہ تو اخلاق اسلام رہے ہیں اور نہ بزرگوں کی سی

الکرام۔ لا ینتھون من التخلیط۔ ولو بالخلیط۔ ویجرعون
ہمدردی رہ گئی ہے۔ کسی سے برا آنے سے باز نہیں آتے خواہ کوئی پیارا یار کیوں نہ ہو۔ لوگوں کو کھولتا

الناس من الحمیم۔ ولو کان احد کالولی الحمیم۔ ولا یکافئون
ہوا پانی پلاتے ہیں۔ خواہ کوئی خالص دوست ہی ہو۔ اور دسواں حصہ بھی بدلہ

بالعشیر۔ ولو کان اخ او من العشیر۔ لا یصافون شفیقًا۔
میں نہیں دیتے خواہ بھائی ہو یا باپ یا کوئی اور رشتہ دار ہو۔ اور کسی دوست اور حقیقی بھائی سے بھی

۳۸ ولا شقیقًا۔ ویستقلون جزیل المواسین۔ ولا یحسنون الی المحسنین۔
سچی محبت نہیں کرتے اور ہمدردوں کی بڑی بھاری ہمدردی کو بھی حقیر سمجھتے ہیں اور محسنوں سے نیکی نہیں کرتے۔

ویخیبون الناس من عوارف۔ ولو کانوا من معارف۔ ویبخلون
اور لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے۔ خواہ کیسے ہی جان پہچان کے آدمی ہوں اور اپنے
بما عندھم مرافقھم۔ ولو کان مرافقھم۔ بل اذا اجلت فیھم بصرک۔
رفیقوں کو بھی اپنی چیزیں دینے سے بخل کرتے ہیں۔ بلکہ اگر تم دوڑاؤ اپنی آنکھ کو اُن میں اور
وکررت فی وجوھھم نظرک۔ وجدت اکثر طوائف ھذہ الملۃ۔ قد
بار بار اُن کے مُونہہ کو دیکھو تو تم اس قوم کی ہر جماعت کو پاؤ گے کہ
لبسوا ثیاب الفسق وترک الدیانۃ والعفۃ۔ وانا نذکر ھٰھنا نبذًا
فسق اور بد دیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے۔ اور ہم اسجگہ تھوڑا سا حال
من حالات ملوک زماننا وغیرھم من اھل الاھواء۔ ثم نکتب
اپنے زمانہ کے بادشاہوں اور دُوسرے لوگوں کا لکھتے ہیں جو ہوا پرست لوگ ہیں۔ اور پھر ہم
بعدہ ما اراد اللہ لدفع تلک المفاسد وتدارک الاسلام
اُس علاج کو لکھیں گے جو خدا نے ان فسادوں کے دُور کرنے کیلئے ارادہ کر رکھا ہے اور نیز اسلام
والمسلمین من السماء۔
اور مسلمانوں کے تدارک کیلئے جو مقدر کر رکھا ہے۔

فی حالات ملوک الاسلام فی ھذہ الایام

بادشاہوں کے حالات

اعلم رحمک اللہ ان اکثر طوائف الملوک واولی الامر والامرۃ۔
جان خدا تیرے پر رحم کرے کہ اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے
الذین یعدون من کبراء ھذہ الملۃ۔ قد مالوا الی زینۃ الدنیا
جو بزرگان دین اور حامیان شرع متین سمجھے جاتے ہیں وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کیساتھ زینت
بکل المیل والھمۃ۔ واستأنسوا بانواع النعم واللّٰھنیۃ۔ وما بقی لھم
دُنیا کی طرف جھک گئے ہیں اور شراب اور باجے اور نفسانی خواہشوں کے سوا انہیں اور کوئی کام ہی نہیں۔

شغل من غير الخمر والزمر والشهوات النفسانية۔ يبذلون
وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لئے خزانے
خزائن لاستيفاء اللذات الفانية۔ ويشربون الصهباء جهرة
خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اور شرابیں پیتے ہیں نہروں کے
على شاطئ الانهار المطردة۔ والمياه الجارية۔ والاشجار الباسقة۔
کناروں اور بہتے پانیوں اور بلند درختوں
والاثمار اليانعة۔ والازهار المنورة۔ جالسين على الانماط
اور پھل دار درختوں اور شگوفوں کے پاس۔ اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر
المبسوطة۔ ولا يعلمون ما جرى على الرعية والملة۔ ليس لهم
بیٹھ کر اور کوئی خبر نہیں کہ رعیت اور ملت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں۔
معرفة بالقانون السياسي وتدابير مصالح الناس۔ وما اُعطي لهم
انھیں امور سیاسی اور لوگوں کے مصالح کا کوئی علم نہیں اور ضبط امور
حظ من ضبط الامور والعقل والقياس۔ والذين يتخيرون
اور عقل اور قیاس سے انھیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔ اور جو لوگ بچپن میں
لتاديبهم فی عهد الصبا۔ فهم يرغبونهم فی الخمر والزمر وعلی
اُن کے اتالیق بنائے جاتے ہیں۔ وہی انھیں شراب اور باجوں اور پہاڑوں پر
منادمة على الربى۔ سيما فی اوقات المطر وعند هزيز نسيم
مے نوشی کی محفل آرائی کی ترغیب دیتے ہیں خصوصاً بارش اور نسیم صبا کے چلنے کے
الصبا۔ كذالك يقربون حرمات الله ولا يجتنبون۔ ولا يؤدون
وقت۔ اسی طرح حرمات اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور اُن سے بچتے نہیں۔ اور حکومت کے
فرائض الولاية ولا يتقون۔ ولذالك يرون هزيمة على هزيمة۔
فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں۔

٣٩ط

وتراهم کل یوم فی تنزل ومنقصة۔ فانهم اسخطوا ربّ السماء۔
اور ہر روز تنزل اور کمی میں ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے آسمانی پروردگار کو ناراض کیا
وفُوّض الیهم خدمة فما ادّوها حق الاداء۔ اتزعمون انهم خلفاء
اور جو خدمت اُن کے سپرد ہوئی تھی اس کا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تم دعوٰی کرتے ہو کہ وہ اسلام
الاسلام۔ کلا بل هم اخلدوا الی الارض وانّی لهم حظ من التقوی
کے خلیفے ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پوری تقوٰی سے انھیں کہاں حصہ
التّام۔ ولذالك ینهزمون من کل من نهض للمخالفة۔
ملا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے جو اُنکی مخالفت کیلئے اُٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں۔
ویولّون الدبر مع کثرة الجند والدولة والشوکة۔ وما هذا الا
اور باوجود کثرت لشکروں اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور یہ سب اثر
اثر السخط الذی نزل علیهم من السماء۔ بما اثروا شهوات
ہے اس لعنت کا جو آسمان سے اُنپر برستی ہے۔ اِس لئے کہ اُنہوں نے نفس کی
النفس علی حضرة الکبریاء۔ وبما قدموا علی الله مصالح الدنیا
خواہشوں کو خدا پر مقدم کر لیا۔ اور ناچیز دُنیا کی مصلحتوں کو اللہ پر اختیار
الدنیّة۔ وکانوا عظیم النهمة فی لذاتها وملاهیها الفانیة۔
کرلیا۔ اور دُنیا کی فانی لہو و لعب اور لذتوں میں سخت حریص ہو گئے۔
ومع ذالك کانوا اساری فی ذمیمة النخوة والعجب والریاء۔
اور ساتھ اِس کے خود بینی اور گھمنڈ اور خود نمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں۔
الکسالٰی فی الدین والفاتکین فی سبل الاهواء۔ فکیف یُعطٰی
دین میں سُست اور ہار کھائے ہوئے اور گندی خواہشوں میں چُست چالاک ہیں۔ سو
لسقط جلّی ومکرمة۔ وکیف یوهب لفُضلةٍ فضیلة ومرتبة۔
ایک پست ہمت کو بزرگی کیونکر دیجئے۔ اور ایک فُضلہ کو فضیلت اور مرتبہ کیونکر مرحمت ہو۔

صفحہ ۴۰

فانهم بسأوا بالشهوات - ونسوا رعاياهم ودينهم وما ادّوا
اس لئے کہ انہوں نے خواہشوں سے اُنس پکڑلیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کر دیا ۔

مـ۲۱ حق التكفل والمراعات - يحسبون بيت المال كطارف او
اور پوری خبرگیری نہیں کرتے ۔ بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا

تالد ورثوه من الأباء - ولا ينفقون الاموال على مصارفها كما هو
ہُوا مال سمجھتے ہیں۔ اور رعایا پر اُسے خرچ نہیں کرتے جیسے کہ پرہیزگاری کی

شرط الاتقاء - ويظنون كانهم لا يسئلون - والى الله لا يُرجعون -
شرط ہے ۔ اور گمان کرتے ہیں کہ اُن سے پرسش نہ ہوگی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا

فيذهب وقت دولتهم كاضغاث الاحلام - والفيئ المنتسخ من
سو اُن کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گذر جاتا ہے ۔ یا اُس سایہ کی طرح جسے تاریکی دُور

الظلام - ولو اطلعت على افعالهم لاقشعرت منك الجلدة - واستولت
کردیتی ہے۔ اگر تم اُن کے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجائیں اور

عليك الحيرة - ففكروا أهؤلاء يشيّدون الدين ويقومون له
حیرت تم پر غالب آجائے ۔سو غور کرو کیا یہ لوگ دین کو پختہ کرتے اور اُس کے

كالناصرين - أهؤلاء يهدون الضالين - ويعالجون العمين - كلا
مددگار ہیں ۔ کیا یہ لوگ گمراہوں کو راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے ہیں۔ نہیں

بل لهم اغراض دون ذالك فهم يعملون بها مصبحين وممسين -
نہیں بلکہ اُن کے اغراض اور مقاصد اور ہی ہیں جنہیں صبح اور شام پُورے کرتے ہیں ۔

مالهم ولاحكام الشريعة بل يريدون ان يخرجوا من ربقتها ويعيشوا
انہیں شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا بلکہ وُہ تو چاہتے ہیں کہ اُسکی قید سے نکل کر پُوری بے قیدی سے

بالحرّية - واين لهم كالخلفاء الصادقين قوة العزيمة وكالاتقياء
زندگی بسر کریں ۔ اور خلفائے صادقین کی سی قوت عزیمت اُن میں کہاں اور صالح پرہیزگاروں کا سا

الصالحين قلب متقلب مع الحق والمعدلة۔ بل الیوم سُرُرُ الخلافة

دل کہاں جس کا شیوہ حق اور عدالت ہو ۔ بلکہ آج خلافت کے تخت ان

خالیة من هذه الصفات۔ وأُلقي علیها اجساد لا ارواح فیها بل

صفات سے خالی ہیں ۔ اور اُن پر جسم بلا رُوح بٹھائے گئے ہیں ۔ بلکہ

ص۴۲

هي اردء من الاموات۔ وان وجودهم اعظم المصائب علی الاسلام۔

وہ مُردوں سے بھی زیادہ ردی ہیں۔ اور اُنکا وجود اسلام کے حق میں بہت بڑی مصیبت ہے۔

وان ایامهم للدین انحس الایام۔ یاکلون ویتمتعون۔ ولا ینظرون

اور دین کے لئے اُنکے دن سخت ہی منحوس دن ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں اور خرابیوں کی طرف نہیں

الی المفاسد ولا یحزنون۔ ولا یرون الملة کیف رکدت ریحها

دیکھتے اور نہ کڑھتے ہیں اور دھیان نہیں کرتے کہ ملت کی ہوا ٹھہر گئی ہے ۔

وخبت مصابیحها۔ وکُذّب رسولها وغُلّط صحیحها۔ بل تجد

اور اس کے چراغ بجھ گئے ہیں اور اُسکے رسول کی تکذیب ہو رہی ہے اور اسکے صحیح کو غلط کہا جا رہا ہے

اکثرهم۔ مُصرّین علی المنهیات۔ المجترئین علی سَوْق الشهوات

بلکہ اُن میں سے بہتیرے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں پر اڑ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سخت دلیری سے خواہشوں کو

الی سُوْق المحرمات۔ المسارعین بنقل الخطوات الی خطط الخطیات۔

محرّمات کے بازاروں میں لیجاتے ہیں۔ حرام کاریوں کی جگہوں میں جلد دوڑ کر جاتے ہیں ۔

المتمایلین علی الغید والاغارید وانواع الجهلات۔ المصبحین

خوبصورت عورتوں اور راگ رنگ اور ہر قسم کی جہالتوں پر جھکے ہوئے ہیں۔ صبح اور شام اُنکی

فی خُضلة من العیش والممسین فی انواع اللذات ۔ فکیف

خوش زندگی ہر طرح کی لذات میں بسر ہوتی ہے ۔ سو ایسے لوگوں کو

یؤیّدون من الحضرة۔ مع هذه الاعمال الشنیعة والمعصیة۔

خدا سے کیونکر مدد ملے۔ جبکہ اُن کے ایسے پُر معصیت اور بُرے اعمال ہوں۔

بل من اول اسباب غضب الله على المسلمين وجود هذه
بلکہ ان عیش پسند غافل بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر خدا تعالےٰ کا

السلاطين الغافلين المترفين۔ الذين اخلدوا الى الارض
بڑا بھاری غضب ہے۔ جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں

كالخراطين وما بذلوا لعباد الله جهد المستطيع۔ وصاروا
اور خدا کے بندوں کے لئے پوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور لنگڑے اونٹ

كظالع وما عدوا كالطِرف الضليع۔ ولاجل ذالك ما بقى
کی طرح ہو گئے ہیں اور چست چالاک گھوڑے کی طرح نہیں دوڑتے۔ اسی سبب سے آسمان کی

معهم نصرة السماء۔ ولا رعب فى عيون الكفرة كما هو من خواص
نصرت اُن کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں اُن کا ڈر خوف رہا ہے جیسے کہ پرہیزگار

الملوك الاتقياء۔ بل هم يفرون من الكفرة۔ كالحمر من القسورة۔
بادشاہوں کی خاصیت ہے۔ بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے۔

وكفى لالف منهم اثنان فى موطن الملحمة۔ فما سبب هذا الجُبن
اور لڑائی کے میدان میں ان کے دو ہزار کے لئے دو کافر کافی ہیں۔ سو اس بزدلی اور ادبار کا

وهذا الادبار۔ الا عيشة التنعم والاتراف كالفجار۔ وكيف
سبب بجز بدکاروں کی طرح عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کچھ نہیں۔ اور ایسی

يعضدون بالنصرة والاعانة۔ مع هذه الغواية والخيانة۔
خیانت اور گمراہی کے ہوتے انہیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔ اس لئے کہ

فان الله لا يبدل سُنته المستمرة۔ ومن سنته انه يؤيد
خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا۔ اور اُس کی سنت ہے کہ کافر کو تو

الكفرة ولا يؤيد الفجرة۔ ولذالك ترى ملوك النصارى يؤيدون
مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور

وینصرون۔ ویأخذون ثغورھم و یتملکون۔ ومن کل
وہ اُن کی حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے
حدب ینسلون۔ وما نصرھم اللہ لرحمتہ علیھم بل
جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسلئے نصرت نہیں دی کہ وہ ان پر رحیم ہے۔ بلکہ
نصرھم لغضبہ علی المسلمین لو کانوا یعلمون۔ وکیف
اس لئے کہ اس کا غضب مسلمانوں پر بھڑکا ہوا ہے کاش مسلمان جانتے۔ اور اگر یہ
اُظھِرَ علیھم اعداءھم ان کانوا یتقون۔ بل لمّا ترکوا الدعاء
متقی ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ ان کے دشمن اُن پر غالب کئے جاتے۔ بلکہ جب انھوں نے دُعا اور
والتعبد۔ ما عبأ بھم ربھم فھم بما کسبوا یُعذّبون۔ وان
عبادت کو چھوڑ دیا۔ تب خدا نے بھی انکی کچھ پروا نہ کی۔ سو یہ اب اپنی کرتوتوں کے سبب سزا پا رہے
شر الدواب قوم فسقوا بعد ایمانھم و یعملون السیئات و
ہیں۔ اور یقیناً خدا کے نزدیک سب جانداروں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو ایمان کے بعد فاسق ہو جائیں
لا یخافون۔ فبما نکثوا عھد اللہ ونقضوا حدود الفرقان۔ طوحت
اور بدکاریاں کریں اور نہ ڈریں۔ خدا کا عہد توڑنے اور قرآن کی حدود کی بے عزتی کرنے کے سبب سے
بھم طوائح الزمان۔ وخرج من ایدیھم کثیر من البلدان۔
خطرناک حادثے اُن پر نازل ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے شہر اُنکے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں۔
وانأتھم غفلتھم عن حقوقھم وضُربت علیھم خیام اھل
غفلت نے اُن کو حقوق سے دُور کر دیا ہے اور پرستاران صلیب کے خیمے اُنکے ملکوں میں
الصلبان۔ نکالا من اللہ واخذا من الدیّان۔ انّھم بارزوا اللہ
آ لگے ہیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا اور گرفت ہے۔ ازبسکہ انھوں نے
بالمعصیۃ۔ فولوا الدبر من الکفرۃ۔ وما اخزاھم عداھم ولکن
بدکاریاں کرکے خدا کا مقابلہ کیا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کفار سے شکست کھا گئے۔ دشمنوں نے انھیں

۴۲

الله اخزاهم۔ فانهم عصوا امام اعين الله فاراهم ما اراهم۔ و
رُسوا نہیں کیا بلکہ خدا نے کیا۔ اسلئے کہ خدا کی آنکھوں کے سامنے اُنھوں نے بے فرمانیاں کیں
ترکهم فی اٰفات وما نجاهم۔ ووزراءهم قوم مغشوشون۔ یاکلون
سو اس نے انھیں دکھایا جو دکھایا اور انھیں آفات میں چھوڑ دیا اور نہ بچایا اور اُنکے وزیر بددیانت
اموالهم۔ ولا یخلصون۔ لا یمنعونهم من التعامی والتصابی۔
اور خائن ہیں۔ اُنکا مال کھاتے ہیں اور مخلص نہیں اور انھیں اندھا بن جانے اور غلطی کی طرف میل کر جانے
ویغمضون لهم کالفطن المتغابی۔ وینضحون عنهم کالمداهن
سے نہیں روکتے اور تغافل شعار زیرک کی طرح چشم پوشی کرتے ہیں۔ اور مداہنہ کرنیوالے بیچ بچ کر
المحابی۔ وانهم قسمان۔ قسم کالعقارب وقسم کالنسوان۔ او
چلنے والے کی طرح اُنکی حمایت اور دفاع کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی دو قسمیں ہیں کچھ تو بچھوؤں کی
نقول بتبدیل البیان۔ قسم کغمر جاهل ما اعطی لهم حظ
مانند ہیں اور کچھ عورتوں کی مانند یا دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہتے ہیں کہ ایک حصہ تو وہ نادان جاہل
من العرفان۔ وقسم کذی غمر متجاهل لا یریدون الا اهلاک
ہیں جنھیں عرفان سے کچھ بھی بہرہ نہیں ملا۔ اور ایک حصہ وہ ہیں جو جان بوجھکر جاہل بنے ہوئے ہیں
ملوکهم کالشیطان۔ یرون سلاطینهم یقربون حرمات الله
اور شیطان کی طرح اپنے بادشاہوں کی ہلاکت چاہتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ اُنکے بادشاہ خدا اور شرع کی حرام
ومناهی الشرع۔ ثم ینددون بانّه من المباحات ولیس مما
کردہ چیزوں کے نزدیک جاتے ہیں۔ پھر بھی کہتے ہیں کہ یہ مباح چیزیں ہیں۔ اور پرہیزگاری
یخالف طریق الورع۔ ویزینون فی اعینهم امراهو اقبح
کے طریق کے مخالف نہیں۔ اور بدکرداریوں کو اُنکی آنکھوں میں سجاتے ہیں۔
السیات۔ ویریدون ان یجعلوهم کالعجماوات بل الجمادات۔
اور اُن کو چارپائے یا پتھر بنانا چاہتے ہیں۔

۴۵

ولا یخرج من افواههم قول یقرب الصدق والصواب - ولا
اور کوئی حق اور سچ بات اُن کے مونہہ سے نہیں نکلتی - اور اپنے دلوں میں بجز
یبغون فی انفسهم الا الهلاك والتباب لا یذکرون ملوکهم
ہلاکت اور تباہی کے اور کچھ نہیں ڈھونڈتے - بادشاہوں سے
بما هو خیر لهم فی هذه ویوم المکافات - بل یترکونهم کالسباع
اُن باتوں کا تذکرہ نہیں کرتے جو اس دُنیا میں اور آخرت میں اُنکے کام آئیں بلکہ اُن کو شکاری
المفترسة والحیوات - ویسعون فی کل وقت من الاوقات -
درندوں اور سانپوں کی طرح رہنے دیتے ہیں - اور ہر گھڑی اس کوشش میں رہتے ہیں کہ
ان ینبأ سمعهم عن اوامر الله وسنن خیر الکائنات - ولا
اُن کے کان خُدا کے امر اور رسول خدا کی سنت کے سُننے سے دُور رہیں - اور
یخوفونهم من عواقب الغفلة - ولا یؤثمونهم عند ارتکاب
غفلت کے بد انجام سے انھیں نہیں ڈراتے - اور بدکاری کرتے وقت انھیں بدکار نہیں
المعصیة - فهل هم بهذه السیرة لهذه الملوك الا کحفرة
ٹھہراتے - سو ایسی خصلت اور چال چلن کے لوگ ان بادشاہوں کے حق میں ایسے ہیں
للرجلین المتخاذلین - او کوقود لنار او کغشاوة علی العینین -
جیسے گڑھا لڑکھڑانے والے پاؤں کے حق میں - یا جیسے ایندھن آگ کیلئے یا پردہ آنکھوں پر -
لا یطفؤن اوارهم - بل یحمدون عثارهم - ولذالك صارت
اُن کی پیاس کو نہیں بجھاتے - بلکہ اُن کی لغزشوں کی تعریف کرتے ہیں - اسی وجہ سے اُن کے
ملوکهم غرضا لحصائد الالسنة - وسمّوا قوما کسالی فی الجرائد -
بادشاہ لوگوں کی زبانوں کے نشانہ بنے ہوئے ہیں - اور یورپ کے اخبار انھیں سست اور
المغربیة - بل اجمع اهل الرای من النصاری نظرا علی هذه
نالائق لکھتے ہیں - بلکہ ان حالات کو دیکھ کر عیسائی اہل الرائے متفق ہو کر کہتے ہیں کہ

الحالات۔ علی ان ایامھم ایام معدودۃ و سیزول امرھم و
ان کے دن اب تھوڑے رہ گئے ہیں اور بہت جلد انکا تانا بانا
امرتھم فی اسرع الاوقات۔ و اذا ھلک سلطان الروم مثلاً فلا
ادھڑنے والا ہے۔ اور جب مثلاً سلطان روم ہلاک ہو گیا تو
سلطان بعدہ عند ھؤلاء الذین رموا احجار الآراء۔ واللہ یعلم
اُن رائے زنوں کے نزدیک اسکے بعد کوئی اور سلطان نہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے
ما کتمہ وما یفعلہ رایٌ فی الارض ورایٌ فی السماء۔ فمن ذا الذی
اسے جو مخفی رکھا ہے اور جو کچھ کرتا ہے۔ ایک رائے زمین میں ہے اور ایک رائے آسمان میں سو
ینبّہ ھؤلاء۔ ومن یوقظ النائمین ویخبرھم من ھذا البلاء۔
اب کون اسکو جگائے۔ اور کون سونے والوں کو بیدار کرے اور اس بلا کی خبر دے۔
ولا شک ان اکثر ھذہ الملوک اسرفوا علی انفسھم وجاوزوا الحدّ
اس میں شک نہیں کہ اکثر بادشاہ سخت بے اعتدالی کرتے ہیں اور عیش و عشرت میں حد سے
فی التنعم واللّھنیۃ۔ وجعلوا نفوسھم رھینۃ الفسق والکسل
نکل گئے ہیں اور فسق اور کسل اور معصیت میں مبتلا ہیں۔
والمعصیّۃ۔ لا یزالون یبغون غانیۃ من النساء۔ ویستقرون
خوبصورت عورتوں کی تلاش میں رہتے اور اُن کے
حیلۃ لوصالھا ولو بالفحشاء۔ ویبذلون بدرۃ لو نزل البدر
وصال کے حیلے سوچتے رہتے ہیں خواہ ناجائز حیلے کیوں نہ ہوں اور بدرہ خرچ کرتے ہیں اگر بدر
من السماء۔ تفانت قواھم من الفسق والفجور۔ وذھبت نضرتھم
آسمان سے اتر آوے۔ بدکاری سے اُن کی قوتیں فنا ہو گئی ہیں اور حور و قصور کی فکر میں
ونضارھم فی فکر النسوۃ والقصور۔ وتریٰ کثیراً منھم خلت
زور و زر سب جاتا رہا ہے۔ بہتوں کی تھیلیاں خالی ہو گئیں اور

نصرتهم۔ وسرت مسرتهم۔ و بُدّل بالخطر خطرتهم وضاعت
خوشی جاتی رہی۔ اور عزت تباہ ہوگئی۔ اور عورت کے
لامرأة امرتهم۔ وظهر قتر الفقر بعد ما اودع سر الغنى اسرّتهم
پیچھے امیری خاک میں مل گئی۔ اور دولت اور ثروت کے بعد اب نان شبینہ کے محتاج ہوگئے
وحسر بصرهم من الحزن و دامت حسرتهم۔ ومع ذالك لا
ہیں۔ اور مارے غم کے آنکھیں خراب ہوگئی ہیں اور حسرت بڑھ گئی ہے۔ اسپر بھی وہ خود
يتركون الشهوات والشهوات تتركهم بالشيب والامراض والآفات۔
خواہشوں کو نہیں چھوڑتے ہاں خواہشیں انہیں بیماریوں اور آفتوں کے وقت چھوڑ جاتی
ولا يتقون شططا وغلوا في استيفاء الحظوظ كالفجرة۔ حتى ينجر الامر
ہیں۔ اور جب بدکاروں کی طرح حظ نفس کو پورا کرنے پر آتے ہیں تو کوئی حد بست رہنے نہیں
الى تلاشي الصحة واختلال البنية۔ وتزهق انفسهم وهم
دیتے۔ آخر کار بدن کی طاقتوں اور صحت کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور یوں صحت و
يتمنون ان تعود ايام الصحة والقوة۔ كانهم وقفوا ابدانهم
قوت کے دوبارہ ملنے کی آرزو میں جان نکل جاتی ہے۔ گویا ان لوگوں نے اپنے بدن
وقواهم على البغايا و اثروا حبّهن على عصمت النفس والعرض
اور قوت کو بدکار عورتوں پر وقف کر رکھا ہے اور اُنکی محبت کو جان اور آبرو اور مال اور ملت
والملة۔ ان هؤلاء قوم صاروا للشيطان كفيئ۔ وليسوا من الخير
کے بچاؤ پر مقدم کرلیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کے ظل ہیں۔ اور اُن کے وجود میں کوئی خیر
في شيئ۔ ترى طبائعهم كارض ذات كسور غير المستواء۔ متلونة
نہیں۔ انکی طبیعتوں کو تو دیکھتا ہے جیسی زمین نشیب فراز والی ناہموار صبح اور
في الصباح والمساء۔ وترى قلوبهم مظلمة من الكبر والخيلاء
شام نئے نئے رنگ نکالتی ہیں اور گھمنڈ اور خود بینی سے اُن کے دل سیاہ ہوگئے ہیں۔

کانہا ھزیع من اللیلة اللیلاء۔ یفرحون بمرابط مملوة من طرف

گویا وہ سخت کالی رات کے ٹکڑے ہیں۔ انھیں اس امر کی خوشی ہے کہ اُنکے اصطبل اعلیٰ

وبغال وبقر وجمال۔ او نساءٍ ذات بہاء وحسن وجمال۔ ولا

درجہ کے گھوڑوں اور خچروں اور گایوں اور اُونٹوں سے بھرپور رہوں یا خوبصورت عورتیں اُن کے

یتعہدون فرائضہم ولا یخافون یوم ارتحال۔ وساعة اخذٍ

پاس ہوں۔ اپنے فرائض کا کچھ بھی دھیان نہیں رکھتے اور کوچ کے دن کا اور بازپرس اور گرفت

وسوال۔ و ینفدون یومہم فی الزینة والمشط والاکتحال۔ و

کی گھڑی کا کوئی ڈر نہیں۔ کنگھی پٹی اور سرمہ لگانے میں سارا دن خرچ کر دیتے ہیں۔ اور

ما بقی فیہم سیرة من سیر الرجال۔ واذا رئیتہم بذءتہم و

مردوں کی خوبو اُن میں رہی ہی نہیں۔ اگر تم انھیں دیکھو تو کراہت کرو اور

حسبتہم نساء الاسواق۔ او عبیدًا زُیّنوا للبیع بعد الاسترقاق۔

بازاری عورتیں سمجھو۔ یا وہ غلام جو غلام کرنیکے بعد فروخت کیلئے سجائے

لا یداومون علی الصلوٰة۔ وصارت اھواءھم فی سبلہم

جاتے ہیں۔ نماز کی پابندی نہیں کرتے۔ اور خواہشیں اُن کی راہ میں چٹان اور روک بن گئی ہیں۔

کالصلات۔ وان صلّوا فیصلون فی البیوت کالنساء۔ ولا

اور اگر نماز پڑھیں بھی تو عورتوں کی طرح گھر میں پڑھتے ہیں۔ اور متقیوں

یحضرون المساجد کالاتقیاء۔ وکیف وانہم لا یفارقون کاس الصہباء۔

کی طرح مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے۔ اور ہوں کیونکر جام مے سے تو الگ نہیں ہوتے۔

ولا یترکون ادناس الندماء۔ ولا یطیقون ان یسمعوا من الوعظ

اور ندیموں کی ناپاکیوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور وعظ کی کوئی بات سُن نہیں سکتے۔

کلمة۔ فیاخذھم عزة کبر او نخوة۔ ویتوغرون غضبا وغیرة۔

جھٹ کبر اور نخوت کی عزت انھیں جوش دلاتی ہے اور غضب اور غیرت میں نیلے پیلے

ویکون اکرم الناس عند هم من زین لهم حالهم۔ وحمدهم و
ہو جاتے ہیں۔ اور اُنکے نزدیک بڑا اکرم وُہ ہوتا ہے جو اُنکا حال اُنھیں خوبصورت کر کے دکھائے۔

اعمالهم۔ وکذالک فسدت اخلاقهم من مداومة المدام۔
اور اُنکی اور اُنکے اعمال کی تعریف کرے۔ غرض اس طرح شراب خوری سے اُنکے اخلاق بگڑ گئے ہیں۔

واستاصلتهم شجرة الکرم مع کونهم من ابناء الکرام۔ ما بقی
اور انگور کے درخت نے اُنکی بیخکنی کردی ہو حال آنکہ یہ لوگ بزرگوں کی اولاد تھے۔ انکی غرض و مقصد

همهم من غیر ان یکون لهم قصر منیف۔ وغذاء لطیف۔
اب یہی رہ گیا ہے کہ بڑی بلند حویلیاں ہوں۔ لطیف غذا ہو۔

وشراب حریف۔ وما سُمع منهم قط ریف۔ ولذالک لحقهم
اور زبان کو مارے تیزی کے کاٹنے والی شراب ہو۔ کبھی نہیں سُنا گیا کہ انہوں نے دشمن پر چڑھائی کی ہو۔ اسی وجہ

وبال وخسران۔ وجُزّوا کما یجزّ ضان۔ وقُضّبوا کما تقضّب
انپر وبال پڑا۔ اور بھیڑ بکری کی طرح انکی پشمیں کاٹی گئیں۔ اور شاخوں کی طرح تراشے گئے۔

اغصان۔ واُخذوا کما یوخذ دابة۔ وقطعوا کما یقطع قضابة۔
اور چارپایوں کی طرح پکڑے گئے۔ اور لکڑی کی طرح کاٹے گئے۔

وسقطوا من ذری دولة و امارة۔ کما یسقط ثوب من کارة
اور امارت اور دولت کی بلندی سے گر گئے۔ جس طرح ناگہاں گٹھہ سے کوئی کپڑا گر

بغرارة۔ ولما رای اللہ فسقهم وفجورهم۔ وظلمهم وزورهم
جاتا ہے۔ اور جب خدا نے اُن کا فسق و فجور اور ظلم اور جھوٹ اور اترانا

وبطرهم وکفورهم۔ سلط علیهم قوما یتسورون جدرانهم و
اور ناشکر گذاری دیکھی۔ اُنپر ایسے لوگوں کو مسلط کیا جو اُن کی دیواروں کو پھاندتے اور

کلما علا یتسلقون۔ ومما ملکه اٰباءهم یتملکون۔ ومن کل
ہر بلند جگہ پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور اُن کے باپ دادوں کی ملکیت پر قبضہ کرتے ہیں۔ اور ہر

صفحہ ۵۰

حدب ينسلون۔ وكان ذالك امرًا مفعولا و انتم تقرؤنه
ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہونے والا تھا اور تم قرآن میں

فی القرآن ولكن لا تفكرون۔ وقفّٰی علی اٰثارهم بقسوس فهم
یہ باتیں پڑھتے ہو اور سوچتے نہیں۔ اور اُن کے پیچھے پیچھے پادریوں کو بھیجا جو

يضلون الناس ويخدعون۔ ويرغبونهم فی دينهم الباطل بمال
لوگوں کو دھوکے دیتے اور گمراہ کرتے اور اپنے جھوٹے دین کی ترغیب دیتے ہیں مال

ونساء و بكل ما يزيّنون۔ فيبيع السفهاء دين الله برغفان و
اور عورتوں کا لالچ دے کر۔ سو نادان لوگ خدا کے دین کو روٹیوں اور

نسوان و امانی اخری كما انتم تنظرون۔ والاثم كله على الملوك
عورتوں اور دُوسری خواہشوں کی عوض بیچ ڈالتے ہیں۔ اور یہ سارا گناہ بادشاہوں کی

بما لم يصلحوا امر رعاياهم ومارؤا مفاسدهم بوبلة وكانوا لا
گردن پر ہے جنہوں نے رعایا کے حال کی اصلاح نہ کی اور اُنکی بُرائیوں کو گناہ اور بُرا

يبالون۔ فقلبت امور دنياهم بما قلبوا تقوى القلوب۔ وكانوا
نہ سمجھا اور کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ سو جبکہ اُنہوں نے دِلوں کا تقویٰ بدل دیا خُدا نے اُنکے امور دُنیا کو

على المعاصی يجترئون۔ وان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا
بدل دیا۔ اور اسلئے بھی کہ وُہ گناہوں پر دلیر تھے۔ اور خُدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جبتک

ما بانفسهم[1]۔ ولا هم يرحمون۔ بل الله يلعن بيوتا يفسق الناس
وُہ اپنی اندرونی حالت کو آپ نہ بدل لیں اور نہ ہی اُنپر رحم کیا جاتا ہے۔ بلکہ خُدا اُن گھروں پر لعنت کرتا ہے

فيها و بلادا فيها يجترمون۔ وتنزل الملائكة على دار الفسق
اور اُن شہروں پر جن میں لوگ بدکاری اور جُرم کریں۔ اور بدکاری کے گھروں پر فرشتے اُتر کر کہتے ہیں

والظلم ويقولون ما عمّرك الله يا دار۔ وخرّبك يا جدار۔
اے گھر خُدا تجھے ویران کرے۔ اور اے دیوار خُدا تجھے ڈھا دے۔

[1] الرعد: ۱۲

ص ۵۱

وینزل امر اللہ فیھلکون۔ ویحدث اللہ سببا لھدم تلک الحیطان
اور خدا کا امر اُترتا ہے سو وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور خدا اُن دیواروں اور شہروں کی بربادی کیلئے سبب
وتخریب تلک البلدان فیاتی قوم فیھدونھا من اساسھا
پَیدا کرتا ہے۔ سو ایک قوم آتی ہے اور اُن کو تباہ اور ویران کر دیتی ہے۔
وکذالک یفعلون۔ فلا تسبّوا ملوک النصاریٰ ولا تذکروا
سو بادشاہان نصاریٰ کو مت کوسو اور جو کچھ تمہیں
ما مسکم من ایدیھم ولا تلوموا الا انفسکم ایھا المعتدون۔
اُن کے ہاتھوں سے پہنچا ہے اسے مت یاد کرو اے بدکارو! خود اپنے آپکو ملامت کرو۔
اتسمعون ما اقول لکم کلا بل تعبسون وتشتمون۔ وانّی لکم
کیا تم میری باتیں سُنتے ہو۔ نہیں نہیں تم تو مُنہ بناتے اور گالیاں دیتے ہو۔ اور تمہیں سُننے والے
اذان تسمع وقلوب تفھم واین لکم الفراغ ان تنقلوا من الاکل
کان اور سمجھنے والے دل تو ملے ہی نہیں اور تمہیں اتنی فرصت ہی کہاں کہ کھانے پینے سے
الی العقل والی الدیّان من الدنان واین فیکم فتیان یتذکرون۔
عقل کی طرف آؤ اور خم مے سے الگ ہوکر خدا کی طرف دھیان کرو اور تم میں سوچنے والے جوان ہی
اتسبّون اعداءکم وما نالکم الاجزاء ما کنتم تکسبون۔ واعلموا
کہاں ہیں۔ کیا تم دشمنوں کو کوستے ہو اور تمہیں جو کچھ پہنچا ہے اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے پہنچا ہے۔
انکم انکنتم صالحین لاصلح الملوک لکم وکذالک جرت سُنّۃ اللہ
سُنو تم اگر نیکوکار ہوتے تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صلح بنائے جاتے اس لئے کہ متقیوں کیلئے
لقوم یتقون۔ وانتھوا من اطراء ملوک الاسلام واستغفروا لھم
خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سُنّت ہے۔ اور مسلمان بادشاہوں کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر
انکنتم تنصحون۔ ولا تتقدموا الیھم بموائد فیھا سمٌّ فیأکلون
اُن کے خیر خواہ ہو تو اُن کے لئے استغفار پڑھو اور اُن کے آگے ایسے کھانے مت لیجاؤ جن میں زہر ہے

۵۲

ویموتون۔ وانتم تعیشون معهم فی رخاء وتغترفون من
جنہیں کھاکر وہ ہلاک ہو جائیں تم اُنکے وجود کے طفیل بڑے مزے میں گزران کرتے اور اُنکے بچے کھچے
فضالتهم فان مسهم ضر فکیف تعصمون۔ وانهم ملکوا
کھاتے ہو۔ سو اگر انہیں ضرر پہنچا تو تمہارا ٹھکانا کہاں۔ اور وہ تمہاری گردنوں اور
رقابکم واعراضکم واموالکم فانصحوا للذین یملکون۔ وقد
عزتوں اور مالوں کے مالک ہیں سو اپنے مالکوں کی سچی خیرخواہی کرو۔ خدا نے
جعلهم الله لکم کمعدات۔ وجعلکم لهم کالاٰت فتعاونوا
انھیں تمہارے حق میں ساز و سامان اور تمہیں اُن کے آلات بنایا ہے۔ سو اگر مخلص ہو
علی البر والتقویٰ ان کنتم تخلصون۔ ونبهوهم علی سیاٰتهم۔ و
تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دُوسرے کے مددگار بن جاؤ۔ اور
اعثروهم علی هفواتهم۔ ان کنتم لا تنافقون۔ ووالله انهم قوم
انہیں اُن کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو اور لغویات پر انہیں اطلاع دو اگر تم منافق نہیں۔
لا یؤدون حقوق عباد اُمّروا علیهم ولا یحافظون الفرائض
واللہ وہ اپنی رعیت کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اور فرائض کی پوری خبرگیری بجا نہیں
ولا یتعهدون۔ وتعرفونه بوجه اکسف من بالهم وزیٍّ
لاتے۔ تم پہچان لوگے اِس بات کو اُن کا مُنہ دیکھ کر جو اُنکے دل سے بھی زیادہ
اوحش من حالهم کانّ بواطنهم مسخت وکانهم انشوٗا
بھونڈا اور لباس سے جو اُنکے حال سے زیادہ وحشت انگیز ہے گویا اُنکے باطن مسخ ہوگئے ہیں اور گویا انہوں
فیما لا یعلمون۔ وتالله انا نری ان قلوبهم قاسیة بل اشد
نے کسی اور پرے عالم میں پرورش پائی ہے۔ قسم بخدا انکے دل پہاڑوں کے پتھروں سے بھی زیادہ
قسوة من احجار الجبال۔ وان طبائعهم متوقدة ولا کالنمور
سخت ہیں۔ اور اُن کی طبیعتیں سانپوں اور چیتوں سے بھی زیادہ افروختہ ہیں۔

ص ۵۳

وافاعی الدجال۔ وانھم قوم لا یتضرعون۔ فثبت من ھذہ
اور وہ کبھی خدا کے حضور گڑگڑاتے نہیں۔ ان فعلوں اور عملوں سے ثابت
الافعال والاعمال۔ انھم اسخطوا ربھم واختاروا طرق الضلال
ہوگیا کہ انھوں نے خدا کو ناراض کرکے گمراہی کے طریق اختیار کئے ہیں۔
واکلوا سما زعافا ثم اشرکوا فیہ رعایاھم فلھم سھمان من
اور خود قاتل زہر کھاکر رعیت کو بھی اس میں شامل کرلیا ہے سو اُن کے لئے وبال سے دو
الوبال۔ یردون جھنم ویوردون۔ وکلما نزل علی الاسلام فھو
حصے ہیں۔ وہ جہنم میں خود بھی پڑیں گے اور دُوسروں کو اپنے ساتھ ڈالیں گے۔ اسلام پر
نزل من سوء اعمالھم وفساد الافعال۔ فھل فیکم رجل
جو کچھ نازل ہوا اُن کی بدعملیوں سے ہوا۔ سو اے متکلمو! تم میں کوئی ایسا ہے جو
یفھم نتائج ھذہ الخصال ایھا المتکلمون۔ فانھم قومٌ
انھیں ان عادات کے نتیجوں پر آگاہ کرے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ناپاک
ضیعوا دینھم للاھواء والاعمال۔ وصاروا کاحول فی جمیع
خواہشوں کے پیچھے اپنا دین کھودیا ہے۔ اور تمام احوال میں احول بن
الاحوال۔ بل اراھم عمیا لا یبصرون۔ ولا اقول لکم ان تخرجوا
گئے ہیں۔ بلکہ میرے نزدیک تو وہ بالکل اندھے ہیں۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم اُن کی
من ربقتھم وتقصدوا سبیل البغاوۃ والقتال۔ بل اطلبوا
اطاعت کو چھوڑ کر اُن سے جنگ و جدال کرو۔ بلکہ خدا سے اُن کی
صلاحھم من اللہ ذی الجلال لعلھم ینتھون۔ ولا تتوقعوا
بہتری مانگو تو کہ وہ باز آجائیں۔ اور یہ تو اُن سے اُمید
منھم ان یصلحوا ما افسدت ایدی الدجال۔ او یقیموا الملۃ
نہ رکھو کہ وہ اصلاح کرسکیں گے ان باتوں کی جنھیں دجال کے ہاتھوں نے بگاڑ دیا ہے یا وہ

بعد تهافتها وبعد ما ظهر من الاختلال۔ ولكل موطن رجال كما
اسقدر تباہی اور پریشانی کے بعد ملّت کی حالت کو درست کرلیں گے۔ اور تم جانتے ہو کہ ہر میدان کیلئے
تعلمون۔ وهل يرجى احياء الناس من الميت او الهداية من
خاص خاص مرد ہوا کرتے ہیں اور کیا ممکن ہے کہ مُردہ دُوسروں کو زندہ کرسکے یا گمراہ دُوسروں کو ہدایت
الضال۔ او المطر من الجهام او الولوج فی سم الخياط من الجمال
دے۔ یا خشک بادل سے بارش اور اُونٹ کا سُوئی کے ناکے میں داخل ہونا
فكيف منهم تتوقعون۔ وتالله انا لا نتوقع صلاحهم حتى يوقظهم
ممکن ہے تو پھر اُن سے کیا اُمید رکھ سکتے ہو۔ ہمیں تو اُمید نہیں کہ وہ سنور جائیں جبتک انھیں
الاحتضار۔ ولكن ندب الينا الاذكار۔ وانا لا نحسبهم الا
موت ہی آکر بیدار نہ کرے۔ ہاں وعظ و پند کرنے کا ہمیں حکم ہے اور ہم تو انھیں اُن پرندوں کی
كطير محلق لا يصاد۔ او كعمر لا يستعاد۔ او كخفافيش خربت منها
طرح سمجھتے ہیں جو ہوا میں اُڑتے اور پکڑے نہیں جاتے یا عمر کی طرح جو واپس نہیں آتی۔ یا اُن چمگادڑوں
البلاد۔ او كبلدة ما اصابها العهاد۔ او كظل غير ظليل
کی طرح جن سے شہر ویران ہوگئے یا اُس شہر کی طرح جسپر مینہ نہ برسا ہو۔ یا اُس بے برکت سایہ کی طرح
لا تاوی اليه العباد۔ او كسم تقطعت منه الاكباد۔ عظمت
جسکے نیچے لوگ آرام نہیں پاتے۔ یا اُس زہر کی طرح جس سے جگر پارہ پارہ ہو جاتے ہیں۔ اُنکی ٹھوکر
صدمة عثرتهم۔ وما ارى من يقلهم من صرعتهم۔ تراءوا
کا صدمہ بڑا بھاری ہے۔ اور کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو ان گرتوں کو سنبھالے۔ وہ خشک
كحطب لا كاشجار ذات الثمار۔ والحطب لا يليق الا للنار۔
لکڑیاں ہیں پھلدار درخت نہیں۔ اور ایندھن تو آگ کے لئے موزوں ہوتا ہے
فقد وا قوة الفراسة۔ واصول السياسة۔ وارادوا ان يتعلموا
ان میں فراست کی قوت اور اصول مُلک داری کا علم نہیں۔ انہوں نے چاہا کہ اپنے عیسائی

۵۴

مکائد جیرانهم من النصارٰی فما بلغوهم فی دقائق الدساسة
پڑوسیوں کی مکاریوں کو سیکھیں لیکن باریک فریبوں اور بچاؤ کی تدبیروں میں ان تک
وحیل الحراسة۔ فمثلهم کمثل دیك اراد ان یضاهی النسر
پہنچ نہ سکے۔ سو وُہ اُس مُرغ کی مانند ہیں جس نے پرواز میں کرگس بننا چاہا۔
فی الطیران۔ فزایل مرکزه وما بلغ مقام النسر فخر لاغبا فلقفه
پس اپنی جگہ سے تو اکھڑ گیا اور کرگس کے مقام کو پہنچ نہ سکا آخر تھک کر
صقر فی المیدان۔ هذا مثل ملوك الاسلام بمقابلة اهل
گرا پھر ایک چرغ نے میدان میں اُسے آدبایا۔ یہ ہے مثال مسلمان بادشاہوں کی عیسائیوں کے
الصلبان۔ اعرضوا عما عُلّموا من وصایا الاتقاء۔ وما کملوا فی المکائد
مقابل جو کچھ انھیں تقوی اللہ کے متعلق تعلیم ملی تھی اس سے تو مُنہ پھیر لیا۔ اور اپنے مخالفوں کیطرح
کالاعداء۔ فبقوا لا من هٰؤلاء ولا من هٰؤلاء۔ وقد کتب اللّٰه لملوك دینه
وہ چالاکیاں اور داؤ بھی پورے نہ سیکھے۔ اور مسلمان بادشاہوں کی نسبت خُدا تعالےٰ
ان لا ینصرهم ابدًا الا بعد تقوٰیهم۔ واراد للنصارٰی ان یجعلهم فائزین
وعدہ کر چکا ہے کہ جب تک متقی نہ بنیں گے انکی کبھی مدد نہ کریگا اور اُس نے ایسا ہی چاہا ہے کہ نصارٰی
بمکرهم اذا سخط المومنون مولٰهم۔ ومن سوء القدر انا لا نری
کو اُنکے مکروں میں کامیاب کردے جبکہ مومنوں نے اُسے ناراض کیا ہے اور بدبختی سے ہم اسوقت
فی هذه الایام ملوك الاسلام۔ قائمین علی حدود اللّٰه العلام۔
مسلمان بادشاہوں کو خُدا کی حدود پر قائم نہیں دیکھتے
لا فی انفسهم ولا فی الاحکام۔ بل ما بقی فیهم الا نهمة عشرین لونا من القلایا۔
بلکہ عیش و عشرت کی حرص کے سوا اُن کے پیش نظر اور کچھ بھی نہیں۔
وسبعین حسناء من المحصنات او البغایا۔ ولا یعلمون ما
اور رعایا کے معاملات و مقدمات کے فیصلہ کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ کیا تم اُن کے تخت کو امن کی

۵۵

فصل القضایا۔ اتحسبون سریرهم حمی الامن۔ وما بقی هو
محفوظ جگہ خیال کرتے ہو۔ حال آنکہ وہ تو ایک ناپاک اور بیہودہ جگہ ہے۔
الا کالدمن۔ اتظنون انهم یحفظون ثغور الاسلام من الکفرة۔
کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ اسلام کی حدوں کو کفار سے بچا سکیں گے
کلا بل هم یدعونهم بایدی الغفلة۔ لیتملکوا ما بقی من
نہیں نہیں بلکہ وہ تو خود انھیں غفلت کے ہاتھوں سے بلاتے ہیں کہ ملت کے رہے سہے آثار پر
اطلال الملة۔ اتزعمون انهم کهف الاسلام۔ یا سبحان الله
بھی قابض ہو جائیں۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ وہ اسلام کی پناہ ہیں۔ سُبحان اللہ
ما اکبر هذا الغلط وانما هم یجیحون ببدعاتهم دین خیر الانام۔
بڑی بھاری غلطی ہے بلکہ وہ تو بدعتوں سے دین خیر الانام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔
ولکم ان تحسنوا الظن فیهم وتنزّهوهم عن السیّات۔ ولکن
تمہارا اختیار ہے کہ تم اُن کی نسبت نیک گمان کرو اور بدکرداریوں سے انکی بریت ثابت کرو۔ لیکن
بای العلامات۔ اتخالون انهم یحفظون حرم الله وحرم رسوله
کن علامتوں سے تم ایسا دعویٰ کروگے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ حرمین شریفین کے خادم اور محافظ
کالخدام۔ کلا بل الحرم یحفظهم لادعاء الاسلام وادعاء
ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ حرم انھیں بچا رہا ہے اسلئے کہ وہ اسلام اور رسول خدا کی
محبة خیر الانام۔ وقد حقت العقوبة لو لم یتوبوا الی الله
محبت کے مدعی ہیں۔ اور اگر وہ سچی توبہ نہ کریں تو سزا سر پر کھڑی ہے۔
المقتدر العلام۔ فمن فیکم یذکرهم بایام الله ویخوفهم
سو تم میں کوئی ہے جو انھیں بُرے دنوں سے ڈرائے۔
من سوء الایام۔ الا ترون ان الاسلام قد تکسر من دهر
تم دیکھتے نہیں کہ اسلام بیداد گر زمانہ کے ہاتھوں سے

هاضٍ۔ وجورٍ فاضٍ۔ وان الفتن مطرت علیه ولاکمطر
چُور ہوگیا ہے اور موسلادھار مینہ کی طرح فتنے اسپر برس رہے ہیں ۔
الوابل۔ وقام لصیده افواج العدا کالحابل۔ ومابقی شیٔ
اور دشمنوں کی فوجیں شکاری کی طرح اسکے پھانسنے کو آمادہ ہیں۔ اور اب
تسر القلوب۔ وتدرء الکروب۔ وظهر المسلمون کعطاشیٰ
ایسی کوئی بات نہیں جو دلوں کو خوش کرے اور دُکھوں کو دُور کرے۔ اور مسلمان جنگل کے
فی فلوات۔ وکمثل مرضیٰ عند سکرات۔ ومابقی فیهم
پیاسے یا اُس مریض کی طرح ہیں جو سانس توڑ رہا ہو۔ ذری سی
الارمق حیات۔ او قطرة من فرات۔ او قشرة من ثمرات۔
جان اُن میں رہ گئی ہے۔ اور
وانهم قد ابتلوا بانواع امراض۔ واقسام اعراض۔ وفسد
طرح طرح کی بیماریوں میں گرفتار ہیں۔ اور
ماظهر وما بطن۔ ووهن من جهل ومن فطن۔ وتعامیٰ
ظاہر اور باطن بگڑ گیا۔ اور نادان اور دانا بودے ہوگئے۔ اور مسافر
من تغرب ومن قطن۔ وغابت الایام الغر۔ ونابت الاحداث
اور مقیم اندھے بن گئے اور اچھے دن دُور ہوگئے۔ اور بُرے دن آ گئے
الغبر۔ وغیّر الدین وقرب الی تلف۔ وصار بحره کجلف۔ واثر
اور دین تبدیل ہوکر تلف ہونے پر آگیا۔ اور اُسکا دریا خالی مٹکے کی طرح ہوگیا۔ اور
الناس علی الصدق الاراجیف۔ وعلی القصر المنیف من الحق
لوگوں نے صدق پر جھوٹی نکمّی باتوں کو اور حق کی عالی شان عمارت پر ٹٹی کو
الکنیف۔ ولما ضلوا ما بقی معهم دنیاهم وانسوا التکالیف۔
اختیار کر لیا۔ اور گمراہ ہونے کے بعد دُنیا بھی جاتی رہی اور مصیبتیں دیکھیں۔

وودّ عوامع تودیع الصرف والعدل الذہب والصریف ۔ و
اور عدل اور انصاف کو چھوڑ کر سونے چاندی کو بھی کھو بیٹھے ۔ اور
ھذا امر لا یخفیٰ علی ابن الایام ۔ والمطلع علی نار تضرمت
یہ باتیں پوشیدہ نہیں ایسے شخص پر جو زمانہ سے واقف اور اُس آگ کو جانتا ہے جو
فی الخواص والعوام ۔ فالیوم لیالی المسلمین محاق ۔ وعلیھا
خاص اور عام کو جلا رہی ہے ۔ سو آج مسلمانوں کی راتیں چاند کے ڈوبنے کی راتیں ہیں اور
من النظارۃ اطواق ۔ ومن الزحام اطباق ۔ فقوم یمرّون
مختلف مذاق کے لوگ نظارہ کر رہے ہیں ۔ بعض لوگ تو مسلمانوں پر ہنسی
علی المسلمین ضاحکین ۔ وآخرون ینظرون الیھم باکین ۔
اڑاتے گزر جاتے ہیں ۔ اور بعضے روتے ہوئے اُنکی طرف دیکھتے ہیں ۔
وترون ان القلوب قست ۔ والذنوب کثرت ۔ والصدور
اور تم دیکھتے ہو کہ دل سخت ہو گئے ہیں اور گناہ بڑھ گئے ہیں ۔ اور سینے تنگ
ضاقت ۔ والعقول تکدرت ۔ وعمّت الغفلۃ والکسل و
ہو گئے اور عقلیں تیرہ و تار ہو گئیں اور غفلت اور سستی اور
العصیان ۔ وغلبت الجہالۃ والضلالۃ والطغیان ۔ وما بقی
عصیان کی ترقی اور جہالت اور گمراہی اور فساد کا غلبہ ہو گیا ہے اور
التقویٰ وخطفہ الشیطان ۔ ولم یبق فی القلوب نور یقوی
تقویٰ کا نام و نشان نہیں رہا ۔ اور دلوں میں وہ نور جس سے ایمان کو
منہ الایمان ۔ ونجس الابصار والالسن والاٰذان ۔ وفسدت
قوت ہو نہیں رہا ۔ اور آنکھیں اور زبانیں اور کان پلید ہو گئے ہیں ۔ اور اعتقاد
الاعتقادات ۔ وسلبت الدرایات ۔ وظہرت الجہلات ۔ و
بگڑ گئے ۔ اور سمجھیں چھینی گئیں اور نادانیاں ظاہر ہو گئی ہیں اور

مش ۵۸

العمايات۔ ودخل الرياء في العبادة۔ والخيلاء في الزهادة۔
عبادت میں نمود اور زہد میں خود بینی داخل ہوگئی ہے بدبختی نمودار ہوگئی۔
وظهرت الشقاوة وانتفت آثار السعادة۔ ولم يبق التحابب
اور سعادت کے نشان مٹ گئے ہیں اور محبت اور اتفاق جاتا رہا۔
والاتفاق۔ وظهر التباغض والشقاق۔ وما بقي ذنب ولا جهالة
اور بغض اور پھوٹ پیدا ہوگئی ہے اور کوئی گناہ اور جہالت نہیں
الا وهو موجود في المسلمين۔ ولا ضيم ولا ضلالة الا وهو يوجد
جو مسلمانوں میں نہیں۔ اور کوئی ظلم اور گمراہی نہیں جو اُن کی
في نساءهم والرجال والبنين۔ سيما امراءهم تركوا الصراط
عورتوں اور مردوں اور بچوں میں نہیں۔ خصوصاً اُن کے امیروں نے راہ حق کو چھوڑ
اوقعدوا او مشوا كالذي عرج۔ وترى بعضهم اظلم من دبّ
دیا ہے یا بیٹھ گئے ہیں یا ایک لنگڑے کی طرح چلتے ہیں اور بعضے تو سب مُردوں اور زندوں سے زیادہ
ودرج۔ وعرض عليهم امر الله فسكتوا كالخرس۔ وصاروا
ستم گر ہیں اور خدا کا امر اُن کے آگے پیش کیا گیا اور وہ گونگوں کی طرح چپ ہوگئے اور سب سے
اوّل من كفر بالحق وتدلس۔ ولذالك اخذ الناس بالطاعون
پہلے حق کے منکر ہوئے۔ اسی سبب سے خدا نے انسانوں پر طاعون
والعجماوات بالموتان۔ وظهرت الآيات فما قبلوها فنزل سخط
بھیجی اور جانوروں اور چارپایوں پر خشک سالی۔ اور نشان ظاہر ہوئے پر اُنھوں نے قبول نہ کیا
الرحمان۔ ولما رأوا العذاب قالوا انا تطيرنا بك وبكذبك جاء
سو خدا کا غضب اُترا۔ اور جب اُنھوں نے عذاب دیکھا کہنے لگے کہ تیرے وجود کو ہم نحس سمجھتے ہیں
الطاعون۔ قيل طائركم معكم ائن ذكرتم بل انتم قوم مسرفون۔
اور یہ طاعون تیرے جھوٹ کی وجہ سے پھیلی ہے۔ کہا گیا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اگر تم کو یاد دلایا جائے

ص۵۹

وما ارسل الله من رسول الا وارسل معه عذاب من السماء
بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو۔ اور خدا نے کوئی رسول نہیں بھیجا جسکے ساتھ آسمان اور زمین سے
والارض لعلهم يرجعون۔ وكذالك كان النغف فى زمن المسيح
عذاب نہ بھیجا گیا ہو اسلئے کہ وہ باز آئیں۔ اسی طرح حضرت مسیح کے زمانہ میں بھی پھوڑا نکلتا
عذابًا موقتًا وان فى ذالك لأية لقوم يتدبرون۔ الا ينظرون كيف
تھا جو ایک موقت عذاب تھا اور اس میں غور کرنے والے کے لیے نشان ہے۔ دیکھتے نہیں کہ کیسی
حفظ الله هذه القرية وصدق وعده وجعلها ارضًا امنةً۔ ويوخذ
حفاظت کی اللہ نے اس گاؤں کی اور اپنے وعدہ کو سچا کیا اور اس زمین کو امن والی کر دیا۔ اور اس کے
الناس من حولها ان فى ذالك لأية لقوم يتفكرون۔ الا ينظرون
آس پاس کے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس میں سوچنے والے کے لئے نشان ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ
كيف ارى الطواعينُ نواجذها فى قرىً أخرىٰ واوى الله اليه هذه القرية
ہر یک قسم کے طاعون نے دوسرے دیہات میں کیونکر اپنے دانت دکھلائے ہیں اور اس گاؤں کو خدا
ليُتمّ وعدًا أُشيع من قبل فى الورىٰ۔ ومن اصدق من الله قيلًا۔
نے اپنے میں لے لیا۔ تاکہ اس وعدہ کو پورا کرے جو اس سے پہلے شائع کیا گیا اور خدا سے زیادہ راست گو
ففكر ان كنت بالتقوىٰ تتحلى۔ ووالله انها اٰية عظمىٰ لاناس يبصرون۔
اور کون ہے پس فکر کر اگر تو پرہیزگار انسان ہے۔ اور بخدا یہ بڑا نشان ہے سوجاکھوں کے لئے۔
فاسئلوا الذين رأوها ويرونها ان كنتم لا تعلمون۔ ولا تتبعوا
سو تم ان کو پوچھو جنہوں نے یہ نشان دیکھا ہے اور دیکھ رہے ہیں اگر تمہیں علم نہیں۔ اور تم اپنے
شياطينكم وتوبوا الى الله ايها المكذبون۔ الا تتنبهون۔ وقد
شیطانوں کی پیروی مت کرو اے وے لوگو جو تکذیب کر رہے ہو۔
صبت المصائب عليكم وعلىٰ ملوككم ايها المعتدون۔
خدا کی طرف رجوع کرو۔ کیا تم متنبہ نہیں ہوتے اور تم پر اور تمہارے بادشاہوں پر

٦٠

وظهر الادبار۔ وما بقی لهم العيش النضير ولا النضار۔ وتری

اور امیروں پر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں اور ادبار آگیا اور پُرلطف زندگی اور زر نہیں رہا۔ اور بہتیرے

اكثرهم بادی المتربة كماء يغور او كرجل يغار۔ ثم صالت عليهم

سخت مفلس ہوگئے ہیں۔ اُس پانی کی طرح جو خشک ہو جاتا یا اُس آدمی کی طرح جس پر ڈاکہ پڑتا ہے

طوائف القسوس فی اليوم المنحوس فدخل كثير من الناس

اس کے علاوہ پادریوں کے گروہ نے منحوس دن میں اُن پر حملہ کیا اور بہت سے لوگ

فی الملة النصرانية۔ وصاروا اعداء الله واعداء رسوله

عیسائی ہوگئے۔ اور خدا اور رسول کریم کے دشمن ہوگئے۔

خير البرية۔ فاروني ای ملك من ملوككم صنع فلكا عند هذه

سو اب مجھے بتاؤ کہ تمہارے بادشاہوں سے کس بادشاہ نے اس طوفان کے وقت

الطوفان۔ بل أغرق امع المغرقين وقلم اظفارهم مقراض الزمان۔

کشتی بنائی۔ بلکہ وہ خود بھی ڈوبنے والوں کے ساتھ ڈوب گئے اور زمانہ کی قینچی نے اُنکے ناخن قلم کر ڈالے

ورهق وجوههم القتر۔ وانتزف ماءهم الدهر۔ وفارقهم

اور اُنکے مُنہ کو گرد وغبار نے ڈھانک لیا۔ اور زمانہ نے اُن کا پانی خشک کر دیا۔ اور اقبال اُن سے

الاقبال۔ واحتالوا فما نفعهم الاحتيال۔ وظهرت فتن ما كانوا

الگ ہوگیا۔ اور انہوں نے حیلے تو کئے پر اُن سے کچھ نفع نہ پایا۔ اور ایسے فتنے آشکار ہوئے کہ وہ

ان يُصلحوها بالشوریٰ والمنتدیٰ۔ ولا بتجمير البعوث علی

اپنی کمیٹیوں اور پارلیمنٹوں کے ذریعہ اور دشمنوں کی سرحدوں پر فوجوں کی چھاؤنی ڈال دینے کے

ثغور العدا۔ وربما تقلدوا اسلحة۔ وبعثوا جنودا مجندة۔ فما كان

وسیلہ اُن کی اصلاح نہ کر سکے۔ بسا اوقات انھوں نے ہتھیار سجائے اور بڑے بڑے لشکر

مآلهم الا الخزي والهزيمة۔ والهوان والذلة العظيمة۔ وما

بھیجے مگر نتیجہ سوائے شکست اور بڑی ذلّت کے کچھ نہ ہوا۔ اُن کے وجود سے شریعت

نفع وجودھم الشریعۃ الغراء۔ بل تدثر الاسلام ظالعاً اعداء۔
روشن حقہ کو کچھ بھی نفع نہ پہنچا۔ بلکہ اسلام لنگڑے مریل متعدی مرض والے اُونٹ پر

۶۱ فی ارض متعادیۃ موات مرداء۔ بما کان الملوک فی سجن الاھواء۔
سوار ہوکر ایسی زمین میں چلا جس میں نہ سبزہ ہے اور نہ پانی ہے اور سخت ناہموار ہے اس لئے کہ

کالمحبوس۔ وعبدۃ نار الشھوات کالمجوس۔ ومن کان راتعاً فی
بادشاہ خواہشوں کے جیل میں بند ہیں اور مجوسیوں کی طرح خواہشوں کی آگ کے پرستار ہیں۔ اور جو شخص

الاجمۃ الشیطانیۃ۔ مالہ وللریاض الرحمانیۃ۔ فاری الدین
شیطانی بیشوں میں چرتا چُگتا ہو اُسے رحمانی باغوں سے کیا سرو کار۔ میرے نزدیک

فی زمنھم کمثل جسم ثارت بہ من الداخل حصبۃ ودمامیل و
اُن کے وقت میں دین کی مثال اُس جسم کی طرح ہے جس پر اندر سے تو چیچک اور پھوڑے اور

انواع البثرات۔ وجرحہ من الخارج کثیر من المدی والقنا
پھنسیاں نکلے ہوں اور باہر سے چُھریوں اور نیزوں اور تلواروں نے اُسے زخمی کیا ہو۔ اور اُس کے

والمرھفات۔ واُجْنِیَ زرعہ المخصب۔ واحرق عذیقہ المرجب۔
سرسبز کھیتوں میں ردّی نکمی چیزیں اُگتی ہوں۔ اور اُس کے اعلیٰ درجہ کے کھجور کے درخت جلا دیئے

وکان فی زمان کحدیقۃ ترتع النواظر فی نواضرھا۔ ویصقل
گئے ہوں۔ اور کبھی وُہ ایسا باغ تھا کہ آنکھیں اس کے سرسبز نونہالوں کو دیکھ دیکھ خوش ہوتیں۔

الخواطر بشیم مواطرھا۔ واما الیوم فھو کشجرۃ اتخذت الخفافیش
اور اُس کے ابرو باراں کو دیکھ کر دلوں کو جلا اور تازگی ملتی تھی۔ لیکن وُہی آج اُس درخت کی

اوکارھا فی اظلالھا۔ وکعین ما بقیت قطرۃ من زلالھا۔ و
مانند ہے جس کے سایہ میں چمگادڑوں نے گھونسلے بنائے ہیں اور اُس چشمہ کی مانند ہے جس کے

اشمعلت للرحل کل شوکۃ وبرکۃ کانت فی ھذا الدین۔ وما بقی
خوشگوار پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں رہا۔ اور اس دین کی ہر شوکت اور برکت کوچ پر آمادہ ہو رہی ہے۔

الا قصص من الآيات وقشرة من الكتاب المبين۔ وتراه كدارٍ
اور نشانوں کی نسبت کتنا کہانیاں رہ گئی ہیں اور کتاب مبین سے نرا پوست اور چھلکا رہ گیا ہے۔ اور وہ اُس
مات صاحبها۔ وقامت نوادبها۔ وهدم جدرانها۔ وزُلزل
گھر کی مانند ہے جس کا مالک مرگیا ہے اور بین کرنے والیاں اس پر نوحے کر رہی ہیں اور اُسکی دیواریں ڈھ گئیں اور
بُنيانها۔ فانظروا ماذا ترون طرق المداواة۔ يا طوائف
عمارتیں کپکپا گئیں۔ اب بتاؤ اے طبیبو تمہارے نزدیک علاج کا کیا طریق ہے۔ کیا تمہاری رائے
الاساة۔ اتجدون هذه الامراء۔ يدفعون تلك البلاء۔
میں یہ امراء اس بلا کو دفع کرسکتے ہیں۔ اور کیا تم اُمید کرتے ہو۔ کہ
اتتوقعون من هذه الملوك۔ انهم يطهرون حديقة الدين
یہ بادشاہ ان کانٹوں سے دین کے باغ کو پاک کرسکیں گے۔ یا تم
من تلك الشوك۔ اوتزعمون ان هذه الامراض تبرء من
خیال کرتے ہو کہ یہ بیماریاں اسلامی سلطنتوں اور اُن کی
الدول الاسلامية وبجهدهم المعلوم۔ كلا بل هو امر اعسر من ان
معلوم کوشش سے اچھی ہو جائیں گی۔ نہیں نہیں یہ بات اس سے بھی زیادہ دشوار
تتوقعوا الرطب الجني من الزقوم۔ وكيف وهم في غشية الوجوم۔
ہے کہ تم تھوہر سے تازہ کھجوروں کی امید رکھو اور اُن سے کیا توقع کی جائے اور وہ تو بڑے پتھروں کے
وكيف يرفعون راسهم وهم تحت الوف من الهموم۔ والحق
نیچے دبے ہوئے ہیں اور وہ کیونکر سر اُٹھائیں اور وہ ہزاروں غموں کے نیچے آئے ہوئے ہیں۔ میں
والحق اقول ان هذه آفات ليس دفعها في وسع الملوك والامراء۔
سچ سچ کہتا ہوں کہ ان آفتوں کا دفع کرنا بادشاہوں اور امیروں کا مقدور نہیں۔
ايهدي الاعمى اعمى آخر يا ذوي الدهاء۔ ثم ان هذه الملوك وان
کیا کبھی اندھا اندھے کو راہ بتا سکتا ہے۔ اے دانشمندو علاوہ بریں اگرچہ یہ بادشاہ

کانوا من المسلمین او من المخلصین المواسین۔ ولکن لیست
مسلمان یا مخلص ہمدرد بھی ہوں ۔ لیکن پھر بھی اُن کے
نفوسھم کنفوس الکاملین المطھرین۔ وما اعطی لھم نور و
نفوس پاک کاملوں کے نفوس کی مانند نہیں ہیں ۔ اور مقدسوں کی طرح انہیں نور اور
جذب کالمقدسین۔ فان النور لا ینزل قط من السماء۔ الّا
جذب نہیں دیا جاتا ۔ اِس لئے کہ نور آسمان سے اُسی دل پر اُترتا ہے جو
علٰی قلب احرق بنیران الفناء۔ ثم اعطی من حب شغفه و
فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے ۔ پھر اُسے سچی محبت دی جاتی اور رضا کے
غسل من عین الرضاء۔ وکحل بکحل البصیرة والصدق و
چشمہ سے اُسے غسل دیا جاتا اور بینائی اور سچائی اور صفائی کا سرمہ اُس کی آنکھوں میں
الصفاء۔ ثم کسی من حلل الاجتباء والاصطفاء۔ ثم وُھب له
لگایا جاتا ہے۔ پھر اسے برگزیدگی کے لباس پہنائے جاتے ہیں ۔ اور پھر اُسے بقا کا
مقام البقاء۔ وکیف یزیل الظلمة من ھو قاعد فی الظلمات۔ و
مقام بخشا جاتا ہے۔ اور جو آپ ہی اندھیرے میں بیٹھا ہؤا ہو وہ اندھیرے کو کیونکر دُور کرسکتا
کیف یوقظ من ھو نائم علی ارائك اللذات۔ والحق ان ملوك
ہے۔ اور جو آپ ہی لذات کے تختوں پر سوتا ہو وہ کسی کو کیا جگا سکتا ہے۔ اور حق بات یہ ہے کہ اس
ھذا الزمان لیست لھم مناسبة با لامور الروحانیة۔ و قد
زمانہ کے بادشاہوں کو رُوحانی امور سے کوئی مناسبت نہیں ۔ خدا نے
صرف الله ھممھم الی السیاسات الجسمانیة۔ ونصبھم بمصلحة
اُن کی ساری توجہ جسمانی سیاستوں کی طرف پھیر دی ہے۔ اور کسی مصلحت سے
من عنده لحمایة قشرة الملة۔ وقیّد لحظھم بالامور السیاسیة۔
اُنھیں اسلام کے پوست کی حمایت کیلئے مقرر کر رکھا ہے۔ سیاسی اُمور ہی اُن کے پیشِ نظر

۶۳

فما لهم للب والحقيقة - وليست فرائضهم ازيد من ان يحسنوا

رہتے ہیں پس انھیں مغز اور حقیقت سے کیا نسبت۔ اُن کا فرض اس سے زیادہ نہیں کہ اسلام کی

الانتظام لحفظ ثغور الاسلام - ويتعهدوا ظواهر الملك ويعصموه

سرحدوں کی نگہداشت کا اچھا انتظام کریں۔ اور ظاہر ملک کی خبرگیری کرکے دشمنوں کے پنجوں

من براثن الاعداء اللئام - واما بواطن الناس - وتطهيرها من

سے اسے بچائیں۔ رہے لوگوں کے باطن اور اُن کا پاک کرنا

الادناس - وتنجية الخلق من شر الوسواس الخناس - وحفظهم

میل کچیل سے۔ اور بچانا لوگوں کو شیطان سے۔ اور اُن کی نگہبانی کرنا

ص٦٢ من الآفات بعقد الهمة والدعوات - فهذا امر ارفع من طاقة

آفتوں سے دُعاؤں کے ساتھ اور عقد ہمت کے ساتھ سو یہ معاملہ بادشاہوں کی طاقت

الملوك وهممهم كما لا يخفى على ذوى الحصاة - وما فوض زمام

اور ہمت سے باہر اور بالاتر ہے اور دانشمندوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔ اور بادشاہوں کو

الملك الى ايدى السلاطين - الا لحفظ الصور الاسلامية من

مُلک کی باگ ڈور اس لئے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ اسلامی صورتوں کو شیاطین کی دستبرد

بطش الشياطين - لا لتزكية النفوس وتنوير العين - فما كان

سے بچائیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ نفوس کو پاک صاف کریں اور آنکھوں کو نورانی بنائیں۔

مبلغ جهدهم الا ان تدفع اليهم الخراج بالجبر او التراضى - و

اصل میں اُن کی بڑی کوشش یہی ہو کہ اُن کو طوعاً و کرہاً خراج دیا جاوے اور اُن کے ہاں ایسے

يرتب الديوان الذى تحصى فيه مقادير الاراضى - وان تهيأ

دفتر مرتب ہوں جن میں زمینوں کی مقداریں ضبط رہیں۔ اور دشمنوں کی

جنود بحذاء عساكر الاعداء - وان ينصب فوج للسياسات

فوجوں کے مقابل فوجیں آمادہ اور آراستہ رہیں۔ اور اندرونی سیاست اور امور انتظامیہ

الداخلية وفصل الاحكام والقضاء۔ والامضاء۔ فان تطلبوا
کے لئے ایک فوج مقرر کی جائے۔ سو اگر تم اُن سے نفسوں کی
منهم خدمة اصلاح النفوس۔ وتهذيب الاخلاق والتنجية
اصلاح کی اور اخلاق کے آراستہ کرنے کی اور پادریوں کے
من اوهام القسوس۔ فذالك امر ارفع من هممهم ودهاءهم۔
اوہام سے بچانے کی خدمت چاہو۔ تو یہ کام اُن کی ہمت اور دانش سے بالاتر ہے۔
ومنارا اسنى من بناءهم۔ بل هم قوم مشتغلون بالاصلاح المادى
اور یہ ایسا منار ہے جو انکی عمارت سے بہت رفیع الشان ہے۔ بلکہ وہ لوگ مادی اور سیاسی
والسياسى۔ فما لهم وللاصلاح العلمى والعملى۔ فحاصل الكلام
اصلاح میں مشغول ہیں انھیں علمی اور عملی اصلاح سے کیا مناسبت اور کیا تعلق۔
ان الملوك والامراء لا يقدرون على ان يزيلوا الاهواء۔ وكيف
بادشاہوں اور امیروں کو قدرت نہیں کہ بُری خواہشوں کو دُور کرسکیں۔ اور وہ کیونکر
يهدون غيرهم وهم يمشون كناقة عشواء۔ وكيف يتوقع
دُوسروں کو راہ دکھائیں جبکہ وہ آپ ہی اندھی اُونٹنی کی طرح چلتے ہیں۔ ٹیڑھے دل سے کیا توقع
من قلب زايغ ان يقوم نفسا ذات عدواء۔ وان يسعد
ہو سکے کہ وُہ کسی بیمار جان کو سیدھا کرے گا اور بدبختوں کو نیک بخت کریگا اور لڑکھڑانے والے
الاشقياء۔ وان ياخذ بيد المتخاذلين۔ ويقود الضعفاء۔ وان
کا ہاتھ پکڑے گا۔ اور کمزوروں کی رہبری کرے گا۔ اور اندھوں کی
يفتح عيون العمين۔ وان يرفع حجب المحجوبين۔ بل ملوك
آنکھیں کھولے گا۔ اور محجوبوں کے پردے دُور کرے گا۔ بلکہ اسلام کے
الاسلام فى هذه الايام كالسكارى او الاسارى۔ او القمر
بادشاہ آجکل متوالوں یا قیدیوں کی طرح ہیں یا گہنائے ہوئے چاند کی

المنخسف بين هالة النصارىٰ۔ فكيف يصدر من عضدهم
طرح ہیں ہالہ میں ۔ سو اُن کے بازو سے جنگی بہادروں کا
فعل من بارزو يارىٰ۔ بل هم قعدوا فى البيوت كالعذارىٰ۔
کام کیونکر نکل سکے ۔ بلکہ وہ تو بیٹھے ہُوئے ہیں گھروں میں جیساکہ عذاریٰ ۔
ثم من معائب هذه الملوك انهم لا يشيعون العربية۔ و
اسکے علاوہ ان میں یہ عیب بھی ہے کہ وہ عربی زبان کی اشاعت نہیں کرتے۔
يشيعون التركية او الفارسية۔ وكان من الواجب ان يشاع
اور ترکی یا فارسی کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور واجب تھا کہ اسلامی شہروں میں
هذه اللسان فى البلاد الاسلامية۔ فانه لسان الله ولسان
عربی زبان پھیلائی جاتی ۔ اسی لئے کہ وہ زبان ہے اللہ کی اور اس کے
رسوله ولسان الصحف المطهرة۔ ولا ننظر بنظر التعظيم الى قوم
رسول کی اور پاک نوشتوں کی ۔ اور ہم تعظیم کی نگاہ سے اُن مسلمانوں کو
لا يكرمون هذا اللسان۔ ولا يشيعونها فى بلادهم ليرجموا
نہیں دیکھتے جو اِس زبان کی تعظیم نہیں کرتے اور نہ ہی اسے اپنے شہر میں پھیلاتے ہیں اسلئے
الشيطان۔ وهذا من اوّل اسباب اختلالهم۔ وامارات
کہ شیطان کو پتھراؤ کریں اور یہ بڑا سبب ہے ان کی تباہی کا اور اُن کے وبال کا
وبالهم۔ فانهم تمايلوا على دمنة۔ من حديقة مطهرة۔ و
نشان ہے۔ اس لئے کہ وہ ستھرے باغ کو چھوڑ کر گوبر کے دمنہ پر جُھک پڑے ہیں۔ اور
نبذوا من ايديهم حريبتهم۔ ومزقوا عيبتهم۔ واستبدلوا
اپنے ہاتھوں سے اپنا مال پھینک دیا ہے۔ اور اپنا تھیلا (جس میں مال اسباب رکھا جاتا ہے)
الذى هو ادنى۔ بالذى هو ارفع و اعلى۔ وشابهوا قوم موسىٰ۔
پارہ پارہ کردیا ہے اور ادنیٰ کو اعلیٰ کے بدلہ لے لیا ہے اور یہودیوں کی مانند ہوگئے ہیں۔ اور اگر

ص ۶۶

ولو ارادوا لجعلوا العربية لسان القوم۔ ولو سلكوا هذا المسلك
چاہتے تو عربی کو قومی زبان بناتے۔ اس لئے کہ عربی زبان تمام
لعصموا من اللوم۔ فان العربية ام الالسنة۔ وفيها اصناف
زبانوں کی ماں ہے۔ اور اس میں قسم قسم کے
العجائب وودائع القدرة۔ فمثل رجل مسلم يترك العربية
عجائبات اور قدرت کی امانتیں ہیں۔ سو مثال اُس شخص کی جو عربی زبان کو چھوڑتا اور
ويُفضّل عليها السنة اخرى۔ كمثل دنئ يتمشش الخنزير ويترك
دوسری زبانوں کو اُسپر ترجیح دیتا ہے۔ اُس پست ہمت کی مثال ہے جو اچھے سُتھرے کھانے کو
طعاما هو اطيب واحلى۔ فلا شك ان التركية والفارسية
چھوڑ کر خنزیر کی ہڈیوں کا گودا کھاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ترکی اور فارسی نے
تصدت لهم كطرّار نقصت دينهم وخلست مالهم۔ او كذئب
ایک کیسہ بر کی طرح ان کے دین کو کم کردیا اور مال اُڑا لیا ہے۔ یا بھیڑیئے کی
افترست عنقهم ومزقت اقبالهم۔ واضرت دنياهم و
طرح اُن کے رئیسوں کو پھاڑ کھایا اور اُنکے اقبال کو چاک کردیا ہے اور اُن کی دنیا اور آخرت کو
مآلهم۔ وجعلهم كالكحل سحقا۔ وكالطحن دقا۔ وما نقول
نقصان پہنچایا ہے اور اُنھیں کوٹ اور پیسکر سُرمہ اور آٹے کی طرح کر دیا
الا حقا۔ فقد كذب من ذكرهم بحمد وثناء۔ وبنشر ملاء به فاه۔ و
ہے۔ سو جھوٹ بولا اُس نے جس نے اُنکا ذکر تعریف کے ساتھ کیا اور اُن کو
حسبهم خلفاء الله على الارض وفسق من انكر دعواه۔ انه يرتاد
زمین پر خُدا کے خلیفے سمجھا اور اپنے دعوے کے مُنکر کو فاسق ٹھہرایا ایسا شخص تو
جفنة الجواد۔ لا خليفة البلاد۔ ويستقرى ان يرشح له ويسح عليه
نقدی اور بخشش کا طالب ہے اُسے خلیفہ خلافت سے کیا تعلق۔ وہ تو اِس بات کا طالب ہے کہ

مـ۶۷

بکلمتیه - ویجهز العین بغض عینیه - فالحق ان نسبة الخلافة
دو باتیں کہیں اور انعام خطاب لے لیا اور اس چشم پوشی سے اسکی غرض روپیہ کمانا ہے - سو سچی بات یہ ہے کہ
الیهم خلاف - وکذب واعتساف - هذا حال السلاطین* ایها
انکو خلیفہ کہنا خلاف حق اور ظلم کی بات ہے - اے نوجوانو یہ ہے حال بادشاہوں کا -
الفتیان - و نذکر بعد ذالك علماء هذا الزمان - الذین
اب ہم زمانہ کے علماء کا حال بیان کرتے ہیں - جنکی طرف
یعزی الیهم الفضل والعرفان - والله المستعان - ولاحاجة
بزرگی اور معرفت کو منسوب کیا جاتا ہے - اب اس سے آگے ترجمہ کی کوئی
الی الترجمة والترجمان - فانهم یدّعون علم اللسان -
ضرورت نہیں - اس لئے کہ وہ خود زبان دانی کے مدعی ہیں -

فی ذکر علماء هذا الزمان

لمّا ثبت مما سبق من البیان - ان ملوك الاسلام فی هذا الزمان - لا یطیقون ان یصلحوا المفاسد التی تموجت کالنیران - بقی لك حق ان تقول ان هذه الفتن قد تولّدت من جهل الجهلاء - وستنعدم من تعلیم العلماء - فانهم ورثاء النبی وکملة هذا المیدان - وانهم منوّرون بنور العلم فیرجی منهم ان یصلحوا ما لم یصلحه سلاطین البلدان -

ص ۶۸

* لیس مرادنا ههنا من ذکر ملوك الاسلام ان کلهم ظالمون - او کلهم مفسدون بل بعضهم صالحون - لا یظلمون الناس ویرحمون کما هو سلطان الروم ونثنی علیه لبعض خلیقة المعلوم - بید ان امر الخلافة امر عسیر ولا یعطی الا لبصیر لا لضریر - وما اعطی هذا السهم لکل کنانةٍ - وان کانوا ذا مرتبة ومکانةٍ - منه

فاعلم انی طالما حضرت مجالس هذه العلماء۔ وخلوت بهم کالاحباء۔ و ربما جئتُ بعضهم بزيّ نكرته كالغرباء۔ او الجهلاء۔ وجرّبتهم عند محبتهم والشحناء۔ والبؤس والرخاء۔ وعلمت دخلة امرهم ومبلغ هممهم وما عندهم من الاتقاء۔ فظهر عليّ ان اکثرهم للاسلام کالداءَ لا کالدواء۔ وللدين كالنجوم المظلم والهوجاء۔ لا کالسراج المنير و الضياء۔ جمعوا كل عيب فی السيرة والمريرة۔ ولطخوا انفسهم بالمعائب الكثيرة۔ يجلبون اموال الناس الى انفسهم من كل مكيدة۔ بايّ طريق اتفق وبايّة حيلةٍ۔ يقولون ولا يفعلون۔ و يعظون ولا يتعظون۔ و يتمنون ان يحصدوا ولا يزرعون۔ قلوبهم قاسية۔ والسنهم مفحشة وصدورهم مظلمة۔ وآراءهم ضعيفة۔ وقرائحهم جامدة۔ وعقولهم ناقصة۔ وهممهم سافلة۔ واعمالهم فاسدة۔ ماترى نيتهم فيمن خالفوه من غيران يفيضوا فيه بايّ حيلة يُكفّرونه او يوذونه ۔ و فی ماله الذی يرجى حصوله بايّ طريق ياخذونه۔ يتكبرون بعلم قليل يسير۔ وليسوا الا كحمير* يامرون الناس بترك الدنيا وزخرفها ثم يطلبونها ازيد من العوام۔ ويسعون ان يتعاطوها ولو بطريق الحرام۔ ينتهزون مواضع صدقات الامراء۔ فاذا أُخبروا فواقوهم فی المطمرين كالغرباء۔ ويسئلون الحافًا ولو لُكموا الكمةً۔ او ثُنّى عليهم بلطمة۔ يتبعون الجنائز ولكن لا للصلوٰة۔ بل للصدقات۔ لا يقبلون الحق ولا يفهمونه ولو كان بيان يُسمع الصم۔ ويُنزل العصم الجبن من صفاتهم۔ وطير الاهواء فی وكناتهم۔ البخل فطرتهم۔ و

* الحاشيه۔ ليس كلامنا هذا فی اخيارهم بل فی اشرارهم۔ منه

الحسد ملتهم۔ وتحریف الشریعة شرعتهم۔هم عند الغضب ذیاب۔
وفی وقت الاکل دواب۔ لیس سخطهم ولا رضاهم الا لنفوسهم الامارة۔
ولیس ذکرهم وتسبیحهم الا للنظارة۔ انظر الیهم فی المجامع ولا تنظر
الیهم فی الخلوة۔ لترى السبحة فی ایدیهم ولا ترى فعلا آخر یفسد
ظنك فی هذه الفرقة۔ یکرهون الناس لیدفعوا الیهم مما هو عندهم
من الدرهم او الکساء۔ وان بلغهم المتربة الى فناء الفناء یحسبون
انفسهم مالك رقاب الناس۔ ان شاءوا یسموهم ملائکة وان شاءوا
یسموهم اخوان الخناس ان کانت عندهم شهادة فلا یصدقون۔ وان
یستفتوا فلطمع قلیل یکتمون الحق ویکذبون۔ یؤمّون الناس فی
صلواتهم کالمستاجرین۔ بل ترى بعضهم یاکل اوقاف المساجد من
غیر حق ویتلف حقوق المساکین۔ ویابى ان یؤمّ غیره ویقول هذا
مسجدی اؤمّ فیه من الستین۔ وان کان غیره افضل منه و
اعلم ومن المتقین۔ بل وان کان الناس یکرهون امامته ویعدونه
من الفاسقین۔ ویرافع الى الحکام ان عُزل من امامة المسجد طمعا فیما
وُقف علیه من المسجد۔ وترى بعضهم لو اطلعوا على مال کسبته۔
او کنز اصبته۔ جمعوا علیك کاذبة۔ وجاؤك کاجبة۔ ثم لا یبرحون
فناء دارك۔ حتى یاکلوا من ثمارك۔ وتجد قلوب اکثرهم کالارض
التی اجدبت وکانت من اردء اقسام حرة۔ لا تنبت نباتا حسنا
وما ترى منها من غیر مضرة۔ لا یوجد فیهم اثر حلم بل سبقوا السباع
بحدة الاسنان۔ واسلة اللسان۔ یاتونکم فی جلود الضان۔ وهم
ذیاب مفترسة بانواع البهتان۔ بشرط ان لا یعرض علیهم ترس العقیان۔

يخرجون على الناس بدنيـة تقلسوها۔ ونوطة تطلسوها۔ وعمامة تعمموها۔
وجبة جمّلوها۔ وكتب حملوها۔ وزُغُب شملوها۔ هذا ما يُظهرون۔ و
ذالك ما يعملون۔ خرجوا فى طلب الدنيا ونسوا الدار التى اليها يرجعون۔
واذا قيل لهم اتاكلون رزقا فيه شبهة قالوا الاباس علينا انا المضطرون۔
وليسوا بمضطرين وان هم الا يكذبون۔ تركوا دار الامن من التقوىٰ۔ و
حلوا بارض فيها يُغتال الناس ويخطفون۔ يوتون نصّ الايمان للرغفان۔
ويتمايلون على المجان۔ وتكتب ايديهم فتاوى الزور والبُهتان ويجبرايمانهم
درهم اودرهمان۔ يمنعون الناس من الحق ويوسوسون كالشيطان۔ واذا
رؤا وانى نظيفة فيها الوان اطعمة۔ سقطوا عليها كاذبة۔ اوكالعقبان على جيفة۔ يستوكفون
الاكف بالوعظ المخلوط بالبكاء۔ ويستقرون الصيد بتقمص لباس
الفقهاء۔ ما بقى شغلهم الا المكائد۔ وكمثلهم اين الصائد۔ ولذالك
نُحِتَتْ كتب السمر لاراءة اعمالهم۔ وبُيّن فى القصص الفرضية حقيقة
احوالهم۔ فسماهم بعض السامر بابى الفتح الاسكندرى۔ والاٰخر بابى
زيد السروجى۔ وماهما الاهذه العلماء۔ فاعتبروا يا اولى الدهاء۔
وان الذين نحتوا كمثل هذه القصص من عند انفسهم ما نحتوها الّا
بعد ما ارتعدت قلوبهم من روية تلك العالمين۔ واقشعرت جلدتهم
من مشاهدة مكائد هؤلاء المكارين۔ ورؤا انهم قوم اُمن بيانهم۔ و
كفرجنانهم۔ فانشؤا مقامات تنبيها للغافلين۔ وعزوا نشأتها و
روايتها الى رجال اٰخرين۔ بما كانوا خائفين من الخبيثين۔ وكذالك
ادّوا شهادة كانت عندهم على العلماء۔ ولوكانوا فى هذا الزمن لاقرّوا
بمكائدهم ولكن ما عدوهم من الادباء۔ فان العلماء الذين خلوا من

منه

قبل كان كلامهم لطيفًا۔ و ان كان دينهم رغيفًا۔ واما المتصلفون الذين
تجد ونهم فى زماننا فى كل بلدة كقطيع الغنم۔ فهم ليسوا الا عبيدة
الرغفان۔ لا من الادباء ولا من اهل القلم۔ ما غذ وا بلبان البيان۔ و
ما اشربوا كاس الحجة والبرهان۔ يسكتون الفا وينطقون خلفًا۔ ليسوا
متوغلين فى العلوم العربية۔ ولا مرتوين من العيون الادبية۔ كثر
تكبرهم۔ وقل تدبرهم۔ لا يقدرون على نطق يفيد الناس۔ بل يزيدون
بقولهم الشبهة والوسواس۔ اذا اصمتوا فصمتهم ترك للواجب وصقع۔
واذا نطقوا فنطقهم ميت ليس له وقع۔ قصرت همتهم۔ وفترت عزمتهم
لا يعلمون الا الامانى كاليهود۔ وليس صلواتهم من دون القيام والقعود۔
ما بقى لهم مسٌ بمعضلات الشريعة۔ ولا دخلٌ فى دقائق الطريقة۔ ماٹ
ولو انتقدتهم لوجدت اكثرهم سقطا وكالانعام۔ وايقنت ان وجودهم
احدى المصائب على الاسلام۔ تجدهم كنزمع الناس فى الافحاش۔ و
كالكلاب فى الهراش۔ يحسبون كانهم يُتركون سدى۔ وليس مع
اليوم غدا۔ ما كان على الحق الغشاء۔ ولكن تغلّب عليهم الشقاء۔ عندهم
تكفير الناس امرهيّنٌ۔ والاعتقاد بموت عيسٰى له وجه بيّنٌ۔ وتالله
انهم ما يقصدون فتح الاسلام۔ بل يقصدون فتح القسوس كالاعداء اللئام
ويتركون الدين فى الظلام۔ وينصرون عقيدة النصارٰى بجزعبيلاتهم۔
وبهفوات ابائهم وجهلاتهم۔ وقد اُمروا ان يتبعوا الحَكَم الذى هو نازل
من السماء۔ ولا يتصدّوا له بالمراء۔ فما اطاعوا امرالله الودود۔ بل اذا
ظهر فيهم المسيح الموعود۔ فكفروا به كانهم اليهود۔ وقد نزل ذالك الموعود
عند طوفان الصليب۔ وعند تقليب الاسلام كل التقليب۔ فهل

اتبع العلماء هذ المسیح - کلا بل اکفروه واظهروا الکفر القبیح - واصروا
علی الاباطیل وخدموا القسوس - فاخذهم القسوس وشجوا الرؤس وذاقوهم
مایذیقون المحبوس - فرؤا الیوم المنحوس - سیقول السفهاء ان الدولة
البرطانیة اعانت القسیسین - ونصرتهم بحیل تشابه الجبل الرکین -
لینصروا المسلمین فما جریمة العالمین - والامر لیس کذالک والعلماء لیسوا
بمعذورین - فان الدولة ما نصر القسوس باموالها ولا بجنود مقاتلین - وما
اعطتهم حریة ازید منکم لیرتاب من کان من المرتابین - بل اشاعت قانونا
سواء بیننا وبینهم ولها حق علیکم لوکنتم شاکرین - اتریدون - ان
تسیئوا الی قوم هم احسنوا الیکم والله لا یحب الکفارین الغامطین -
ومن احسانهم انکم تعیشون بالامن والامان - وقد کنتم تخطفون من
قبل هذه الدولة فی هذه البلدان - واما الیوم فلا یوذیکم ذباب ولا
ولا بقة ولا احد من الجیران - وان لیلکم اقرب الی الامن من نهار
قوم خلت قبل هذا الزمان - ومن الدولة حفظة علیکم لتعصموا من
اللصوص واهل العدوان - وهل جزاء الاحسان الا الاحسان - اناریٔنا
من قبلها زمانا موجعا من دونه الحطمة - والیوم بجنتها عرضت علینا
الجنة نقطف من ثمارها - ونأوی الی اشجارها - ولذالک قلت غیر مرة
ان الجهاد ورفع السیف علیهم ذنب عظیم - وکیف یوذی المحسن من هو
کریم - ومن اذی محسنه فهو لئیم - وان کفران خیر اصابک من الانسان
او الحیوان - ما هو الا کفران نعمة الرحمان - وان اقسی القلوب عند الله الکریم -
قلب ینسی احسان المحسن الرحیم - ویوذی رجلا اواه الیه کالمحبوب - ونجاه
من الکروب - ومن اساء الی المحسن فهو قلب ملعون - او کلب مجنون -

ولذالك ليس من شان المومنين۔ ان يقتلوا القسيسين۔ فانهم ما تقلدوا اسلحة۔ وما قتلوا اللذين مسلما او مسلمة۔ فليس من البران تسلّوا سيوفا بحذائهم۔ او تثقفوا اسنة لايذاءهم۔ بل اعدوا لمثل ما اعدوا۔ وذالك حكم القرآن فافهموا وجدّوا۔ ولا تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين۔ سيصول عليّ شرير او ضرير ويقول ويحك اتحرّم الجهاد۔ وانا ننتظر المهدى الذى يسفك الدماء ويفتح البلاد۔ ويأسر كل من ارى الكفر والعناد۔ فالجواب ان هذه القصص ما ثبتت بالقرآن۔ بل ياتى المهدى بوقار وسكينة لا كمجنون بالسيف والسنان۔ ايقبل عقل سليم و فهم مستقيم ان يخرج المهدى بسيف مسلول ويقتل الغافلين۔ وما كان الله ان يعذب امة قبل ان يفهم بالآيات والبراهين۔ وان هذا امر لا نجد نموذجه فى سنن المرسلين۔ ولا يصدر كمثل هذا الفعل الا من المجانين۔ فعدّلوا ميزان العقل۔ ولا تميلوا كل الميل الى سم النقل۔ واتقوا طعن العقلاء وانبذوا السيف الذرب۔ ولا توثروا الطعن والضرب۔ ولا تنسوا حديث يضع الحرب۔ ما لكم لا تاخذون حظا من المقة۔ كاخوان الصدق والثقة۔ اليس عندكم الا المرهفات۔ واللهذم والقناة۔ او برء تم من سبل الحصاة۔ وان المهدى قد اتى وعرفه العارفون۔ وهو الذي يكلمكم ايها النائمون۔ فوجدتم ثم فقدتم كانكم لا تعرفون۔ كفّر فى هذه العلماء من التزوير والتلبيس۔ وكيف لا والشيخ المفتى ابليس۔ وان القسوس طربوا وشهقوا بوجود هذه العلماء۔ واووهم الى سررهم اعزازا للرفقاء۔ فانهم آثروا الكذب لاحياء عيسى وزينوا دقارير۔ ونسوا مضجع

ابن مریم بکشمیر۔ فلما رأی القسوس بعد التمرس والتجربة۔ انهم حاتهم فی جعل عیسیٰ من الألهة۔ قالوا لنا عند المسلمین شهادة فی عظمة ربنا المسیح۔ فانهم یقرّون بصفاته الربانیة بالتصریح۔ وماکذبوا فی هذا البیان۔ وان کانوا کاذبین عند الرحمان۔ فانک تعلم ان هذه العلماء قد تفوّهوا بألفاظ فی شأن عیسیٰ۔ لیس معناها من غیر انهم جعلوه لله کالمتبنّی۔ ولن تعود دولة الاسلام الی الاسلام۔ من غیر ان یتقوا ویوحّدوا ویدوسوا هذه العقیدة تحت الاقدام۔ انهم یُحطّون ویُدعّون کل یوم الی تحت الثریٰ۔ الا اذا اتقوا وجعلوا عیسیٰ من الموتیٰ۔ ووالله انی اریٰ حیاة الاسلام فی موت ابن مریم۔ فطوبیٰ للذی فهم هذا السرّ وفهم۔ الا ترون القسیسین کیف یصرّون علی حیاته۔ ویثبتون الوهیته من صفاته۔ فاین فیکم رجل یردّ علیهم لله ومرضاته۔ ویثبت انه من الموتیٰ ویسدّ قوله من جمیع جهاته۔ ویقوّم سهمه مع موالاته۔ ویهزم العدو بصائبه ومصمیاته۔ کلا بل انتم تعاونونهم وتنصرون۔ وباصوات النواقیس تفرحون ولا تُسفرون عن اوجهکم ءانتم القسوس ام المسلمون۔ اتحولون حولهم لعلکم ترزقون۔ او توقرون بهم وتُعزّزون۔ ولله العزة جمیعا وله خزائن السموات والارض وکلما تطلبون۔ فما لکم لا تومنون بالله و لا تتوکلون۔ لیسوا سواء زمر العلماء فریق اتقوا وفریق یفسقون۔ ان الذین اتقوا لا نذکرهم الا بالخیر وسیهدیهم الله فاذاهم یُبصرون۔ واذا قیل لهم کفّروا هذا الرجل الذی یقول انی انا المسیح قالوا ما لنا ان نتکلم بغیر علم وانا خائفون۔ وقد اخطأ کل من استعجل فی

موسیٰ وعیسیٰ وفی نبینا المصطفیٰ فلم تستعجلون۔ ان یک کاذباً
فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً فنخاف ان نعصی اللہ والذین یُرسلون۔
وقوم اٰخرون منھم اٰمنوا بالحق واوذوا فصبروا علیہ واُخرجوا من
دُورھم ومساجدھم وحُقّروا بعد ما کانوا یُعظمون۔ واذا رؤا اٰیۃً
من الاٰیات۔ والانوار النازلۃ من السموات۔ زاد ایمانھم۔ واشرق
عرفانھم۔ ورضوا بکل مصیبۃ بما عرفوا من الحق وماتوا من ھذہ الدنیا
وکل یوم الی اللہ یُجذبون۔ ترٰی اعینھم تفیض من الدمع ربّنا اننا سمعنا
منادیا ورئینا ھادیا فاٰمنا بہ فاغفرلنا ربّنا وکفّر عنّا سیّاٰتنا ولا تمتنا الاو
نحن علیہ ثابتون۔ اولٰئک الذین ارضوا ربھم ولہ ترکوا صحبھم وصیل
علیٰ بعضھم فقضوا نحبھم اولٰئک علیھم صلوات اللہ وبرکاتہ واولٰئک
ھم المھتدون۔ ان الذین بلغتْھم بشارۃ بعث المسیح فما قبلوھا
اولٰئک ھم المحرومون۔ یضاھئون النصارٰی بعقائدھم ولا یشعرون۔
یقولون ان القسوس اقرب منکم الی الحق اولٰئک الذین لعنھم اللہ و
الملائکۃ والصلحاء اجمعون۔ وان الذین شقوا ماوالاھم الا من ولی۔
وماصافاھم الا القلب الذی صار کالکلب ومن النور تخلّی۔ ونُشئ
فی الجھل وبالعلم ما تحلّی۔ فسیعلم اذا اللہ تجلّی۔ الا یرون الطاعون۔
الا یرون سھام اشرار کانھا شواظ من نار۔ وقد نزل العدا بساحتھم۔
وتشمّروا لاجاحتھم فما بارزوا الاعداء وما اعدّوا۔ وما فکروا فی
حیل اجاحوا الدین بھا وردّوا۔ انظروا الی ھذہ العلماء۔ انھم
ما دخلوا الدار من بابھا البیضاء۔ بل تسوّروا جدار الحق من الاجتراء
وانّ المسیح قد وافاھم مع العلوم النخب۔ رحمًا من اللہ ذی العجب۔ وما

انضوا الیه رکاب الطلب۔ بل اضطرمت نار الفتن فاقتضت ماء السماء۔ فنزل مسیح اللہ بعد ما نزلت علی الناس انواع البلاء۔ وترون کیف صالت القسوس وشاعت الملّة النصرانیة۔ وقلّت الانوار الایمانیة۔ ودقت المباحث الدینیة فی ھذا الزمان۔ وصارت معضلاتہا شیئ لا تفتح ابوابہا من دون الرحمان۔ فالیوم ان کان زمام الدین فی کف ھذہ العلماء۔ فلا شک فی خاتمة الشریعة الغراء۔ فانھم اذا بارزوا فولوا الدبر کالمبھوت المستھام۔ وکانوا سببا لاستخفاف الاسلام۔ وکیف یتصدی رجل للحرب۔ قبل ان یمرن علی عمل الطعن والضرب۔ و واللہ انھم قوم لا توجد فی کلامھم قوة۔ ولا فی اقلامھم سطوة۔ ثم مع ذالک یوجد فی اقوالھم سم الریاء۔ ولا یتفوھون من الاخلاص والاتقاء۔ بل تشاھد فیہا انواع العفونة۔ من الجھل والتعصب و الرعونة۔ ولا یری فیہا صبغ من الروحانیة۔ ولا یؤنس شیئ من النفحات الایمانیة۔ ولا یکون محصلہا الا ذخیرة الشک والریب۔ ولا یُرشح علی قلوبھم علم من الغیب۔ ولذالک لا یقدرون علی تسلیة المرتابین۔ وتبکیت المعترضین۔ بل ھم فی شک ومن المتذبذبین۔ وکثیر منھم نجد منھم ریح الدھریین۔ ولیس قولھم الا کالسرجین۔ او کمیت قُبر من غیر التکفین۔ ولیسوا الا عارا علی الاسلام وتبارا للمسلمین۔ لا سیما فی ھذا الحین۔ فان الناس یتطلّبون فی ھذا الاوان۔ من یُخرجھم من ظلمات الشک الی نور الایقان۔ ویحتاجون الی نطق یشفی النفس۔ وینفی اللبس۔ ویکشف عن الحقیقة الغمّی۔ ویوضح المعنّی۔ فاین فی ھؤلاء رجل توجد فیه ھذہ الصفات۔

وکیف من غیر حدید تکسر الصفات۔ و این فیھم رجل بلیغ یتمایل علیہ الجلاس۔ واین فصیح یتفوہ بکلم یستملیھا الناس ۔ و این فیھم مزکی یحیی القلوب۔ ویھب السکینۃ ویدرء الکروب۔ واین کلام تحلی لاُولی منضدۃ۔ واین بیان یضاھی قطوفا مذللۃ۔ بل اخلدوا الی الارض بحرص شدید۔ فانی لھم التناوش من مکان بعید۔ وما کان لاحد ان یکون قادرًا علی حسن الجواب۔ وفصل الخطاب۔ ومستمکنا من قول ھو اقرب الی الصواب من غیر ان ینفخ فیہ من رب الارباب۔ فانظروا اتجدون فیھم من یبکت المخالف فی کل مورد تورّدہ۔ و یسکت الزاری عند کل کلام اوردہ۔ اتجدون فیھم من کان سباق غایات فی ملح الادب وغرر البیان۔ ولا یاخذہ خجالۃ فی اسالیب التبیان۔ ثم مع ذالک کان البیان فی معارف الفرقان۔ مع التزام الحق والصدق والاجتناب من الھذیان۔ أرئیتم فیھم من یخوّف قرنہ بالبلاغۃ الرائعۃ۔ ویُذیب النفوس بالکلم الذائبۃ المائعۃ۔ اویُری الکلام فی الصورۃ۔ کالدرر المنثورۃ۔ ولن ترٰی فیھم صریعًا۔ ومن کان فی العلوم یحکی بقیعا۔ نعم ترٰی فیھم امواج تکبر وخیلاء۔ من غیر فطنۃ ودھاء۔ ثم مع ھذا الجھل بلغت رؤسھم الی السماء۔ ولا یمشون علی استحیاء۔ ولا ینتھون من تصلّف واستعلاء و رعونۃ وریاء۔ وتحقیر وازدراء۔ وکایّن من اٰیۃ انزلھا اللہ ثم لا یُصغون۔ ویمرّون ضاحکین علی اللہ ورسلہ ویستھزؤن۔ ولا یعبدون الا اھواء ھم ولا یتدبرون۔ وقالوا ارنا اٰیۃ من اللہ۔ وقد ظھرت الاٰیات من السمٰوات والارض لقوم یتقون۔ وقیل ان کنتم فی شک من کلامی فاتوا بکلام من مثلہ

فما أتوا بمثله وما تركوا الظن الذی به انفسهم یهلکون۔ و ان منصب العلماء خطب خطیر۔ و امر کبیر۔ لا یلیق لهذه الخدمة۔ الا الذی فتحت علیه ابواب الحجة البالغة۔ ورزق نظراً منقحاً من حضرة الغیب۔ وعلماً منزهاً عن الشك والریب۔ ومع ذالك اعطی عذوبة البیان۔ والملح الادبیة والحلل المستحسنة لاراءة ما فی الجنان۔ و عصم من معرة الحصر واللکن۔ واُسبغ علیه عطاء اللسن۔ ولکن هؤلاء الذین یسمّون انفسهم علماء وما اعطاهم قسمة الله الا الضوضاء۔ قرؤا القرآن۔ وما مس القرآن الا اللسان۔ وما رای القرآن جنانهم وما رای جنانهم الفرقان۔ واروا افعالا تخجلوا بها الشیطان۔ تری عقدة علی لسانهم۔ وقبضاً فی جنانهم۔ ودَجلاً فی بیانهم۔ ما أیّد نطقهم بالحجة۔ وما سلك قولهم فی سلك البلاغة۔ تراهم کغبیٍّ غمر لیس له معرفة۔ ولا یدری اقفل علی لسانه او لکنة۔ کانّهم حصروا فی مکان ضیق ولا یترائ سبیل۔ واکل ثمرهم دودة النفس وما بقی الا فتیل۔ تمترس السنهم فی الخصومات۔ ولا یجدّون للعدا ما یبکتهم عند المباحثات۔ ولا یظهرون جوهر الاسلام۔ بل یتکلمون کمدلس متزلزلة الاقدام۔ فیجعلون الاسلام غرضاً للسهام۔ اولئك کالانعام۔ وان نطق الانعام لیس به هین۔ وندامة الخرس اشد من الحین۔ یطلبون قنطاراً من العین۔ ولا یطلبون بصارة العین۔ یُظهرون جهلهم و ابلا۔ وسقطهم جوهراً قابلا۔ ولا یضاهئون الا حابلا۔ ولا اقول حسداً من عند نفسی ولا من الابتدار والعجلة۔ واعوذ بالله من الحسد والکذب والتهمة۔ بل قلت کلما قلت بعد التمرّس والتجربة۔

الا الذین طابت طینتهم و صلحت نیتهم فاولئک منزهون عن هذه الملامة۔ ولا افسق الا الذین فسقوا ولا اجهل الا الذین جهلوا و تلک الحجوب هی الاکثر فی هذه العرمة۔ وان کنتم فی شک فامعنوا النظر مرارًا۔ وسرحوا الطرف اطوارًا۔ و تدبروا تؤدة و وقارًا۔ و انظروا هل تجدونهم من حماة الاسلام وخدام الملة۔ وهل تتوسمون فیهم میسم الابرار وذوی الفطنة۔ بل هم یشابهون جهامًا وخُلبًا۔ ویضاهئون متصلفًا قُلبًا۔ لا تجد فیهم ریح الصادقین۔ ولا راح العارفین ینقلبون فی توالیب العلماء۔ ولا تجدهم الا کقالب من غیر قلب الاتقیاء۔ ان هم الا کالانعام۔ ما ارضعوا ثدی العلم و ما اشربوا کاس الکرام۔ یخدعون الناس بحلل العلماء۔ و سناعة المتاع وحسن الرداء۔ وان هم الا قبور مُبیّضة عند العقلاء۔ و لیس عندهم من غیر لحیٍ طُوّلت۔ وانف شمخت ووجوه عبست۔ و قلوب زاغت۔ والسن سلطنت۔ وکلم تعفّنت۔ یرمون البریئین۔ ویکفرون المسلمین۔ وکم من خصائل فیهم تحکی خصائل سباع۔ وکم من اعمال تشابه عمل لکاع۔ وکم من لدغ سبق لدغ حیوان الصحراء۔ وکم من طعن تخجل قنا الهیجاء۔ یدّعون انهم علی خلق ادریس۔ ثم یُظهرون خلیقة ابلیس۔ فالحاصل انهم لیسوا رجال هذا المیدان۔ بل هم قوم استولی علیهم الوهن والکسل کالنسوان۔ ورضوا بالدنیا الدنیة واطمئنوا بها فیخلدون کل یوم الی وهاد العصیان۔ یؤثمون الناس ویُفسّقونهم بالالسنة المتطاولة۔ مع ان نفوسهم قد اسحنت بدرن المعصیة۔ یبادرون الی مواضع الشم والنهمة۔ و یتقاعسون

من میادین نصرة الملة۔ یتمایلون علی عرض هذا الادنی۔ وخدعهم
متاع قلیل اکدی۔ یحظون علی المنابر۔ ویتراؤن کالمتقی الصابر۔
و اذا قضوا الصلوٰة۔ وازمعوا الانفلات۔ فنسوا ما وعظوا کرجل
مات۔ فمن فیهم یوجد فیه مواساة الدین۔ ومقاساة الشدة
للشرع المتین۔ ومن ذا الذی ذاب لدین المصطفٰے۔ والوجدُ نغرعنه
الکری۔ ویری اعظمه لما انبری۔ ثم مع ذالك کثر فیهم الکسل و
الغفلة وقلت الفطنة۔ وانی فیهم قوم یستقرون مجاهل۔ ویردون
مناهل۔ ویستخرجون درر العرفان۔ من بحار اشتدت الیها الحاجة
للزمان۔ بل تراهم من جذبات النفس کالسکارٰی۔ و فی اهواءها
کالاساری۔ مالهم ان یکشفوا عن وجه المعضلات النقاب۔
و یجدوا مادرس وغاب۔ و ینقّحوا الامور ویجمعوا ما صلح وتاب۔
ویجتنبوا الاحتطاب۔ وینفدوا الاعمار لتعرّف الحقائق۔ و
یذیبوا الابدان لاخذ الدقائق۔ وان لا یبرحوا فناء تحصیلها۔
حتی یتیسّر سلوك سبیلها۔ ویتضح معالم دلیلها۔ ویرشح علٰے
صدورهم خفایا الدین۔ ویلقی فی قلوبهم علم الیقین۔ کلا بل ضل
سعیهم فی الحیاة الدنیا وهم یحسبون انهم من المحسنین۔ وما تری
فی کلمهم رُوحانیة وتراهم کالمحتطبین۔ واشتدت حاجة الاسلام
فی زمننا الی اٰراء صائبة۔ وافکار مستنبطة۔ وطبائع متوقدة۔ وقلوب
صافیة۔ وهمم منعقدة۔ وادعیة مقبولة۔ و فیوض من الله
متوالیة۔ ومساعی لله جاریة۔ وقد ضاق وقت اصلاح الامة۔
وما بقی الا کرمق المهجة۔ وما یُجدی طلاب الاٰثار۔ بعد ما فُقد العین

من الابصار۔ انظروا الی الایام۔ یاسراۃ الاسلام۔ وقد مضی خمس
من راس المایۃ ومن ھذا الضیف البدر۔ فارونا من جلس علی ھذا
الصدر۔ وارونا من قام لجبر سریر انکسر۔ ووجہ منیر استتر۔ واعلموا
ان ھذا الباب لن یُفتح باسلحۃ متقلدۃ۔ بل یحتاج الی دلائل قاطعۃ۔
وآیات ساطعۃ۔ والی العارفین الذین یتدبرون بشرۃ الشریعۃ وخوافیھا۔
ویخدمون ظواھر الملۃ وما فیھا۔ لتطمئن بھا القلوب۔ وتنکشف
الغیوب۔ وینتفع المحجوب۔ ایھا الکرام وسراۃ الاسلام۔ قد جَلّ
ما عراکم من الداھیۃ۔ وعظم ما نزل من المصیبۃ۔ فارونی ما ھیأتم
لدفاع ھذہ الجنود المجندۃ۔ اتعرضون علینا ھذہ العلماء۔ وھذہ
المشائخ والفقراء۔ فانا للّٰہ علی وقت جاء۔ ومصیبۃ حلّت شریعتنا
الغراء۔ الآن یحتاج الاسلام الی رجل آتتہ ید الغیب ما لم
یعط لغیرہ۔ واراہ اللّٰہ ما لم یرہ احد فی سیرہ۔ وجعلہ اللّٰہ من
الموفقین المنصورین۔ وورثاء النبیین۔ ومَنّ علیہ بالامتیاز بالعلم
والبصیرۃ۔ والھمّۃ والمعرفۃ۔ والاصابۃ والاجادۃ۔ وقوۃ الارادۃ۔
ووھب لہ درایۃ تعد من خرق العادۃ۔ ومتّعہ بکثیر من الثمار۔ وما
ترکہ کحرباء یتعلق بالاشجار۔ لیُلقی الطلابُ عندہ حقائق نووھا۔
ویجدوا نشر معارف طووھا۔ ولیأخذوا منہ العجائب ولینالوا
الغرائب۔ ولیھُرع الخلق الیہ کذی مجاعۃ وبوسیٰ۔ ویأووا الیہ
کبنی اسرائیل الی موسیٰ۔ ولیذوقوا بہ طعم الاسرار۔ ویسرحوا فی
مسرح الانوار۔ ومع ذالک من شرائط مصلح اھل الزمان۔ ان یفوق
غیرہ فی التفقہ وقوۃ البیان۔ وان یقدر علی اتمام الحجۃ ولا کاھل

الصناعة ۔ ویسرد الکلام علی اسلوب البراعة ۔ ویعصم نفسه من الخطاء
فی الاٰراء ۔ ویری الحق والباطل کالنهار واللیلة اللیلاء ۔ لیحرز الناس به
عین الامور المنقحة ۔ ولیجمعوا درر المعارف فی صرة قوة الحافظة ۔ ومن
شرائط المصلح ان ینقح الانشاء ۔ ویتصرف فیه کیف شاء ۔ و ۔ یجتنب
رکاکة البیان ۔ ویؤکد قوله بالبرهان ۔ وانت ترای ان هذه الشرائط
مفقودة فی هذه الفرقة ۔ وما أُعطی لهم الا قلیل من الصور الانسانیة ۔
بل لا یستیقظون بمواعظ ولا ینتهجون مهجة الحزم والفطنة ۔ وما
اراهم الا کجمادات اوکفرخ الدجاجة ۔ وما مرّ علیهم الا لیلة علی الخروج
من البیضة ۔ فما ظنك ایبطل هٰؤلاء ما صنع القسوس من اسلحة للاهلاک
والابادة ۔ لا واللّٰه بل هم کصرعی لا رجال الجلادة ۔ وما بقی فیهم حرکة ولا علامة
من القصد والارادة ۔ قد استنسوا قیمة الدنیا ووزنها ۔ واستغزروا
ماءها ومزنها ۔ غرّوا باجمال عشرتها ۔ وتجمیل قشرتها ۔ واحالت
الاهواء صفاتهم الانسانیة ۔ حتی جهلوا الحقوق الرحمانیة ۔ فکیف
یتوقع منهم نصرة الدین ۔ وکیف یحی المیت بعد التجهیز والتکفین ۔
وان نصرة الدین لیس بهیّن ۔ وما تصل الیها الا بعد ان تصل
الی الحین ۔ ولن یوتی هذا الفتح لعُرض الناس وعامتهم ۔ ولن تهزم
العدا بعصیهم وحرابتهم ۔ فمن الغباوة ان یفرح رجل بوجودهم ۔
اویتمنی خیرا من دودهم ۔ فتحسسوا یوسف عند الامحال ۔ ولو
بالسفر البعید وشد الرحال ۔ ولا تنظروا الی حلل هذه العلماء ۔ ۸۱
فانه لیس فیها من دون البخل والریاء ۔ وسیر اٰخر لا تلیق
بالصلحاء ۔ وانی دعوتهم حق الدعاء ۔ فما زادوا الا فی الاباء ۔

وکم من کتب کتبتُ - و رسائل اقتضبتُ - وجرائد اشعتُ - وفرائد اضعتُ - فما نفعهم دُرّی ودَرّی - وتراهم احرص الناس علی ضیری وضری - فلما رای اللہ لهوبهم - ازاغ قلوبهم - و غشّی لبوبهم - قوم زایغون لا یتوبون من اباطیلهم - ولا ینتهون من تسویلهم - یرون شِرب الاسلام کیف غاض - ویرمقون حصنه کیف انهاض - ثم لا یستمطرون سحب السماء - ولا یریدون ان یبعث رجل من حضرة الکبریاء - کانهم بسورة النور لا یومنون - وعند قراءة الفاتحه لا یؤمنون - وطبع اللہ علی قلوبهم فلا یهتدون - بل لا ینظرون الی ناصح بعین عاطفٍ - ولا یخفضون له جناح ملاطفٍ - ولیس فیهم احد یرید ان یأسو جراحهم - ویریش جناحهم - ویشفی قلوبهم - ویزیل کروبهم - واذا قام فیهم رجل ارسل الیهم قالوا مفتری کذاب - وسیعلمون من الکذاب - وتأتی ایام اللہ وسیرجعون الی مقتدر شدید العقاب - ایها العلماء فکروا فی وعد اللہ ؕ واتقوا المقتدر الذی الیه ترجعون - انه جعل النبوة والخلافة فی بنی اسرائیل ثم اهلکهم بما کانوا یعتدون - وبعث نبینا بعدهم وجعله مثیل موسٰی فاقرءُوا سُورة المزمل ان کنتم ترتابون - ثم وعد الذین اٰمنوا وعد الاستخلاف ؕ ففکروا فی سورة النور ان کنتم تشکون - هذان وعدان من اللہ فلا تحرفوا کلم اللہ ان کنتم تتقون - ولذالک بُدِء سلسلة نبینا من مثیل موسٰی - وخُتِم علٰی مثیل عیسٰی لیتم وعد اللہ صدقا وحقا - ان فی ذالک لاٰیة لقوم یتفکرون - وکان من الواجب ان یتساوی المسلسلتان ؕ الاول کالاول والاٰخر کالاٰخر

ص۸۲

اَلَا تقرءُ ون القرآن او به تکفرون۔ فان تمنیتم ان ینزل عیسٰی بنفسه
فقد کذبتم القرآن وما اقتبستم من سورۃ النور نورًا وبقیتم مع النور
کقوم لا یبصرون۔ اتبغون عوجاً بعد ان تساوی السلستان۔ اتقوا
الله وعدّلوا المیزان۔ ما لکم لا تتفقهون۔ وکان وعد الله انه یستخلف
منکم وما کان وعده ان یستخلف من بنی اسرائیلؑ فلا تتبعوا فیجًا
اعوج وتعالوا الی حَکَمِ ربکم ان کنتم تسترشدون۔ اتریدون ان
تُفضّلوا علی سلسلة نبیکم سلسلة موسٰی۔ تلك اذًا قسمة ضیزی۔
فلم لا تنتهون۔ الا تقرءُ ون سُورۃ النور او علی القلوب اقفالها او الی
الله لا ترُدّون۔ وان القرآن عدّل المیزان۔ واعطی نبینا کلما
اعطی مُهلِك فرعون وهامانؑ فما لکم لا تعدلون۔ وقد بلّغ القرآن
امره فمن کفر بعد ذالك فاولٰئك هم الفاسقون۔ اتختارون اهواءکم
علی کتاب الله او بلغکم علم یساوی القرآن فاخرجوه لنا ان کنتم تصدقون۔
کلا بل وجدوا کبراءهم علیه فهم علی اٰثارهم یهرعون۔ وقد سوّی الله
السلسلتین وهم یریدون وینقصون۔ فمن اظلم ممن اتخذ سبیلا
غیر سبیل القرآن الا لعنة الله علی الذین یظلمون۔ یاحسرۃ علیهم
الا یتدبرون القرآن او هم قوم عمون۔ واذا قیل لهم اتترکون کتاب
الله قالوا وجدنا علیه اٰباءنا ولو کان اٰباءهم لا یعلمون شیئًا ولا
یعقلون۔ اتترکون کلام ربکم لاٰباءکم اف لکم ولما تعملون۔ و
قالوا انا رئینا فی الاحادیثؑ وما فهموا قول رسول الله وان هم
الا یعمهون۔ یریدون ان یُفرقوا بین کتاب الله وبین قول رسوله
قوم مفترون۔ وقد صرّح الله حق التصریح فی الفرقان۔ فبایّ

حدیث بعدہ یومنون[۱]۔ یوثرون الشک علی الیقین۔ وھذا
ھومن سیرقوم یھلکون۔ ایھا الناس ان ھذا کان وعدًا من اللہ۔
فسوّی السلسلتین کما وعد فما لکم تجوزون الخُلف علی اللہ ولا تخافون۔
اتعزون الی اللہ نکث العھد والوعد۔ سبحانہ وتعالی عما تزعمون۔ ص۸۳
أظننتم ان سلسلۃ المصطفٰی لا تشابہ سلسلۃ موسٰی وان ھذا الا
تکذیب القراٰن ان کنتم تفھمون۔ الا یشابہ اولھا باولھا و اٰخرھا
باٰخرھا ساءَ ما تحکمون۔ اَرفعتم موسٰی ووضعتم المصطفٰی اف لکم
ولما تصنعون۔ اتخسرون القسطاس بعد تعدیلہ ولا تعدلون کِفّتیہِ
ولا تقسطون۔ وان اللہ اری فضل ھذہ السلسلۃ بختم الامر علیھا ثم
تاتون بعیسٰی وانتم تعلمون۔ ما لکم لا توتون ذا فضل فضلہ و
تظلمون۔ اتقطعون رِجل ھذہ السلسلۃ وتُبقون راسھا وما ھذا الا
فعل المجنون۔ اتحرفون کلام اللہ کما حرّفتم من قبل وقلتم ما قلتم
فی اٰیۃ فلما توفیتنی وما خفتم ربکم الذی الیہ تُساقون۔ وما جزاء
المحرفین الا النار فما لکم لا تتوبون۔ ان الذین یحرفون کلم اللہ
متعمدین ماواھم جھنم وھم فیھا یُحرقون۔ الا الذین اخطأوا من
قبل زمانی ھذا ومن قبل ان یبلغھم امر اللہ وامر حَکَمہ اولئک
قوم یُغفر لھم بما کانوا لا یعلمون۔ والذین یصرون علیہ بعد ما نبّھوا
اولئک الذین عصوا ربھم واولئک ھم المعتدون۔ من حرّف
کلام اللہ فقد سفک دماء العالمین فاولئک ھم الملعونون۔ ان
ھٰؤلاء عمی ما اعطیت لھم ابصار۔ وبین الحق وبینھم جدار۔ وسقاھم
شیطانھم شربۃ فیتحسونھا۔ وفیھا سم فلا یرونھا۔ فلا

[۱] الاعراف : ۱۸۶

تحسبهم احیاءً فانهم اموات۔ و سیذکرون ما فعلوا بالامس۔ اذا رؤا یوماً له سطوات۔ جحدوا بالحق الذی حصحص۔ و تراهم کخفافش ابغض النور و تدلس۔ جاءهم داع الی الله فما رحبوا۔ و تنفس لهم الصبح فما استیقظوا۔ و فتح لهم باب الرحمة فما دخلوا و تقاعسوا۔ یضحکون علی رجل لا یرقأ دمعه رحماً علی حالهم۔ و تحدر عبراته حسرات علی مآلهم۔ رؤا آیات فلا یؤمنون۔ و حلفنا بالله فلا یصدقون و عرضنا القرآن علیهم فلا یلتفتون۔ فنشکوا الی الله رب البرایا۔ من اعضال هذه القضایا۔ فانها ما قضیت لا بالشهود و لا بالارایا۔ و انی دعوتهم مذ یفعتُ۔ و کم من وقت لهم اضحتُ۔ و کنتُ رجلاً یتمطی فی حلل الشباب۔ و یحکی النشاب۔ و الآن ترون ذالك الشاب قد شاب۔ و ان هذا مقام تدبر للمتدبرین۔ و هل مثلی یتقول و یمهل الی الستین۔ لیس علی الحق غشاء ایها الطالبون۔ بل طبع علی قلوبهم بما کانوا یکسبون۔ ان الشمس قد طلعتْ و لکن لا تفتح الاعین الذین هم یتقون۔ و یجعل الرجس علی الذین یفسقون۔ ینظرون الی آی الله کیف اشرقت ثم لا یبصرون۔ و یرون فتناً کیف احاطت ثم لا یبالون۔ و اذا قیل لهم ان الآیات قد ظهرت من الارض و السمٰوات قالوا انا بکل کافرون۔ افینتظرون عذاب الله و قد جاء الطاعون۔ الا ینظرون الی راس المائة و قد مضی قریبا من خمسها و ملئت الارض ظلما و جوراً افلا یعلمون۔ انسوا ما قال ربهم انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔ أ اخلف الله هذا الوعد و قد رأی ان الناس من ایدی القسوس یهلکون۔ لهم عیون کلیلة۔ و قلوب علیلة۔ و همم

مصروفة الى فكر البطون - والى زغب محدودة العيون - فلذالك
اخلدوا الى الارض كل الاخلاد و يكذبون و يكذّبون - ثم التعصب
احلهم محلة السباع - و منعهم من القبول بل من السماع - فمن منهم
ان يقول صدق فوك - ولله انت و ابوك - بل هم على التكذيب يصرّون -
و يسبون و يشتمون - وسيعلم الذين ظلموا ايّ منقلب ينقلبون -
ليس دينهم الا الاهواء - والرغفان و الدراهم البيضاء - اتزعمون
انهم يومنون - كلا بل ينافقون و يكذبون - و تركوا نبيّهم واتخذوا
اهل الدنيا صحبا - و حسبوا فناءهم رحبا - يرون ان العدا يصولون على
المسلمين - كرّات متوالي الى السنين - ولا رشاش منهم بجذاء هم لغيرة الدين -
وارتد فوج من الاسلام - وما ارى على وجههم اثرا من الاغتمام - اتخذوا
ابليس وليجة فيتبعونه - وقاسموه التعبد فما دونه - لا يعرفون ما
الدين وما الايمان - وكفاهم الحمطرى والرغفان - ينفدون العمر
ببطالة وما ارى فيهم بطل هذا الميدان - بل لهم افكار دون ذالك
أُخرِضوا فيها من الاحزان - ترتعد فرائصهم برؤية الحكام - ولا
يخافون الله ذا الجلال و الاكرام - يمشون فى الليل البهيم - وبعدوا
من النور القديم - وتهادى بعضهم بعضا غفلة - ولا ينتج اجتماعهم
الا فتنة - وكم من كتب النصارى فشاضرها بين القوم - وصار
الاسلام غرض الضحك واللوم - ولكنهم يعيشون كالمتجاهلين - او
كالعمين - ويسمعون كلم النصارى ثم يقعدون كالمتقاعسين - و
نسوا الوصايا التى أُكِّدت لتائيد الاسلام - وقست قلوبهم واستبطؤا
حين الحمام - لا ياخذهم خوف بشيوع الضلال - ويشاهدون ظهور

۸۵

الفتن وحلول الاهوال۔ ویعلمون ان القسوس امرّوا عیشنا باکاذیب
الکلام۔ وارادوا ان یطمسوا آثار الاسلام۔ ومع ذالک اعرضوا عن
شبہاتہم۔ کانہم فرغوا من واجباتہم۔ وادوا فرائض خدماتہم۔ و
منہم قوم لم یواجہوا فی مُدّة عمرہم تلقاء المخالفین۔ وانفدوا اعمارہم
فی تکفیر المومنین۔ وتکذیب الصادقین۔ وکنتُ احقّ باکرام تلک
العلماء۔ واظن انہم من الاتقیاء۔ ولکن لما لحظت الی خصائص
اسرارہم۔ وخبّي ما فی دارہم۔ علمت انہم من الخائنین لا من الصالحین
المتدینین۔ وفی سبل اللّٰہ من المنافقین۔ لا من المخلصین المخلصین۔
ورئیتُ انہم کل ما یعلمون ویعملون فہو منصبغٌ بالریاء۔ وصدورہم
مظلمة کالیلة اللیلاء۔ فرجعت مما ظننت مسترجعا۔ وبدّلت رأیي
متوجّعا۔ وایقنت ان فراستی اخطأَت۔ وان القضیة انعکست
انہم قوم اٰثروا الدنیا الدنیّة۔ وطلبوا الوجاہة واللہنیّة۔ یرون
المفاسد فی الامصار والموامی۔ ثم یغضون الابصار کالمتعامی۔ وترامی
الجرح الی الفساد ولکن لا یرون الترامی۔ ما اجابوا داعی اللّٰہ مع دعوی
العینین۔ ولا اجابوا الودعوا الی مرماتین۔ لا یفکرون فی انفسہم ایّ
شیئٍ یفعلون للدین۔ اخلقوا الا کل المطائب والتزیین۔ ولقد فسدت
الارض بفسادہم وشاع الطاعون فی بلادہم۔ وانہ بلاء ما ترک غورًا
ولا نُشُزًا۔ واذا قصد بلدة فجعلہ صعیدًا جرزا۔ والذین اووا الٰی
قریتی مخلصین واطاعونِ۔ فارجو ان یعصمہم اللّٰہ من الطاعون۔
ان ھذا وعد من رب العزّة والقدرة۔ وان انکرتہ العیون التی ما اعطی
لہا حظ من البصیرة فالاسف کل الاسف علی العلماء۔ لا یرون ما

اراهم الله من السماء۔ واكلوا رأس الماته كراس الضان۔ وما فكروا فى مواعيد الرحمان۔ وانجلى الشمس والقمر بعد كسوف رمضان۔ وما انجلى قلبهم من ظلمة تجلت الشيطان۔ امارؤا هاتين الأيتين من السماء۔ مرة فى ارضنا هذه۔ ومرة فى اهل الصلبان من الاعداء۔ فما لهم لا ينتهون وباٰيات الله لا يومنون۔ ام اسئلهم من اجر فهم من مغرم مثقلون۔ فليفرّوا من اٰيات الله فسوف يعلمون۔ الا يرون ان المفاسد كثرت۔ والفتن علت وغلبت۔ والفسق قطع الايمان وجذّم۔ واكلت الناس نار تضاهى جهنّم۔ فمن ذا الذي يصلح عند فساد غلب۔ وكيّادٍ خلب۔ وكيف يظن ان هذه المفاسد ما قرعت اٰذانهم۔ وما بلغت اخبارها رجالهم ونسوانهم۔ فان هذه داهية مهيبة۔ ومصيبة مذيبة۔ وما من يوم يمضى ولا شهر ينقضى الا وتزداد هذه المحن۔ وتنتاب هذه الفتن۔ ثم مع ذالك اختار العلماء طورًا انكرا۔ وابقوا لهم فى المخزيات ذكرا۔ وان القسوس قد زرعوا زرعهم كسروة الجراد۔ وما تركوا اثرًا من التقوىٰ وجعلوا البلاد كالسنة الجماد۔ فانظروا هل تجدون من ارضٍ محفوظة۔ او بلدة غير مدلوظةٍ۔ اشاعوا انواع الوسواس۔ وكادوا كيدًا هو ارفع من القياس۔ واضلوا صبيان المسلمين۔ والجهلاء المتعلمين۔ وجذبوهم بانواع الحيل والترغيب فى الاهواء۔ فارتدّوا وصاروا كحساسةٍ اُخرجت من الماء۔ وكذالك اختلسوا نيتهم واظهروا خضرتهم فى هذه البلاد۔ وكثروا فى كل طرف ولا ككثرة الجراد۔ فاسئل هذه العلماء ما فعلوا عند هذه الاٰفات۔ ءارادوا ان يمونوا خطط الاسلام ويؤدّوا حق المواساة۔ ويقوموا للمداوات۔ اوتستّروا فى الحجرات۔ واكتسوا لفائف الاموات۔

صـ ۸۵

وتصدى للاسلام سنة حسوس۔ ويوم عبوس۔ وزمان منحوس۔ فمن
ذا الذى يذوب قلبه لهذه الاحزان۔ واىّ قلب يبكى لفساد اشاعها
اهل الصلبان۔ كلا بل الذين يقولون نحن علماء الامة وورثاء دين الرحمان۔
هم ارضوا باعمالهم ذرارى الشيطان۔ وما بقى لهم شغل من غير الفسق
والتفسيق والتكفير۔ واضلال الامة بالدقارير۔ وافتاهم خبثهم بأن
الفوز فى المكائد۔ وان الكيد منزل الموائد فيرصدون مواضعه
كالصائد۔ ولو بوساطة الحكام والعمائد۔ شابهوا اليهود فى جميع صفاتهم
واتوا بجندل بحذاء صفاتهم۔ وزادوا جهلات على جهلاتهم۔ يحبون
ان يحمدوا بما لم يفعلوا ويغضبون اذا لم يعظموا۔ يستكبرون كالسلاطين۔
وما هم الا دود التراب كالخراطين۔ يريدون من الخلق الاطاعة۔ ولا
عقل لهم ولا براعة۔ فمن خالفهم فكانه خرّ من حالق۔ او تُرك كطالق۔
يجرون على الناس نساءهم۔ اذا لم يوفّوا اهواءهم۔ وان من كذب الا و
هو يخرج من فيهم۔ وان من شر الا وهو يوجد فيهم۔ وفريق منهم اصبى
قلوبهم هوى الجهاد۔ ويغرون الجهلاء على ضرب العناق بالمرهفات
الحداد۔ فيغتالون كل غريب وعابر سبيل۔ ولا يرحمون ضعيفا و لا
يصغون الى صراخ وعويل۔ ولا يتقون۔ فويل لهم ولما يعملون۔
ايقتلون قوما هم يحسنون۔ ايقتلون الذين لا يقتلون للدين الانسان۔
ويفشون الاحسان۔ وينشئون الاستحسان۔ ولا يستعملون للدين
السيف والسنان۔ بل هم منتجع الراجى۔ والكهف عند البلاء المفاجى۔
تنهل لُهاهم عند الطلب۔ ولا انهلال السحب۔ ينصرون من خاف
ناب النُوب۔ ويحاربون من تصدى للحرب۔ ويدفعون ما اسلمكم

للكرب - ويهيّؤن لكم اسباب الطرب - اتضربون اعناق هذه الحماة -
ما افهم سرّ هذه الخزاة - اهذا نصرة الدين او الاهواء - وما هذا الجهاد
الذي يأباه الحياء - ولا يقبله العقل السليم والدهاء - وما بال قوم اتّهم
هذه العلماء - كلا بل مثلهم كمثل ذئاب اوكنمر وكلاب و والله انهم
ليسوا الاخطباء الدنيا الدنية - ولوتراؤا بالعمامة اوالدنية - وليس هذا
الجهاد الا شرك الردا - فيضحكهم اليوم ويبكي غدا - اين بجون المحسنين
بالمدٰى - فاين هذا الحكم وفي اي الهدى - ايجوّز هذا الفعل العقل
السليم - ويستحسنه الطبع المستقيم - بل لبسوا الصفاقة وخلعوا
الصداقة - ونصروا الكفرة في زراية الاسلام - واعانوهم على نحت
الاعتراضات ورمي السهام - ولن يلقى الاسلام فلجًا بوجود هذه
المجاهدين - بل وجودهم عار على الاسلام والمسلمين - فالخير كله في
موتهم او ان يكونوا من التائبين - ايقتلون الناس لاعراضهم عن حكم
الرحمان - مع ان الاعراض موجود في انفسهم لارتكاب الفحشاء والفسق
والعصيان - فكيف يجوز ان يضربوا اعناق الكفار - وانهم يستحقون
ان يضرب اعناقهم بالسيف البتّار - بما فسقوا واختاروا عيشة الفجار -
فان الجهاد لوكان من الضرورات الدينية - فما معنى ترك هذه الفجرة -
ولم لا يقطع رؤسهم بالمرهفات المذربة - ولم لا يمزق لحمهم بالمدى
المشرحة - فانهم فسقوا بعد الايمان - فليفتِ المفتون ايقتل هؤلاء
بالسيف او السنان - فان اول غرض الجهاد - قوم فسقوا بعد ما اسلموا
واظهروا آثار الارتداد - وخرجوا من حدود الاوامر الفرقانية - و
نقضوا عهدا عاهدوه امام الحضرة الربانية - ولا حاجة لرب العالمين -

ص۸۹ أن يتخذ عضدًا زمر المفسدين ۔ وانه قادر على ان يُنزل عذابًا من السماء۔ ان كان يريد ان يهلك الكافرين ۔ وما للقدوس والفاجر ولا حاجة له الى جهاد الفاسقين ۔ وقد جرت سنت الله انه ينصر الكافر ولا ينصر الفاجر الظالم وكذالك اقتضت غيرة ربّ العالمين ۔ ووالله من يُجرّب هذه العلماء يجد اكثرهم كقوم يصنعون الدراهم المغشوشة ۔ و يغطون على ظاهرها الفضة ۔ ويراؤن الناس كانها حرش خشن جياد حديثة السكة ۔ وليس فيها غش بل هى من السبكية الخالصة ۔ وكذالك تجد اكثر العالمين ۔ يخافون الناس ولا يخافون ربهم وتجد اكثرهم كالعمين ۔ ولو خافوا ربهم لفتحت عيونهم ولصاروا من المبصرين ۔ اهلكهم شح هالع ۔ وجبن خالع ۔ ما بقى العقل السليم ولا الطبع المستقيم وصاروا كالمجانين ۔ يقولون ما نحن لك بمومنين ۔ وقد افترقوا الى فرق و ليسوا بمتفقين ۔ والله ارسل عبدًا ليُحكّموه فيما شجر بينهم وليجعلوه من الفاتحين ۔ وليسلموا تسليمًا ولا يجدوا فى انفسهم حرجًا ممّا قضى ۔ وذالك هو الحكم الذى اتى ۔ فالذين اتبعوه فى ساعة الاذى ۔ وجاءوه بقلب اتقى ۔ وسمعوا لعنة الخلق وخافوا لعنةً تنزل من السموات العُلى ۔ اولئك هم الصالحون حقا و اولئك من المغفورين ۔

ايها الناس كنتم تنتظرون المسيح فاظهره الله كيف شاء ۔ فاسلموا الوجوه لربكم ولا تتبعوا الاهواء ۔ انكم لا تحلّون الصيد وانتم حُرُم ۔ فكيف تُحلّون آراءكم وعندكم حَكَمٌ* وان الحَكَم لرحمة نزلت للمومنين ۔ ص۹۰

* الحاشية ۔ ان الآراء المتفرقة تشابه الطير الطائرة فى الهواء ۔ والحَكَم يشابه الحرم الآمن الذى يؤمن من الخطاء ۔ فكما ان الصيد حرام فى الحرم

ولولا الحکم لمازالوا مختلفین۔ ظهر المهدی عند غلبة الضالین۔ وسمع دُعاء اهدنا بعد مئین۔ وتم ما قال ربکم فی الفاتحة والفرقان المبین۔ وقد اخذ الله میثاق المسلمین فی هذه السورة۔ وما حذّرهم الّا من الیهود والنصاریٰ الیٰ یوم القیامة۔ فاین ذکر الدجّال و این ذکر فتنته الصمّاء۔ انسي الله ذکره عند تعلیم هذا الدعاء۔ ویعلم الراسخون فی العلم ان اسم الدجّال ما جاء فی الفرقان۔ والقراٰن مملو من ذکر فتنة اهل الصلبان۔ وهی الفتنة العظیمة۔ عند الله وکادان یتفطرن منها السمٰوات۔ وقد عمّروا الف سنة بعد القرون الثلثة یاذوی الحصاة۔ واُحسّ خروجهم فی اوّل الامر کلشکشة الافعی اذا تمدّد وتمطی۔ ثم تزیّد الاحساس۔ حتّی ظهر الخنّاس۔ وکان هوالی ستة الاٰف۔ کالجنین فی غلاف۔ فتولد هذا الجنین بعد تسع مئین اعنی بعد القرون الثلثة فعُدّ الزمان ان کنت من المرتابین۔ انهم قوم ینفقون جبال الذهب لاشاعة الضلالات۔ فهل رئیتم مثلهم فی الاصرار علی الجهلات۔ ولهم فی ارضکم مستقر مع صراصر السطوات۔ ویریدون ان ینزعوا عنکم لباس التقویٰ ویلطخوکم بالسوات۔ فظهر ما کان ظاهرًا[1] من الله وتمت انبآء الفتن والاٰفات۔ فایّ ظلمة بقیت بعد هذه الظلمات۔ ولیس دجّالکم الّا فی رؤسکم کالتخیّلات۔ ما اری الزمان الّا هذه الفتن

[1] اکرامًا لارض الله المقدسة فکذالک اتباع الاٰراء المتفرقة و اٰخذها من اوکار القوی الدماغیة۔ حرام مع وجود الحکم الذی هومعصوم و بمنزلة الحرم من حضرة العزة بل یقتضی مقام الادب ان تعرض کل امر علیه۔ ولا یؤخذ شیٔ الّا من یدیه۔ منه

وبلاء هذه السیات۔ وهی الفتنة العظیمة عند الله وکاد ان
یتفطرن منه السموات۔ وتهد الجبال الراسخات۔ وقد عمّر والف سنة
بعد القرون الثلثة۔ واحس خروجهم فی اوّل الامر کالکشکشة۔ ط۹۱
اعنی ککشیش الافعی۔ اذا تمدّد وتمطّی۔ ثم زاد الاحساس۔ حتی
ظهر الخناس۔ واشیعت الضلالة والوسواس۔ وکثرت الاوساخ
والادناس۔ وقد مضی علیه تسع مائة کتسعة اشهر وهو فی الرحم
کالجنین۔ وما سمع منه رکزٌ ولا نخیرٌ ولا صوتٌ کالطنین۔ ولا اثر
من الرد علی الاسلام والتالیف والتدوین۔ فتلك التسع هی ایام
حمل الدجّال۔ والتسع مخصوص بعدة الحمل کما هی العادة
فی اکثر الاحوال۔ وان شئت فعُدّ من ابتداء انقراض القرون
الثلثة۔ الی زمان یکمل عدة التسعة۔ ثم تولد الدجال علی
رأس المائة العاشرة۔ اعنی علی رأس المائة التی هی عاشرة بعد
القرون الثلثة۔ وکان قبل ذالك کجنین فی البطن ما تفوّه قط
بکلمةٍ۔ وما رد علی الملّة الاسلامیة بلفظٍ ولا بفقرةٍ۔ ثم خرج
وصار کسیل یاتی من ماء الجبال۔ ویتوجّه الی الغور والوهاد
والدحال۔ وصار قویا بتّا وهیّج فتنا لا توجد مثلها من اٰدم الی
اٰخر الایام۔ وقلّب کل التقلیب امور الاسلام۔ واکل کثیرًا من
وُلد الملّة۔ کما انتم تنظرون یاذوی الفطنة۔ وعاث فی الارض یمینًا و
شمالًا۔ واشاع فسادًا وضلالا۔ وبلغ دیننا الی التهلکة۔ ثم ظهر المسیح
علی رأس الالف البدر ونزل من الله بالحربة۔ فجعل یستقریه ویطلبه کما
یطلب الصید فی الاجمة۔ وسیلقیه علی باب اللد ویقطع کل لدد بواحد

من الضربة* فلا تهنوا ولا تحزنوا وان الله معكم ان كنتم معه بالصدق والطاعة۔ ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة۔ والآن اعيد اليكم البدر فی المرّة الثانية۔ وان الفتح قريب ولكن لا بالسيف والملحمة۔ بل بالتضرعات وعقد الهمة والادعية۔ فلا تظنوا ظن السوء واسعوا اليّ كالصحابة۔ ولا تموتوا الا وانتم مسلمون وصلّوا على محمد خير البرية۔ وان هذه مائة كليلة البدر عدة۔ وكليلة القدر مرتبة فابشروا ببدركم وانتظروا ايام النصرة۔

۹۲

فی ذکر اهل الجرائد والاخبار

لعلك تقول بعد ذالك ان اهل الجرائد والاخبار۔ يستحقون ان يُصلحوا مفاسد البلدان والديار۔ فاقول رحمك الله انه خطاء فی الافکار۔ اتُبرء من هؤلاء امراض النفوس۔ ووساوس القسوس۔ نعم لا شك ان هذه الصناعات تفيد قومًا لو رعوه حق المراعات۔ و تكون كهاد الى مجاهل۔ وتقود الى مناهل۔ وتكون كناصر للدينيات۔ وان الجرائد مرآة ترى الغائب كالمشهود۔ والغابر كالموجود۔ وتكون الوصلة الى بعض الخفايا۔ بل قد تعين على فصل القضايا۔ وترى

* الحاشية۔ اوّل بلدة بايعنی الناس فيها اسمها لدهيانه۔ وهی اوّل ارض قامت الاشرار فيها للاهانة۔ فلما كانت بيعة المخلصين۔ حربةً لقتل الدجّال اللعين۔ باشاعة الحق المبين۔ اشير فی الحديث ان المسيح يقتل الدجّال على باب اللُدّ بالضربة الواحدة۔ فاللُدّ ملخّص من لفظ لدهيانه كما لا يخفى على ذوی الفطنة۔ منه

الامور القریبة والبعیدة کتقابل المرایا۔ وتُهیئ کل عبرةٍ لاولی
الالباب۔ وتخبر من طرق النجاة والتباب۔ وتنبئکم کل یوم کیف
تتغیر الایام۔ وکیف تقوی المجامع وتغور المنابع العظام۔ وکیف
تخلو المرابط ویهوی الامراء من امرتهم۔ بعد ما اودعت سرّ الغنی
اسرتهم۔ وتخبر من اخبار المحاربین الغالبین منهم والمنهزمین۔
والفائزین منهم والخائبین۔ ولولا الاخبار لانقطعت الاٰثار۔ وجُهل
الدُوَلُ وما عُلم الابرار والاخیار۔ وتقطعت سلسلة تلاحق الافکار۔
وتکمیل الانظار۔ ولضاعت کثیر من اٰراء۔ وتجارب اهل عقل ودهاء۔
وما بقی سبیل الی تعرف اهل السیاسات۔ ومعرفة اهل العقول و
الاجتهادات۔ ولولا التاریخ لصار الناس کالانعام۔ ولضیّعوا سلسلة
الایام والاعوام۔ وقد سُلّمت ضرورته مذ سُلّت السیوف من
اجفانها۔ وبُریٔ الاقلام لجولانها۔ ولا نقدر علی موازنة الاوّلین و
الاٰخرین الا بامداد المؤرخین۔ وهو الذی یحمل اٰثار بنات المجد۔ و
یُشیع اذکار ارباب الجد۔ وهو زینة للدین۔ وسنة الله فی کتبه
والفرقان المبین۔ والدین الذی لم یُحصّله تحت امره۔ ولم
یصاحبه فی قصره۔ فلیس هو الا کبیت بُني فی موضع یخاف علیه من
صدمات السیل۔ وربما یذهب السیل بمتاعه ویغادره کغبار
سنابك الخیل ومن فقد عصا التاریخ یمشی کاقزل۔ ولا تتحرك
رجله من غیر ان تتخاذل۔ فینهب ذالك البیت من صول الجهل
وسیله۔ ومن تبوّءه یتلف دُررًا جمعها فی ذیله۔ وربما ینسیه
الشیطان ما هو کعمود الملّة۔ ویغادر بیته انقی من الراحة۔ فیکون

۹۳

مآل هذا الدین انه یُرمیٰ بالکساد۔ ویتلطخ بانواع الفساد۔ والدین الذی یؤیّد بصحف التاریخ والجرائد وضبط الاخبار۔ لا تُعفّی آثاره بل یؤتی کعذیق اکلہ کل حین من انواع الثمار۔ ویخرج کل وقت من معادن الصدق سبائک الفضة والنضار۔ واخباره تسکن القلوب عند مساورة الهموم والکرب۔ وتقص قصص المصابین علی القلب المکتئب۔ وتشدد الهمم للاقتحام۔ فی الامور العظام۔ وتشجّع القلوب المزءودة بنموذج الفتیان الکرام۔ فان نموذج الفتیان و الشجعان۔ یقوّی القلوب ویزید جرءة الجنان۔ فوجب شکر الذین یعثرون علی سوانح زمن مضی او علی سوانح اهل الزمان۔ ویخبرون عن ضعف الاسلام وقوة اهل الصلبان۔ وکم من جهالة مسّت قومنا من قلّة التوجه الی التواریخ واخبار الازمنة والدیار۔ وعرض علیهم النصاریٰ بعض القصص محرفین مبدلین کما هو عادة الاشرار۔ واهلکوهم وبلغوا امرهم الی البوار والتبار۔ وطمعوا فی ایمانهم بل جذبوا فوجا منهم الی صلبانهم۔ وهذا امر یزید بلبال العاقلین۔ ویُهیّج الاسف علی عمل المفسدین۔ ثم مع هذه الفضائل مال اکثر اهل الجرائد فی زمننا الی الرذائل۔ وجمعوا فی انفسهم عیوبا سفلت جمیع ما هو من حسن الشمایل۔ ما بقی فیهم دیانة ولا صدق وامانة۔ یسیل من اقلامهم سیل الاکاذیب۔ ویسفکون دم الحق عند الترغیب و الترهیب۔ یحمدون لاغراض۔ ویسبون لاغراض۔ و جعلوا اهواءهم قبلتهم فی کل توجه واعراض۔ وازدراء واغماض۔ یتقاعسون

ص۹۳

من مبارز ویصولون علی احراض۔ یکذبون کثیرا و قلما یصدقون و فی کل واد یهیمون۔ لیس فیهم من غیر خلابة العارضة۔ والهذر عند المعارضة۔ لا یقدرون علی عذوبة الایراد۔ من غیر کذب وهزل وترک الاقتصاد۔ ولا یمسون نفائس الکلمات۔ الا بمزج الاباطیل والجهلات۔ یبغون نزهة سوادهم بالهزلیات۔ ویستمیلونهم بالمضحکات والمبکیات۔ ویریدون اختلاب القلوب۔ ولوکان داعیا الی الذنوب۔ ویقولون کلما یقولون ریاءً اواستمالة للاعوان۔ لینهل ندی اهل الثراء والثروة علیهم ولیرجعوا بالهیل والهیلمان۔ ولیتسنوا اقیتهم۔ ویستغزروادیمتهم۔ ولذالک یرقبون نادیهم وندامهم۔ وان خیبوا فیلعنون مغداهم۔ وکثیر منهم یعیشون کالدهر بین والطبیعیین۔ وینظرون الدین کالمستنکفین۔ بل اعینهم فی غطاء عند رؤیة جمال الملة۔ وقلوبهم فی عیافة عند هذه الجلوة۔ لا یرون الکذب سُبّةً۔ ویجعلون لَبنةً قُبّة۔ ولن یترکوا سدًی۔ و ان مع الیوم غدًا۔ و اری ان ابخرة الکبر سدّت انفاسهم۔ وهدّمت اساسهم۔ وتری اکثرهم کصدف بلادرّ۔ وکسنبلة من غیر بُرّ۔ یقومون لتحقیر الشرفاء۔ لادنی مخالفة فی الاٰراء۔ وتجد فیهم من اتخذ سیرته الجفاء۔ والی من احسن الیه اساءَ۔ واذا رُئی فی مصیبة الجار۔ فاذی وجفا وجار۔ ومارحم وما اجار۔ فکیف ینصرالدین قوم رضوا بهذه الخصائل۔ وکیف یتوقع فیهم خیر بتلک الرذائل۔ الا الذین صلحوا و مالوا الی الصالحات۔ فیُرجی ان یأتی علیهم یوم یجعلهم من حفدة الدین ومن الناصرین بالصدق والثبات۔

۹۵

فی ذکر الفلاسفة والمنطقیّین

لعلك تقول بعد ذالك ان الفلاسفة والمنطقیّین یقدرون
علی ان یصلحوا مفاسد هذا الزمان۔ فانهم یتکلمون بالحجّة و
البرهان۔ و یصلون الی نتیجة صحیحة بعد ترتیب المقدمات۔
ولا یبقی الاشکال بعد شهادة الاشکال فی المعضلات۔ فنقول
ان هذه العلوم مفیدة بزعمك من غیر شك فی بعض الاوقات۔
وتثبتُ خیانة من خان ومان وتنجی من الشبهات۔ ومن
تعلمها یصیر بیانه موجّها وحُلوّ المذاقة۔ ویترائی یراعه ملیح
السیاقة۔ وان اهلها یزید رعبا علی الکافرین ویطلع علی خیانة
المفسدین۔ وبها یزیّن الانسان روایته۔ ویستنشف کل امر
ویُنقّد درایته۔ ویُبکت بالحجّة کل من یعوی۔ ویشوّق الأذان الی
ما یروی۔ وینطق کدرر فرائد۔ ولا یکابد فیها شدائد۔ ولا یخاف
عند النطق رعب مانع۔ ولا یأتی بنیّ غیر یانع۔ ویقتحم سبل
الاعتیاص۔ ویسعی لارتیاد المناص۔ وربما یفکر ویعکف نفسه
للاصطلاء۔ لینجی نفوسا من جهد البلاء۔ هذا قولك وقول من
یشابه قلبه قلبك ولکن الحق ان هٰؤلاء من الفلاسفة والحکماء۔
واهل العقل والدهاء۔ لا یقدرون علی دفع هذا البلاء۔ بل هم
کبلاء عظیم لابناء الاسلام والطلباء۔ وکلما زقّوا صبیان المسلمین۔
فهو لیس الا کالسموم۔ واخرجوهم من ریاح طیبة وترکوهم فی
السموم۔ بئسما علّموا وبئسما تعلّموا۔

فی ذکر مشائخ ھٰذا الزمان

۹۶ لعلک تقول ان مشائخ ھذا الزمان۔ الذین عدوا من اولیاء الرحمان۔ ھم قوم مصلحون۔ فلیخذ الیھم المسلمون۔ فانھم فانون فی حب حضرۃ الکبریاء۔ ولا یضیعون الوقت فی الزھو والخیلاء۔ بل یریدون ان ینتھج الناس منھجۃ الاھتداء۔ و ینقلوا من فناء الاھواء۔ الی مقام الفناء۔ وقد اٰثروا تلاوۃ القراٰن۔ علی اللھو بالاقران۔ تراھم جالسین فی الحجرات۔ منقطعین الی رب الکائنات۔ فاسمع منی انا نومن بوجود طائفۃ من الصلحاء فی ھذہ الامۃ۔ ولوکان الناس یکفرونھم ویوذونھم بانواع الفریۃ والتھمۃ۔ ولکنا نجد اکثر مشائخ ھذا الزمان۔ مرائین متصلفین متباعدین من سبل الرحمان۔ یُظھرون انفسھم فی المجالس کالکبش المضطمر ولیسوا الا کالذئاب او النمر۔ یحمدون انفسھم متنافسین۔ ویقولون انا اھل اللہ ما اطعنا مذ یفعنا الا ربّ العالمین۔ وان نفوسنا مطھرۃ۔ وکئوسنا مترعۃ۔ ونحن من الفقراء۔ والمتبتلین الی اللہ ذی العزۃ والعلاء۔ ولم یبق فیھم کرامۃ من غیر ذرف الغروب۔ مع عدم رِقّۃ القلوب۔ ومابقی بدعۃ الا ابتدعوھا۔ ولا مکیدۃ الا تقمصوھا ولا یوجد فی مجالسھم الا رقص یمزق بہ الاردیۃ۔ و یدمی الاقفیۃ۔ وبما وسعت الدنیا علیھم بدلت عرائکھم۔ وصار مصلی الحجرات ارائکھم۔ فھذا ھو سبب نقیصۃ رویتھم ودھائھم۔ وطرق اباحتھم و قلۃ حیاءھم۔ وان اللہ اذا سلب من نفس التقوی الذی ھو اشرف

النعم۔ فجعل تلك النفس كالنعم۔ واذا ختم على قلب نزع منه
نكات العرفان۔ وجعله كجبان وحيل بينه و بين شجاعة الايمان۔
فيصبحون كالنسوان۔ لا كالفتيان۔ ولا يبقى فيهم من غير حلي النسوة۔
مع شئ من الخيلاء والنخوة۔ و ينزع عنهم لباس الحكم البارعة و الكلم
البليغة الرائعة۔ ولا يعطى لهم حظ من مسك المعارف وريحه الفائحة۔
تكدر سراج الاسلام من تكدر زَيْتِهِمْ۔ وما هم الا كراوية لبيتهم انقض
ظهرهم اثقال العيال۔ فيحسبون همومهم كالجبال الثقال۔ و
يحتالون لهم كل الاحتيال۔ فمالهم ولدين الله ذی الجلال۔ تعرف
رويتهم برواءهم۔ وخيالهم بخيلاءهم۔ وقد وضح بصدق العلامات۔
و توالی المشاهدات۔ ان اكثر هذه الفقراء ليس لهم حظ من التقاة۔
ولا رائحة من الحصاة۔ يرون انهتاك حرمة الدين۔ ولا يخرجون
من الحجرات۔ ولا تتوجع قلوبهم كالحماة۔ بل سرهم مشاغلهم بالاغانی
والمغنيات۔ والمزامير مع قراءة الابيات۔ ولا يعلمون ما جرٰی علٰی
امة خير الكائنات۔ وما قرءوا من مشائخهم سبق المواسات۔
يجمعون كلما يعطى ولو كان مال الزكوٰة والصدقات۔ تحسبهم احياءً
وهم كالاموات۔ الا قليلا من عباد الله كذرة فی الفلوات۔ و تجد
اكثرهم غريق البدعات والسيّات۔ فيا اسفا عليهم ما يجيبون الله بعد
الممات۔ وكلما كثر من اجتراء النصارٰی والمتنصرين۔ فلا شك
ان اثمه على هؤلاء الغافلين۔ من المشائخ والعالمين۔ فان الفتن
كلها ما حدثت الا بتغافل العلماء والفقراء والامراء۔ فيسئلون عنها
يوم الجزاء۔ قالوا نحن معشر العلماء والفقراء۔ ثم عملوا عملا غير صالح

بالاجتراء۔ وطلبوا ارزقهم بالمکائد والریاء۔ وتری بعض علماءهم
ترکوا شغل العلم واخلدوا الی الارض وفکر الزراعة۔ وما حفظوا
مقامهم وطلبوا فضل الله بالضراعة۔ وحسبوا عزازةً فی الفلاحة۔
ونسوا حدیث الذلة الذی ورد بالصراحة۔ فالحاصل انهم اختاروا
مشاغل اخری کالحارثین۔ فکیف یقلبون الطرف الی الدین وینصرون
الدین۔ وکیف یجتمع فی قلب واحد فکر العرمة وفکر الامة۔ ومن
خرّ علی دویل لن یفتح علیه باب الدولة۔ یسألون الناس کالنائحات
والنادبات۔ واضاعوا القائت فی فکر الاقوات۔ وتری بعضهم یرهنون
قبور ابآءهم۔ عند غرماءهم۔ لیتصرفوا فیما وُقف علیها ولیا کلوا ما
عُرض علی اجداث کبراءهم۔ وان قلت یا عافاك الله احسبت قبر
ابیك شیئًا یباع ویشتری۔ یقول اسکت یا فضولی لا تعلم ما نعلم
ونری۔ ویعدون الی الف من کرامات اسلافهم۔ وما یخرج درّ
من خلفهم من غیر اخلافهم۔ یدورون برکوة اعتضدوها۔ وعصا
اعتمدوها۔ وسبحة عدّدوها۔ ولحیً طوّلوها ومدّوها۔ وحللٍ خضّروها۔
وبَشرة نضّروها۔ کأنهم ابدال او اقطاب۔ ثم یظهر بعد برهة انهم
کلاب او ذئاب۔ وغایة هممهم جراب۔ تملأ فیه دراهم او قسب وکتاب۔
لا تجد فیهم علامة من فقرهم من غیر الذوائب المرسلة الی تحت
الأذان۔ کمثل العلماء الذین لا یعلمون من غیر رسم الامامة
والاذان۔ ولا تجد فی حجراتهم اثرًا من برکات۔ بل تجد کل احد
ابا ابی زید فی کذب وهنات۔ یاکلون اموال الناس بادعاء القطبیة و
البدلیة۔ ولا یعلمون من غیر طواف القبور والبدعات الشیطانیة۔

ص ۹۸

وبعضهم فى المجامع يتغنّون۔ وكمثل ولیدة المجالس یرقصون۔ وعلى راس كل سنة لتجديد البدعات يجتمعون۔ تجد فيهم مكيدة السنور والفارة۔ وسمّ الحية والجرارة۔ لا يوجد فيهم من الديانة الا اسمها۔ ولا من الشريعة الا رسمها۔ تركوا احكام الله ذى الجلال۔ وخرقوا شريعة اخرى كالمحتال۔ ونحتوا من عند انفسهم انواع الاوراد و الاشغال۔ لا يوجد اثرها فى كتاب الله ولا فى اٰثار سيد النبيين و خير الرجال۔ ثم يقولون انا نؤمن بخاتم النبيين۔ وقد خرجوا من الدين كاخوانهم من المبتدعين۔ أنزل عليهم وحى من السماء فنسخ به القراٰن وسنة سيد الانبياء۔ كلا بل اتبعوا الشياطين۔ و اٰثروا الاباحة واهواء النفس على ما انزل ارحم الراحمين۔ وجاءوا بمحدثات خارجة من الدين۔ واحدثوا بدعات بعد نبينا المكين الامين۔ وبدّلوا حللاً غير حلل المسلمين۔ وقلبوا الامور اكثرها كانهم ليسوا من المومنين۔ المزامير احب اليهم من تلاوة القراٰن۔ و دقاقير الشعراء املح فى اعينهم من اٰيات الله الرحمان۔ خرجوا من الدين كما يخرج السهم من القوس۔ وداسوا اوامر الله كل الدوس۔ ما ترى فيهم ذرة من اتباع السنة۔ ولا كفتيل من السير النبوية۔ و كثير منهم فتحوا ابواب الاباحة۔ واووا الى عقيدة وحدة الوجود ليكونوا اٰلهة وليستريحوا من تكاليف العبادة۔ يقولون ان كثيرا من الناس رؤا من دعاء نا وجه الاهواء۔ ليظن ان الامر كذالك وهم من الاولياء۔ وليسعى الناس اليهم بدراهم كما يسعون الى الصلحاء۔ واذا قرئ عليهم كتاب الله او قول رسوله لا يطرب بهم

۹۹

شيءٌ من ذالك ثم اذا قُرِئ بيت من الابيات فاذا هم يرقصون۔ ومن لعنه الله فمن يفتح عيونه فليعملوا ما يعملون۔

فی ذِکرطوائف اخری مِن المسلمین۔

قد سمعتم من قبل ذکر اعیان الاسلام۔ ورجالہم الکرام۔ فلعلکم تظنون ان عامتہم معصومون من السیآت۔ فاعلموا انہم کمثل کبراء ہم ماغادروا شیئًا من ارتکاب المعاصی والمنہیات۔ وتراہم مسلوب الہمة۔ کثیر النہمة۔ ھسالکین من سم الغفلة۔ تاکل بعضہم بعضاً کدود العذرة۔ ویترکون اوامر اللہ من غیر المعذرة۔ قد فشا الکذب بینہم والفسق والفحشاء۔ والبخل والغل والشحناء۔ یشربون کاسًا دھاقًا من الصہباء۔ ویُصْبِحون فی القمر والزمر بترک الحیاء۔ یقولون نحن المسلمون ثم لا یتوبون من نجاسة الدنان۔ کانہم لا یومنون بالدّیّان۔ یکذبون بادنی طمع فی الشہادات۔ ویجاوزون حد العدل عند المعادات۔ نسوا شروط التقاة۔ وذھلوا حقوق المواخات۔ ومرضوا بمرض لا ینفعه اسي ولا فلسفیٌ۔ وما استعصم منه المعي ولا غبي۔ حتی عاد زمان الجاھلیة بعد ذھابه۔ وفقد الماء وختل کل امرءٍ بسرابه۔ وظہرت فی الاعین خیانته وفی الالسن خیانته۔ وفی الزہادة خیانته۔ وفی العبادة خیانته۔ ومابقی جریمة الّا وھی توجد فی المسلمین۔ وجمعوا فی اعمالہم اتلاف حقوق اللہ و حقوق المخلوقین۔ یوجد فیہم السارقون والسفاکون۔ والمزوّرون۔ والکذّبون۔ والزانون۔ والاساری فی عادات الفسق والفحشاء والخائنون

الجائرون وعبدة القبور والمشركون - والعائشون فی حلل الاباحة- والدهريون - ولا يوجد جريمة الا ولهم سهم فيها كما انتم تعلمون - وان كنت تشك فاسئل حداد سجن من السجون-

فی ذكر الفتن الخارجيّة

ان اكبر الفتن فی هذه البلاد - فتنة الالحاد و الارتداد - وترون كثيرا من اهل الردّة - يمشون فی بلادنا كالجراد المنتشرة - ديس المسلمون تحت اقدام القسوس - وقلّبت قلوبهم وجعلت طبائعهم كالثوب المعكوس - وشُغفوا بمكائد اهل الصلبان - و مسائل العصمة والكفارة والقربان - وترون انهم يُرغّبونهم فی دينهم بكل ذريعة واداة - ولو بفتاةٍ - ويجذبون كل ذی مجاعة وبوسٰی - الی الٰهٍ نُحت بعد موسٰی - فيجيئهم كل من ارتاد مُضيفًا - ليقتاد رغيفًا - ويسوق الجهلاءَ حادی السغب - الی البِيَع التی هی اصل البوار والشغب - ويرغبونهم فی خفض عيش خضل - وكانوا من قبل كابن سبيل مرمل - وكان الطوی زاد جوی الحشا - فاثروا الرغفان علی الدين كما تری - وشربوا من كاسهم - و تلطّخوا من ادناسهم - وانهم دخلوا ديارنا كطارق اذا عری - فنوّموا الاشقياء ونفوا عن السُعداء الكری - وضل كثير من تعليماتهم - ولُدغوا من حَيّواتهم - حتی صُبّغوا بصبغتهم - ودخلوا فناء ملتهم - وما كان فيهم رجل ينفی ما رابهم - ويستسلّ السهم الذی انتابهم - ووسّعوا الحريّة كل التوسيع - وفرّقوا بين الامّ والرضيع - و ارتد فوج من

صـ۱۰۱

المسلمين۔وكذّبوا وشتموا سيد المرسلين۔ وترون الأخرين
قد قاموا لتوهين الاسلام۔ وتكذيب خير الانام۔ عُكمت الرحال۔
وازف الترحال۔ وقد اظهروا شعار الملة النصرانية۔ ونضوا عنهم
كلما كان من الحلل الايمانية۔ والذين تنصروا ما تركوا دقيقةً
من التحقير والتوهين۔ واضلّوا خلق الله كالشيطان اللعين۔ فالذين
كانوا من ابناء المسلمين وحفدتهم۔ صاروا من جنودهم وحفدتهم۔
واكملوا افانين الكيد۔ ليتحاشوا لهم كل نوع الصيد۔ ولا شك انهم
افسدوا افسادًا عظيمًا۔ وجعلوا الهًا عظمًا رميمًا وخدعوا جهلاء
الهند بطلاوة العلانية۔ وخبثة النية۔ وضيّعوا درر الاسلام برثٍّ
مُفضّضٍ۔ وكنف مُبيّضٍ۔ وصرفوا الناس من الهداية الى الضلال۔
ومن اليمين الى الشمال يصلتون السنهم كالعضب الجراز۔ ويتركون
متعمدين طريق التعظيم والاعزاز۔ وبيعهم مناخ للعيس۔ ومحط
للتعريس۔ وما ترى بلدة من البلاد۔ الا وتجد فيها فوجًا من اهل
الردة والارتداد۔ وقد تنصروا بسهم من المال لا بالسهام۔ وكذالك
اُغير على ثلث ملة الاسلام۔ وسُلب منا احبابنا وعادا من والنا۔ و
مُطرنا حتّى صارت الارض سواخي۔ داخوا بلادنا۔ واحرقوا اكبادنا۔ و
افسدوا اولادنا۔ وانهم فرق ثلث فى الفساد۔ وفى مراتب الارتداد۔
فرقة تركوا بالجهرة دين الاجداد۔ وقوم اُخرون ترى صورهم كالمسلمين
وقلوبهم مجذومة من الالحاد۔ قرءوا العلوم الجديدة۔ واكلوا
تلك العصيدة۔ وصاروا كالملحدين۔ لا يصومون ولا يصلون
بل تراهم على المتعبدين الصائمين ضاحكين۔ فهم اقرب الى الالحاد ۱۰۲

من الایمان - و الی الشیطان من الرحمان - لا یومنون بالحشر ولا
بالجنة و النار - ولا بالملائکة ولا بوحی الذی هو مدار شریعة نبینا
سید الاخیار - دخلوا فی بطن فلاسفة النصرانیین - فما خرجوا منه
الا فی حُلل الملحدین - وثقوا بومیضهم وهو خُلّب - واغتروا بصدقهم
وهو قُلّب - اسودت صدورهم کانها لیلة فتیة الشباب -
غدا فیة الاهاب - وما بقیت الاٰذان ولا العیون - وغشیهم کبر
الفلسفة کما یغشی الجنون - ویقولون انا نشرب النُقاخ - والعامة لا
یتجرعون الا الاوساخ - وقوم دونهم لبسوا لباس النصرانیّین - و
یقولون انا نحن من المسلمین - ومع ذالک فرغوا من الصلوٰت والصیام -
وان کانوا لا یضحکون علی الاسلام - لا تری شیئا معهم من حلل اهل
الایمان - بل تری شعارهم کشعار اهل الصلبان - لا یتزوجون الابنا تهم -
ولا یحمدون الاحصاتهم - شروا بالدنیا الشرع والورع - کرجل اجبأ
الزرع - واذا امعنت النظر فی وسمهم - وسرحت الطرف فی میسمهم
ما تری علی وجوههم اٰثار نور المومنین - ولا سمت الصالحین - فهؤلاء
احداث قوما یُتکأ علیهم فی الایام المستقبلة - ویذکرون بالثناء
والمحمدة - وترون الاسلام فی زماننا هذا کاسیرٍ یُحبس - او
کدرئیةٍ تُدعس - والذین یقرءون فی مدارس القسوس من الصبیان -
تری اکثرهم یشابهون اهل الصلبان - ترکوا النظیف - واٰثروا الجیف -
وتقمّوا رَوْث الضلالة - کما کانوا یتقمّون عظام العلوم المرجة - وما خرجوا
من المدارس حتی خرجوا من الملّة - وعلی الخزء تداکئوا - وعلی القذر
تکاکئوا - وان الذین یدرسون من النصاریٰ شرهم اکبر و تاثیرهم

اعظم من قسوس اخرین۔ وان اکثر صبیان دیننا یقرؤون فی مدارس هذه المضلین۔ فانا لله علی حالة المسلمین۔ وتاتی نساء هم المحررات فی بیوت اهل الاسلام۔ ویوسوسن فی صدورهن بانواع الحیل و الاهتمام۔ وقد یرتد احد منهن فیخرجونها کالسارقین۔ فیجری ما یجری علی قلوب المتعلقین۔ وقد یحصل لهم کثیر من یتامی هذا الدین۔ فینصرونهم وهم الوف عندهم ویزیدون کل یوم من قوم مجدبین۔ ومن الذین ماتت اباءهم من الطاعون او حوادث اخری فقمشهم القسوس من الارضین۔ فلبثوا کرهنة لدیهم حتی صاروا من المتنصرین۔ وعرض علیهم الخنزیر فاکلوه۔ وقیل لسب المصطفٰی فسبوه وصاروا اول الکافرین۔

مـــ۱۰۱

فی علاج هٰذه الفتن

قد ثبت مما سبق ان هذه الفرق کلهم لا یقدرون علی اصلاح الناس۔ ولا علی دفع الوسواس الخناس۔ ولا اصطید بهم الی هذا الحین صید المراد۔ وما ارتقی الناس بهذه الذرائع الی ذری الصدق و السداد۔ وما رئیتم احدًا منهم اصلح المفسدین۔ او احتکا قوله فی قلوب المجرمین۔ او کفاً وعظه من المنکرات۔ وجعل من التوابین و التوابات۔ وکیف یرجی منهم صلاح وان قلوبهم فسدت۔ وصارت کقربةٍ تضئضئت۔ فهل یهدی الاعمی الاعمی۔ او یداوی الوعک من لا یقلع عنه الحمی۔ وهل یوجد فیهم رجل یوصل الی نور الیقین۔ وهل یری سبیلا من هو من العمین۔ وهل

من الممکن ان یلج فی سم الخیاط الھرجاب۔ اویرعی الغنم الذیاب۔ سلمنا ان العلماء یعظون ولکن لانسلم انھم یتعظون۔ وقبلنا انھم یقولون۔ ولکن لا نقبل انّھم یفعلون۔ وھل عیب افحش من القول من غیر العمل۔ وھل یتوقع ان یکون خائب مظھرًا للامل۔ فاترکوا کل احد من ھذہ الفرق مع کیدہ وکدّہ۔ و تحسسوا لعل اللہ یأتی امرًا من عندہ۔ و واللہ ان ھذہ فتن لن تصلح بھذہ الذرائع ولا بشوری ومنتدی۔ ولا بتجمیر البعوث علی ثغور العدا۔ ولا باساۃ اٰخرین۔ وان ھم الا من المتصلفین۔ وان مثل جاھل یتصلف بعلمہ وعرفانہ۔ کمثل جروصا صاقبل اوانہ۔ اوکذیاب یسابق البازی فی طیرانہ۔ فاعلموا یا مواسی المسلمین۔ واساۃ المتألمین۔ ان علاج القوم فی السماء۔ لا فی ایدی العقلاء۔ اقرء واقصص السابقین فی الکتاب المبین۔ وما بدلت سنن اللہ فی الاٰخرین۔ اتطلبون علاج المرضی من ملوککم وعلماءکم ومشائخکم وعقلاءکم۔ عفا اللہ عنکم لا افھم غرض اٰراءکم۔ یا سبحان اللہ ایّ طریق اخترتم۔ والی ایّ شعب مررتم۔ اوتظنّون انّ الوقتَ لیس وقت الاِمَام۔ وھو بعید من ھذہ الاَیّام۔ وترون باعینکم غلبۃ الضلالۃِ۔ وطوفان الجھالۃ۔ فما لکم لا تعرفون الاوقاتَ۔ ولا تتألمون علی ما فاتَ۔ وان قیل لکم ان فلانا قد بلغ العشرین وشابہ البرزوغ۔ فتفھمون من غیر توقف انہ ترعرع وناھز البلوغ۔ فما لکم لا تفھمون مَوَاقِیْتَ نُصْرۃ الدین۔ ولا تترکون الشک مع رؤیۃ انوار الیقین۔ وترون میسم الاسلام۔ کمیسم مریض دیس تحت الاٰلام۔ وتشاھدون انکفاءُ کمال الملۃ۔

مکتن

الی المآل الذلۃ۔ وقد نُسبت من المزایا الی الخطایا۔ ثم لا یبرح لکم
ما نزلت من البلایا۔ ما نری فیکم خدام الدین عند طوفان ھذہ
الضلالۃ۔ ولو طلبوا علی الجعالۃ۔ بل کل نفس ذھبت الی اھواءھا۔
وزعمت ان الخیر فی استیفاءھا۔ نسوا وصایا الرحمان۔ التی لقّنوھا
فی القراٰن۔ وتبین انھم استضعفوا سفارۃ الرسول المقبول۔ و
استشعروا تکذیب کتاب اللّٰہ وردّوا کلما جاءھم من المنقول۔ و
اتخذوا الجدّ عبثا۔ وحسبوا التبر خبثا۔ وایم اللّٰہ لطالما فکّرت
فی احوالھم۔ وولجت اجمۃ خیالھم۔ فما وجدت فیھا من غیر
اٰوابد اشھوات۔ وسباع الظلم والظلمات۔ یجوبون الموامی
من غیر مصاحبۃ خفیر۔ ویبارزون العدا من غیر استصحاب
جفیر۔ ولا ینفی کلمھم مآرب المرتابین۔ ولا یستسلّون سھم
المعترضین۔ بل یوافقون النصاریٰ فی کثیر من الضلالات۔
ویرافقونھم فی اکثر الحالات۔ بید ان النصاریٰ جھروا بذات
صدورھم۔ وبرح خفاءھم وما فی خدورھم۔ واما ھٰؤلاء فلا یقرون
بما لزمھم من العقائد۔ وان ھم الا کشرک للصائد۔ یقابلون
القسوس بوجہ طلیق۔ کحبیب ورفیق۔ لا بلسان ذلیق۔ وقلب
عتیق۔ وساءھم ان یُستدل من القراٰن۔ وسرّھم ان یقال روی
الفلان عن الفلان۔ یریدون الرطب بالخطب۔ لیُملئوا بطون
الرغب۔ یوثرون الثرائد علی الفرائد۔ ولا یبالون من عصا دین
اللّٰہ بعد اکل العصائد۔ یبکون علی عیشھم المکدّر بالصبح والمساء۔
ولا یقلعون عن البُکاء۔ ولا ینزعون الی الاستحیاء۔ ولا ینتھجون

ص ۱۰۵

سُبل الهدیٰ۔ ولا یذکرون وشك الردی۔ واذا دعوا الی القریٰ۔ یریدون ان یأکلوا القُری۔ یقولون بالسنهم لا تتخذونی کَلّا ولا تصنعوا لاجلی اکلا۔ والقلب یبغی الحلوی۔ واللوزینج وما هو احلی۔ وکلما هو اجری فی الحلوق۔ وامضی فی العروق۔ واللحم الطری۔ والکباب الشامی۔ ومع ذالك ماءٌ یشعشع بالثلج لیقمع هذه الصارة۔ ویفثأ تلك اللقم الحارة۔ ثم مع ذالك یستشعرون ان لا یودّعوا الا بدینارین۔ او یدفع الیهم ما فی البیت بغض العینین۔ واذا قُدّم الیهم طعامٌ فی مذاقه کلام۔ فیلعنون من دعا الی القری عشرة لعنة۔ ویذکرونه فی کل ساعة ویسبون کبرا ونخوة بما لم یحصل امنیّتهم ولم یرض طویّتهم۔ وکذالك کثرت مضرّاتهم۔ وانتشرت معرّاتهم۔ فکیف یُرجی صلاح الدین من هذه الناس۔ وهل یُرجی سیرة الملائك من الخناس۔ بل هم اعداء للدین فی بردة صدیق۔ الوجهُ کموحد والقلب کزندیق۔ یستقرون عیسیٰ فی الاحیاء۔ ویُنزلونه من السماء ویعلمون انه قد مات ولحق الاموات۔ وخبر موته موجود فی الفرقان۔ فبأي شهادة یومنون بعد القرآن۔ ویقولون انه هو المعصوم من مسّ الشیطان۔ ونسوا ما قال ربنا ان عبادی لیس لك علیهم سُلطان۔ لا نعلم ما هذه الدناءة۔ وهذه الغفلة۔ الیس سید الرسل من المعصومین۔ بلیٰ وإنّ لعنة الله

ملـ ۱۰۶

الحاشیة۔ کذالك یقولون ان الطیر لیست من خلق الله فقط بل بعضها من خلق الله وبعضها من خلق عیسیٰ۔ ففکر ولما الفرق بینهم وبین النصاریٰ۔ منه

على الكاذبين - يا معشر الغافلين - الام تنتظرون عيسٰى و قد
قرب يوم الدين - اتزعمون انه من الاحياء بل هو من الميتين -
وانى عارف بقبره فلا تكونوا من الجاهلين - اجتمعوا اليّ اهدكم
ان كنتم طالبين - وليس ذنب تحت السماء اكبر من القول بحياة
عيسٰى وكادت السمٰوات ان يتفطرن به بل هو من الهالكين - و
والله انه هو الحق و انى انبئتُ من القراٰن ثم بوحى ربّ العالمين -
ومن قال انه حي فقد افترى على الله وخالف قول الكتاب المبين -
وانكم تنتظرون نزوله من مدة مديدة - فاين فيكم قريحة سعيدة -
انظروا ايها المنتظرون الغالون - هل وجدتم ما اردتم وما
تطلبون - وهل انتم على ثقة من امر تعتقدون - وهل اِطْمَأَنَّتْ
عليه قلوبكم ايها المعتدون - بل تنصرون النصارىٰ و تؤيدون -
و ارتد كثير من الناس باقوالكم فلا تتركون هٰذه الكلم
ولا تنتهون - ثم انتم تقولون انا نجهد كل الجهد للاسلام -
فايّ اسلام تريدونه يا معشر الكرام - اتريدون اسلام
الشيعة او اسلام البياضية - الذين لا نجاة عندهم من دون
وِرد اللعنة - او تعنون من هذا اللفظ الفرقة الوهابية - او المقلدين
او المعتزلة - او تعنون اسلام المبتدعين من الفقراء - والسالكين
مسلك الاباحة والفحشاء - او اسلام الطبيعيين الجاحدين
بالملائكة والجنة والنار والبعث وخوارق الانبياء - واستجابة الدعاء
والضاحكين على الصوم والصلوٰة والموثرين طرق الاهواء - او اسلام آخر
فى قلبكم ما اعثرتم عليه احدًا من الاحباء والاعداء - ايها الاعزة فكروا

فی انفسکم ما حالة الزمان۔ وقد افترق الامة الی فرق لا یُرجی اتحادہم الا من ید الرحمان۔ یکفر بعضہم بعضًا۔ وربما انجر الامر من الجدال الی القتال۔ ففکروا اتستطیعون ان تصلحوا ذات بینہم وتجمعوہم فی براز واحد بعد ازالة ہذہ الجبال۔ کلا بل ہی اقوال لا تقتدرون علیہا۔ اتقدرون علی فعل ہو فعل اللہ ذی الجلال۔ ولن یجمع اللہ ہؤلاء۔ الا بعد نفخ الصور من السماء۔ واذا نفخ فی الصور فجمعوا جمعًا۔ فلیسمع من یستطیع سمعًا۔ ولا نعنی بالصور ہٰہنا ما ہو مرکوز فی متخیلة العامة۔ بل نعنی بہ المسیح الموعود الذی قام لہذہ الدعوة۔ ولیس صور اعز واعظم من قلوب المرسلین من الحضرة۔ بل الصور الحقیقی قلوبہم تنفخ فیہا لیجمعوا الناس علی کلمة واحدة من غیر التفرقة۔ وکذالک جرت سنة اللہ انہ یبعث احدًا من الامة لاصلاح الامة و لیجذب الناس بہ الی سبلہ المرضیة ولا یترک الحق کالامر الغُمَّةِ۔ لکن معذالک آفة اخریٰ۔ وداہیة عظمیٰ وہو ان العلاج الذی اراده اللہ لاصلاح ہذہ الاٰفات۔ ودفع تلک البلیّات۔ ہو امر لا یرضی بہ القوم و علماءہم۔ وتنظر الیہ بنظر الکراہة عوامہم وکبراءہم۔ فان اللہ بعث مسیحہ الموعود عند ہذہ الفتن الصلیبیة۔ کما بعث عیسیٰ ابن مریم عند اختلال السلسلة الموسویة۔ وکان حقًا علیہ تطبیق السلسلتین۔ لئلا یکون فضل لسلسلة اولی ولیتطابقا کتطابق النعلین۔ فبعث نبیّنا وسیّدنا محمدًا صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ وجعلہ مثیل موسیٰ وکلمہ وعلمہ ما علّم۔ ثم لمّا انقضت مدة علی ہجرة ہذا النبی الکریم۔ کمثل مدة کانت بین عیسیٰ و الکلیم۔ وافترقت الامة الی فرق وصبت علی الاسلام مصائب وبؤسیٰ۔ کما افترقت

صفحہ ۱۰۸

الیهود وضلّوا فی زمن عیسٰی بعد موسٰی۔ بعث اللّٰہ مثیل ابن مریم
فی ھذا الزمان۔ لیتطابق السلسلتان۔ الاول کالاول والاٰخر کالاٰخر
في جمیع الصفات والالوان۔ فکان ھذا مقام الشکر لا مقام الانکار و
الکفران۔ وکان من الواجب ان یتلقی المسلمون ھذا النبأ باقبال
عظیم کالعطشان۔ ویحسبوہ من اجلّ منن الرحمٰن۔ ولکن القوم
اتبعوا اقوال الناس وکفروا بالقراٰن۔ وما اٰمنوا بمثیل عیسٰی کما لم
تؤمن الیھود بعیسٰی من قبل بل کذبوا کما کذب فی سابق الزمان۔
فالیوم ھم علی مکان واحد فی العصیان۔ فرقتان مکذبتان۔ وقریحتان
متشابھتان۔ کذالک لیتم ما قال فیھم خیر الانس والجان۔ ولا یسرّھم
الاٰن ان ینزل عیسٰی ابن مریم من السماء الثانیۃ۔ واضعًا کفّیہ علی
اجنحۃ الملائکۃ۔ وان ینزل فی المھرودتین۔ والبُردین المزعفرین۔
ویسوءھم ان یبعث اللّٰہ مسیحہ الموعود من ھذہ الامۃ۔ کما وعد
فی سُورۃ النور والتحریم والفاتحۃ۔ ومن اصدق من اللّٰہ قیلا یا
ذوی الفطنۃ۔ یقولون ان اللّٰہ یحطّ عیسٰی من مقامہ۔ ویکدّر صفو
ایامہ۔ ویُعیدہ الی دار المحن من غیر احترامہ۔ وما ھذا الا بھتان۔
وما عندھم علیھا من برھان۔ بل توفاہ اللّٰہ وادخلہ فی الجنان۔ کما
ذکرہ فی القراٰن۔ وقبرہ قریب من ھذہ البلدان۔ وان طلبتم
المزید من البیان۔ فتعالوا اقص علیکم قصّتہ الثابتۃ عند المسلمین
واھل الصلبان۔ ولیس ھی من مُسلّمات فرقۃ فقط دون الاخری۔ بل
امرٌ اتفق علیہ کل من کان من اولی النھی۔ وما کان حدیثًا یُفتری۔ ملٰ۱۰۹
وانا رئیناھا بنظر اقصٰی۔ وما زاغ البصر وما طغٰی۔ وثبت بثبوت قطعی

ان عیسیٰ هاجر الی ملك کشمیر۔ بعد ما نجاه الله من الصلیب بفضل کبیر۔* ولبث فیه الیٰ مُدّة طویلة حتی مات۔ ولحق الاموات۔ وقبره موجود الی الاٰن فی بلدة سِرِيْ نگرَ التی هی من اعظم امصار هذه الخِطّة۔ وانعقد علیه اجماع سکان تلك الناحیة۔ وتواتر علی لسان اهلها انه قبر نبی کان ابن ملكٍ وکان من بنی اسرائیل۔ و کان اسمه یوز آسف فلیسئلهم من یطلب الدلیل۔ واشتهر بین عامتهم ان اسمه الاصلی عیسیٰ صاحب وکان من الانبیاء۔ و هاجر الی کشمیر فی زمان مضی علیه من نحو ۱۹۰۰ سنة و اتفقوا علی هذه الاَنْباء بل عندهم کتب قدیمة توجد فیها هذه القصص فی العربیة والفارسیة۔ ومنها کتاب سُمّي اکمال الدین وکتب اخرٰی کثیرة الشهرة۔ وقد رئیت فی کتب المسیحیین انهم یزعمون ان یوز أسف کان تلمیذًا من تلامذة المسیح۔ وقد کتبوا هذا الامر بالتصریح۔ ولا یوجد قوم من اقوامهم الّا وهم ترجموا هذه القصّة فی لسانهم۔ وعمروا بیعة علی اسمه فی بعض بلدانهم۔ ولا شكّ ان زعم کونه تلمیذًا باطل بالبداهة۔ فان احدًا من تلامذة عیسیٰ ما کان

* قد رئینا قریبًا من الف مجلدات من الکتب الطبّیة فوجدنا فیها نسخة مبارکةً یُسَمّٰی مرهم عیسیٰ عند هذه الفرقة۔ وثبت بشهادات اطباء الرومیین والیونانیین والیهود والنصاریٰ وغیرهم من الحاذقین ان هذه النسخة من ترکیب الحواریین۔ وکتب کلهم فی کتبهم انها صنعت لجراحات عیسیٰ۔ وکذالك کتب فی قانون الشیخ ابی علی سینا۔ فانظروا یا اولی النهیٰ۔ هذا هو الذی رُفع الی السمٰوات العُلیٰ۔ منه

ابن ملك وما سمع منهم دعوى النبوة۔ ثم معذالك كان يوز اسف سمى
كتابه الانجيل۔ وما كان صاحب الانجيل الا عيسٰى فخذ ماحصحص
من الحق واترك الاقاويل۔ وان كنت تطلب التفصيل۔ فاقرء كتابا
سُمّى باكمال الدين تجد فيه كلما تسكن الغليل۔ ثم من مؤيدات هذا
القول ان كثيرا من مدائن كشمير سمي باسماء المدن القديمة۔ اعنى
مُدنًا كانت فى ارض بعث المسيح وما لحقها من القرى القريبة۔
كحمص وجلجات واسكردو وغيرها التى تركناها من خوف الاطالة۔
وهٰذا المقام ليس كمقام تمرّ عليه كغافلين۔ بل هو المنبع للحقيقة المخفية
التى سميت النصارىٰ لها الضالين۔ ولقد سماهم الله بهذا الاسم فى
سُورة الفاتحة۔ ليشير الى هذه الضلالة۔ وليشير الى ان عقيدة
حياة المسيح ام ضلالاتهم كمثل امّ الكتاب من الصحف المطهرة۔
فانهم لولم يرفعوه الى السماء بجسمه العنصرى لما جعلوه من
الألهة۔ وما كان لهم ان يرجعوا الى التوحيد من غيران يرجعوا
من هذه العقيدة۔ فكشف الله هذه العقدة رُحمًا على هذه
الامة۔ واثبت بثبوت بيّن واضح ان عيسٰى ما صُلب وما رفع الى
السماء۔ وما كان رفعه امرا جديدا مخصوصا به بل كان رفع
الروح فقط كمثل رفع اخوانه من الانبياء۔ واما ذكر رفعه
بالخصوصية فى القرآن۔ فكان لذبّ ما زعم اليهود واهل
الصلبان۔ فانهم ظنوا انه صُلب ولُعن بحكم التورات ۔ و
اللعن ينافى الرفع بل هو ضده كما لا يخفى على ذوى الحصاة۔ فردّ
الله على هاتين الطائفتين بقوله بل رفعه الله اليه[1]۔ والمقصود

مذا [margin]

[1] النساء: ۱۵۹

منه انه ليس بملعون بل من الذين يُرفعون ويكرمون امام عينيه۔
وما كان انكار اليهود الا من الرفع الروحانى الذى لا يستحقه المصلوبُ۔
وليس عندهم رفع الجسم مدار النجاة فالبحث عنه لغو لا يلزم منه
اللعن والذنوب۔ فان ابراهيم واسحاق ويعقوب وموسٰى۔ ما رُفع
احد منهم الى السماء بجسمه العنصرى كما لا يخفٰى۔ ولا شك انهم
بعدوا من اللعنة وجعلوا من المقربين۔ ونجوا بفضل الله بل كانوا
سادة الناجين۔ فلو كان رفع الجسم الى السماء من شرائط النجاة۔ لكان
عقيدة اليهود فى انبيائهم انهم رُفعوا مع الجسم الى السماوات۔ فالحاصل
ان رفع الجسم ما كان عند اليهود من علامات اهل الايمان۔ وما كان
انكارهم الا من رفع روح عيسٰى وكذالك يقولون الى هذا الزمان۔
فان فرضنا ان قوله تعالٰى بل رفعه الله اليه كان لبيان رفع جسم عيسٰى
الى السماء۔ فاين ذكر رفع رُوحه الذى فيه تطهيره من اللعنة و
شهادة الابراء مع ان ذكره كان واجبا لرد ما زعم اليهود والنصارٰى
من الخطاء۔ وكفاك هذا ان كنت من اهل الرشد والدهاء۔ اتظن
ان الله ترك بيان رفع الروح الذى ينجى عيسٰى مما أُفتى عليه فى الشريعة
الموسوية۔ وتصدى لذكر رفع الجسم الذى لا يتعلق بامر يستلزم
اللعنة عند هذه الفرقة۔ بل امر لغو اشتهر بين زُمع النصارٰى و
العامة۔ وليس تحته شئ من الحقيقة۔ وما حمل النصارٰى على
ذٰلك الا طعن اليهود بالاصرار۔ وقولهم ان عيسٰى ملعون بما
صُلب كالاشرار۔ والمصلوب ملعون بحكم التورات وليس ههنا
سعة الفرار۔ فضاقت الارض بهذا الطعن على النصارٰى۔ وصاروا

ص۱۱۱

فی ایدی الیهود کالاساری۔ فنحتوا من عند انفسهم حیلة صعود عیسیٰ
الی السماء۔ لعلهم یطهروہ من اللعنة بهذا الافتراء۔ وما کان مَفرٌ
من تلک الحادثة الشهیرة التی اشتهرت بین الخواص والعوام۔ فان
الصلیب کان موجبا للعنة باتفاق جمیع فرق الیهود وعلماءهم العظام۔
فلذالک نُحِتَتْ قصة صعود المسیح مع الجسم حیلة للابراء۔ فما قُبِلت
لعدم الشهداء۔ فرجعوا مضطرین الی قبول الزام اللعنة۔ وقالوا احملها
المسیح تنجیةً للامة۔ وما کانت هذه المعاذیر الا کخبط عشواء۔ ثم بعد
مدة اتبعوا الاهواء۔ وجعلوا متعمدین ابن مریم لله کشرکاء۔ وصار صعود
المسیح وحمله اللعنة عقیدة بعد ثلث مأته سنة عند المسیحین ثم تبع
بعض خیالاتهم بعد القرون الثلثة الفیج الاعوج من المسلمین واعلم
ارشدک الله ان رسولنا صلعم ما رأی عیسیٰ لیلة المعراج الا فی ارواح الاموات۔
وان فی ذالک لاٰیة لذوی الحصاة۔ وکل مؤمن یرفع رُوحه بعد الموت و
تفتح له ابواب السمٰوات۔ فکیف وصّل المسیح الی الموتی ومقاماتهم مع
انه کان فی ربقة الحیات۔ فاعلم انه زور لاصدق فیه وقد نُسِج عند
استهزاء الیهود ولعنهم بنص التورات۔ لایقال ان عیسیٰ لقی الموتی کما لقیهم
نبینا لیلة المعراج۔ فان المعراج علی المذهب الصحیح کان کشفا لطیفا مع
الیقظة الروحانیة کما لایخفی علی العقل الوهاج۔ وما صعد الی السماء
الاروح سیدنا ونبینا مع جسم نورانی الذی هو غیر الجسم العنصری
الذی ما خلق من التُربة۔ وما کان لجسم اَرضی ان یُرفع الی السماء وعد
من الله ذی الجبروت والعزة۔ وان کنت فی ریب فاقرء الم نجعل
الارض کفاتا احیاءً وامواتا۔ فانظر اتکذب القراٰن لابن مریم و

ص۱۱۲

اتق الله تقاتا۔ و انظر فی قوله فلما توفیتنی۔ ولا تؤذ ربك کما اذیتنی
وقد سأل المشرکون سیدنا صلی الله علیه وسلم ان یرقی فی السماء
ان کان صادقا مقبولا[ا] فقیل قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا
رسولا۔ فما ظنك الیس ابن مریم بشرا کمثل خیر المرسلین۔ او تفتری
علی الله وتقدمه علی افضل النبیین۔ الا انه ما صعد الی السماء الا ان
لعنة الله علی الکاذبین۔ وشهد الله انه قد مات ومن اصدق من الله
ربّ العالمین۔ الا تفکر فی قوله عز اسمه وما محمد الا رسول قد خلت من
قبله الرسل[۱]۔ او علیٰ قلبك القُفل۔ وقد انعقد الاجماع علیه قبل کل
اجماع من الصحابة۔ ورجع الفاروق من قوله بعد سماع هذه الآیة۔
فما لك لا ترجع من قولك وقد قرءنا علیك کثیرا من الآیات۔ اتکفر
بالقران او نسیت یوم المجازات۔ وقد قال الله فیها تحیون وفیها تموتون[۲]۔
فکیف عاش عیسیٰ الی الالفین فی السماء ما لکم لا تفکرون۔ فالحق والحق
اقول ان عیسیٰ مات۔ ورُفع روحه ولحق الاموات۔ واما المسیح الموعود
فهو منکم کما وعد الله فی سُورة النور۔ وهو امر واضح ولیس کالسر المستور۔ و
انه اما مکم منکم کما جاء فی حدیث البخاری والمسلم۔ ومن کفر بشهادة
القران وشهادة الحدیث فهو لیس بمسلم۔ وقد اخبرنا التاریخ الصحیح
الثابت ان عیسیٰ ما مات علی الصلیب۔ وهذا امر قد وُجد مثله قبله
ولیس من الاعاجیب۔ وشهدت الاناجیل کلها ان الحواریین رؤه
بعد ما خرج من القبر وقصد الوطن والاخوان۔ ومشوا معه الی سبعین
فرسخ وباتوا معه واکلوا معه اللحم والرغفان۔ فیا حسرة علیك ان کنت
بعد ذالك تطلب البرهان۔ اتظن ان سلم السماء ما کان الا علی

ص۱۱۳

[۱] آل عمران: ۱۴۵ [۲] الاعراف: ۲۶

سبعين میلاً من مقام الصلیب فاضطرّ عیسٰی الی ان یفرّ ویبلّغ نفسه
الی سلمها العجیب۔ بل فرّ مهاجرا علی سنة الانبیاء۔ خوفا من الاعداء۔
وکان یخاف استقصاء خبره۔ واستبانة سره۔ فلذالك اختار طریقا
منکرا مجهولا عسیر المعرفة۔ الذی کان بین القری السامریة۔ فان
الیهود کانوا یعافونها ولا یمشون علیها من العیافة والنفرة۔ فانظر فی
صورة سبل مرامی اقتحمها علی قدم الخیفة۔ وانا سنرسم صورتها ههنا
لتزداد فی البصیرة۔ ولتعلم ان صعود عیسٰی الی السماء تهمة علیه ومن
اشنع الفریة۔ اکان فی السماء قبیلة من بنی اسرائیل فذلف الیهم لاتمام الحجة۔
ولما لم یکن الامر کذالك فای ضرورة نقل اقدامه الی السماء۔ وما العذر
عنده انه لِمَ لم یبلّغ دعوته الیٰ قومه المنتشرین فی البلاد والمحتاجین
الی الاهتداء۔ والعجب کل العجب ان الناس یسمونه نبیا سیّاحا وقالوا انه
سلك فی سیره مسالك لم یرضها السیرُ ولا اهتدت الیه الطیر۔ وطوی
کل الارض او اکثرها ووطأ حمی الامن وغیر الامن ورأی کل ما کان موجودا
فی الزمن۔ ومع ذالك یقولون انه رُفع عند واقعة الصلیب من غیر توقّفٍ
الی السماء۔ وما برح ارض وطنه حتی دُعی الی حضرة الکبریاء۔ فما هذا
التناقض اتفهمون۔ وما هذا الاختلاف اتوفّقون۔ فالحق والحق اقول
ان القول الاٰخر صحیح۔ واما القول بالرفع فهو مردود قبیح۔ فان الصعود
الی السماء قبل تکمیل الدعوة الی القبائل کلّهم کانت معصیة صریحة۔
وجریمة قبیحةً ومن المعلوم ان بنی اسرائیل فی عهد عیسٰی علیه السلام
کانوا متفرقین منتشرین فی بلاد الهند وفارس وکشمیر۔ فکان فرضه
ان یُدرکهم ویُلاقیهم ویهدیهم الی صراط الرب القدیر۔ وترك الفرض

صـ۱۳۱

معصیة۔ و الاعراض عن قوم منتظرین ضالین جریمۃ کبیرۃ تعالیٰ شأن
الانبیاء المعصومین من ھذہ الجرائم۔ التی ھی اشنع الذمائم ثم بعد
ذالک نکتب صُورۃ سبیل اختارھا المسیح عند ھجرتہ وھی ھذہ۔

فحاصل الکلام انه لاشك ولا شبهة ولا ریب ان عیسٰی لما من الله علیه بتخلیصه من بلیة الصلیب ـ هاجر مع اُمّه وبعض صحابته الی کشمیر وربوته التی کانت ذات قرار ومعین ومجمع الاعاجیب۔ والیه اشار ربّنا ناصر النبیین۔ ومعین المستضعفین ۔ فی قوله وجعلنا ابن مریم واُمّه اٰیة واٰویناهما الی ربوة ذات قرار ومعین[1]۔ ولا شك ان الایواء لا یکون الا بعد مصیبة ۔ و تعب وکربة۔ ولا یستعمل هذا اللفظ الا بهذا المعنی ۔ و هذا هو الحق من غیر شك و شُبهةٍ ✠ ولا یتحقق هذه الحالة المُقلقِلةُ فی سوانح المسیح الا عند واقعة الصلیب ۔ ولیست ربوة فی الارتفاع فی جمیع الدنیا من البعید والقریب ۔ کمثل ارتفاع جبال کشمیر وکمثل ما یتعلق بشعبها عند العلیم الاریب۔

✠ اعلم ان لفظ الایواء باحدٍ من مشتقاته قد جاء فی کثیرٍ من مواضع القرآن۔ وکلها ذکر فی محل العصم من البلاء بطریق الامتنان ۔ کما قال الله تعالٰی الم یجدك یتیما فاٰوٰی[2] ۔ وما اراد منه الا الاراحة بعد الاذٰی ۔ و قال فی مقام اٰخر ۔ اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم النّاس فاٰواکم[3] ۔ فانظروا کیف صرح حقیقة الایواء وبها داواکم ۔ وقال حکایة عن ابن نوح ساٰوی الی جبل یعصمنی من الماء ۔ فما کان قصده جبلا رفیعا الا بعد رؤیة البلاء ۔ فبینوا لنا ایّ بلاءٍ نزل علی ابن مریم ومعه علی اُمّه اشد من بلاء الصلیب ۔ ثم ای مکان اٰواهما الله الیه من دون ربوة کشمیر بعد ذالك الیوم العصیب ۔ اتکفرون بما اظهره الله وان یوم الحساب قریب ۔ منه

[1] المؤمنون : ۵۱ [2] الضحٰی : ۷ [3] الانفال : ۲۷

ولا یسع لك تخطئة هذا الكلام من غير التصويب - و اما لفظ القرار فی الآية فيدل على الاستقرار فی تلك الخطة بالامن والعافية - من غير مزاحمة الكفرة الفجرة - ولا شك ان عيسٰی عليه السلام ما كان له قرار فی ارض الشام - و كان يخرجه من ارض الیٰ ارض الیهود الذين كانوا من الاشقياء و اللئام - فما رأی قرارًا الا فی خطة كشمير - و اليه اشار فی هذه الاٰية ربنا الخبير - و اما الماء المعين فهی اشارة الی عيون صافية وينابيع منفجرة توجد فی هذه الخطة - ولذالك شبه الناس تلك الارض بالجنة - ولا يوجد لفظ صعود المسيح الی السماء فی انجيل متی ولا انجيل يوحنا - و يوجد سفره الی جليل بعد الصليب وهذا هو الحق و به اٰمنا - و قد اخفی الحواريون هذا السفر خوفا من تعاقب اليهود - و اظهروا انه رُفع الی السماء ليكون جوا بالفتوی اللعنة و ليصرف خيال العد والحسود - ثم خلف من بعدهم خلف كثير الاطراء قليل الدهاء - و حسبوا هذه التورية حقيقة كما هی سيرة الجهلاء - وجعلوا ابن مريم الهًا بل اجلسوه علی عرش حضرة الكبرياء - وما كان الامر الا من حِيل الاخفاء - وما كان معه مقدار شبر من الارتقاء - وقد سمعتَ انه مات فی ارض كشمير - و قبره معروف عند صغير وكبير - فلا تجعلوا الموتیٰ الهًا و استغفروا لهم و وحّدوا ربكم الجليل القدير - تكاد السمٰوات يتفطرن

من هذا الزور۔ وو الله انه میتٌ فاتقوا الله و یوم النشور۔ وصلوا
علی محمد الذی جاءکم بالنور۔ وکان علی النور و من النور۔ وقد
ذکرنا ان المسلمین یقولون ان القبر المذکور قبر عیسٰی۔ و ان
النصاریٰ یقولون ان هذا القبر قبر احد من تلامیذه فالامر
محصور فی الشقین کما تری۔ ولا سبیل الی الشق الثانی۔ و
لیس هو الا کالاهواء و الامانی۔ فان الحواریین ما کانوا الا تلامذة
المسیح ومن صحابته المخصوصین۔ ومن انصاره المنتخبین۔ وما
سمی احد منهم ابن ملك ولا نبیا وما کانوا الا خدام المسیح۔ فتقرر
انه قبر نبی الله عیسٰی و ایّ دلیل تطلب بعد هذا الثبوت الصریح۔
فاسئل قوما رفعوه الی السماء وینتظرون رجوعه کالحمقی۔ ص۱۱۱
والموت خیر للفتی من جهالةٍ هی اظهر واجلی۔ فالیوم
ظهر صدق قول الله عزّ وجل فلما توفیتنی و بطل ما
کانوا یفترون۔ فسبحان الذی احق الحق وابطل الباطل
و اظهر ما کانوا یکتمون۔ توبوا الی الله ایها المعتدون۔
و بایّ حدیث بعد ذالك تتمسکون۔ ولستُ ارید ان اطول
هذا البحث فی هذه الرسالة الموجزة۔ وقد کتبنا لك
بقدر الکفایة۔ فان شئت فاقرء کتبی المطولة فی العربیة۔
ولکنی اری ان ازید علمك فی معنی اسم یوز آسف
الذی هو اسم ثان لصاحب القبر عند سکان هذه
الخطة۔ وعند النصاریٰ کلهم من غیر الاختلاف۔ و
التفرقة۔ فاعلم انها کلمة عبرانیة مرکبة من لفظ یسوع ولفظ

اسف۔ ومعنی یسوع النجاۃ* ویستعمل فی الذی نجا من الحوادث والعواصف۔ و امّا لفظ اسف فمعناہ جامع الفرق المنتشرۃ۔ وھو اسم المسیح فی الانجیل۔ کما لا یخفی علی ذوی العلم والخبرۃ۔ وکذالک جاء فی بعض صحف انبیاء بنی اسرائیل۔ وھذا امر مسلم عند النصاریٰ فلا حاجۃ الی ان نذکر الاقاویل۔ فثبت من ھذا المقام ان عیسیٰ لم یمت مصلوبًا۔ بل نجاہ اللّٰہ من الصلیب وما ترکہ معتوبًا۔ ثم ھاجر عیسیٰ لیستقریَ ویجمع شتات قبائل من بنی اسرائیل وشعوبًا۔ فبلغ کشمیر و القی عصا التسیار فی تلک الخطّۃ۔ الی ان مات ودفن فی محلّۃ خان یار مع بعض الاحبۃ۔ و اِنْ تحقق ان رسم الکتبۃ لتعریف القبور کان فی زمن المسیح۔ ولا اخال الا کذالک بالعلم الصحیح لا فتی العقل ان قبرہ علیہ السلام لا یخلو من ھذہ الاٰثار۔ وان کشف لظھر کثیر من الشواھد و بیّنات من الاسرار۔ فندعو اللّٰہ ان یجعل کذالک و یقطع دابر الکفار۔ و اِنّا اخذنا عکس قبر المسیح فکان ھکذا ومن راٰہ فکانہ راٰی قبر عیسیٰ۔

* کان من عادۃ الیھود انھم یسمون اطفالھم یسوع اعنی النجاۃ علی سبیل التفاؤل وطلب العصمۃ۔ من امراض الجدری وخروج الاسنان والحصبۃ۔ خوفًا من موت الاطفال بھذہ الامراض المخوفۃ۔ فکذالک سمّت مریم ابنہ یسوع اعنی عیسیٰ۔ وتمنّت ان یعیش ولا یموت بالجدری وامراض اُخریٰ۔ والذین یقولون ان معنی یسوع المنجّی فھم کذّابون دجّالون۔ یکتمون الحق ویُفترون۔ و یضلون الناس ویخدعون۔ فاسئل اھل اللسان انکنت من الذین یرتابون۔ منہ

زیارت نبی۔ بمقام خانیار۔ سری نگر۔ کشمیر
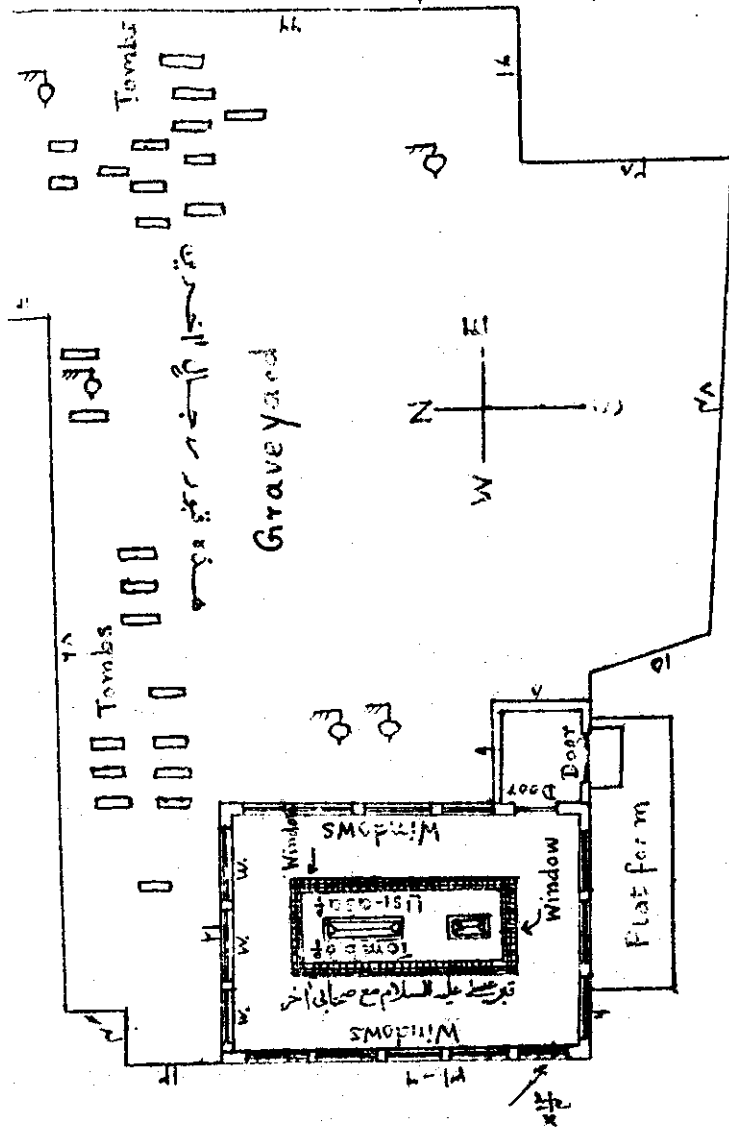
ثم بعد ذالك نكتب اسماء رجال ثقاة من سكان تلك البلدة۔ الذين شهدوا انه قبر نبی الله عیسیٰ یوزآسف من غیر الشك والشبهة وهم هولاء۔*

١ مولوی واعظ رسول صاحب میر واعظ کشمیر ابن محمد یحییٰ صاحب مرحوم
٢ مولوی احمد الله واعظ برادر واعظ رسول میر واعظ کشمیر۔
٣ واعظ محمد سعد الدین عتیق عفی عنه برادر میر واعظ۔
٤ عزیز الله شاه محله کاچ گری۔
٥ حاجی نور الدین وکیل عرف عید گاهی
٦ عزیز میر نمبردار قصبه پانپور۔ ذیلدار۔
٧ مهر منشی عبد الصمد وکیل عدالت ساکن فتح کدل۔
٨ مهر حاجی غلام رسول تاجر ساکن محله ملك پوره ضلع زینه کدل۔
٩ مهر عبد الجبار۔ خانیار۔
١٠ مهر احمد خان تاجر۔ اسلام آباد۔
١١ مهر محمد سلطان میر۔ رجوری کدل۔
١٢ ممه جیو۔ صراف کدل۔
١٣ حکیم مهدی صاحب امامیه ساکن باغبان پوره ضلع سنگین دروازه۔
١٤ حکیم جعفر صاحب امامیه۔ ایضاً
١٥ محمد عظیم صاحب امامیه۔ ایضاً
١٦ میرزا احمد بیگ صاحب ٹھیکه دار امامیه ساکن محله مدینه صاحب۔
١٧ احمد کله مندی بل ضلع نوشهره امامیه۔
١٨ حکیم علی نقی صاحب امامیه۔
١٩ حکیم عبد الرحیم صاحب امامیه تحصیلدار
٢٠ مولوی حیدر علی صاحب ابن مصطفیٰ صاحب امامیه۔ سند یافته کربلاء معلی مجتهد فرقه امامیه۔
٢١ مهر مفتی مولوی شریف الدین صاحب ابن مولوی مفتی عزیز الدین مرحوم۔
٢٢ مهر مفتی مولوی ضیاء الدین صاحب۔
٢٣ مولوی صدر الدین مدرس مدرسه همدانیه امام مسجد واذه پوره۔
٢٤ مهر عبد الغنی کلاشپوری امام مسجد
٢٥ حبیب الله جلد ساز متصل جامع مسجد
٢٦ عبد الخالق کهانڈی پوره تحصیل هری پور
٢٧ مهری عبد الله شیخ محله وڈی کدل اصل ترکه وان گامی۔
٢٨ حبیب بیگ نمبردار میوه فروشان حبه کدل سری نگر۔

* کانت هذه الشهداء الوفا ولکنا قنعنا بهذا القدر وکلهم عمائد القوم ومشاهیرهم وصلحاؤهم منه۔

۲۹ احمد جیو زینہ کدل۔ کشمیر۔
۳۰ مہر، غلام محی الدین زرگر محلہ کچہ بل قلعہ خانیار
۳۱ عبد اللہ جیو تاجر میوہ جات باغات سرکاری سرینگر
۳۲ محمد خضر ساکن عالی کدل۔ سرینگر
۳۳ عبد الغفار بن موسیٰ جیو ہنڈو۔ نرورہ۔
۳۴ مہر عبلی وانی ولد صدیق وانی۔ بڈہ کدل
۳۵ مہر غلام نبی شاہ حسینی۔
۳۶ مہر عبد الرحیم امام مسجد کمرہ تحصیل ترال
۳۷ مہر احمد شاہ سری نگر۔
۳۸ یوسف شاہ نرورہ۔ سری نگر۔
۳۹ مہر امیر بابا۔ گرگری محلہ ″
۴۰ عبد العلی واعظ چمر دوری ″
۴۱ میر راج محمد۔ کرناہ وزارت پہاڑ۔
۴۲ لسہ جیو حافظ ٹینکی پورہ سرینگر
۴۳ خضر جیو تار فروش۔
۴۴ مہر عبد اللہ جیو فرزند اکبر صاحب درویش خواجہ بازار۔
۴۵ محمد شاہ ولد عمر شاہ محلہ ڈیڈی کدل
۴۶ نبہ شاہ امام مسجد گاؤ کدل۔
۴۷ مہدی خالق شاہ خادم درگاہ حضرت شیخ نور الدین نورانی چرار شریف۔
۴۸ غلام محمد حکیم متصل ڈل حسن محلہ
۴۹ عبد الغنی نایدکدل۔
۵۰ مہر قمر الدین دوکاندار زینہ کدل۔

۵۱ مہر مجید شاہ پیرا اندرواری۔
۵۲ مہر پیر مجید بابا اندرواری۔
۵۳ اسمٰعیل جیو ڈوبی ایضاً
۵۴ سیف اللہ شاہ خادم درگاہ اندرواری
۵۵ قادر ڈوبی ایضاً
۵۶ مہر مولوی غلام محی الدین کیموہ تحصیل ہری پور
۵۷ محمد صدیق پاپوش فروش محلہ شمس واری
۵۸ محمد اسکندر ایضاً
۵۹ محمد عمر ایضاً
۶۰ لسہ بٹ ″
۶۱ مولوی عبد اللہ شاہ ″
۶۲ حاجی محمد۔ کلال دوری۔
۶۳ محمد اسمٰعیل میر مسگر محلہ دری بل۔
۶۴ عبد القادر کیموہ۔ تحصیل ہری پور۔
۶۵ احمد جیو چیٹ گر۔ محلہ کلال دوری۔
۶۶ محمد جیو زرگر ولد رسول جیو۔ فتح کدل۔
۶۷ عبد العزیز مسگر ولد عبد الغنی محلہ اندرواری۔
۶۸ احمد جیو مسگر ولد رمضان جیو دریے بل۔
۶۹ محمد جیو میر۔ محلہ دری بل۔
۷۰ اسد جیو محلہ زینہ کدل
۷۱ پیر نور الدین قریشی محلہ بٹہ مالو صاحب امام مسجد
۷۲ مہر غلام حسن بن نور الدین مرجان پوری صفا کدل۔

المؤلف میرزا غلام احمد القادیانی سنہ ۱۹۰۲ء ۵ رجون

ولما ثبت موت عیسٰی وثبت ضرورة مسیح یکسر الصلیب فی ھذا الزمان۔ فما رأیکم یا فتیان۔ ایھلک اللّٰہ ھذہ الامة فی ایدی اھل الصلبان۔ او یبعث رجلا یجدد الدین ویحفظ الجدران۔ **فو اللّٰہ انی انا ذالك المسیح الموعود**۔ فضلاً من اللّٰہ المنّان الودود۔ وانا صاحب الفصوص۔ والحارس عند غارات اللصوص۔ وترس الدین من الرحمان۔ عند طعن الادیان۔ الا تفکرون فی السلسلتین۔ سلسلة موسٰی و سلسلة سید الکونین۔ وقد اقررتم انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جعل فی مبدء السلسلة مثیل موسٰی۔ فما لکم لا ترون فی اٰخر السلسلة مثیل عیسٰی۔ واعلموا انکم تعلمون ضرورة مرسل من اللّٰہ ثم تتجاھلون۔ وترون مفاسد الزمان ثم تتعامون۔ وتشاھدون ما صُبّ علی الاسلام ثم تنامون۔ ودُعیتم لتکونوا انصار الاسلام ثم انتم للنصاری تحاجون۔ اتحاربون اللّٰہ لتعجزونہ واللّٰہ غالب علی امرہ ولٰکن لا تعلمون۔ وقد قرب اجلکم المقدر فما لکم لا تتقون۔ اتظنون انی افتریت علی اللّٰہ وتعلمون مآل قوم کانوا یفترون۔ الا لعنة اللّٰہ علی الذین یفترون علی اللّٰہ وکذالك لعنة اللّٰہ علی الذین یکذبون الحق لمّا جاءھم ویُعرضون۔ الا تنظرون الی الزمان۔ او علی القلوب اقفال من الطغیان۔ اتطمعون ان تصلحوا بایدیکم ما فسد من العمل والایمان۔ ولا یھدی الاعمٰی اعمٰی اٰخر وقد مضت سنة الرحمان۔ فاعلموا ان السکینة التی تطھّر من الذنوب۔ وتنزل فی القلوب۔ وتنقل الی دیار المحبوب۔ وتخرج من الظلمات۔ وتنجّی من الجھلات۔ لا تتولد ھذہ السکینة الا بتوسیط قومٍ یُرسلون من السماء۔ ویُبعثون من حضرة الکبریاء۔ وکذالك جرت سنة اللّٰہ لاصلاح اھل الاھواء۔ فیُکذّب ھٰؤلاء السادات فی اوّل امرھم والابتداء۔ ویؤذون من ایدی الاشقیاء۔ ویُقال فیھم ما یؤذیھم من البھتان والتھمة والافتراء۔ ثم یردّ الکرّة لھم فیُلقی فی قلوبھم ان یرجعوا الی ربھم بالتضرع والابتھال والدعاء۔ فیُقبلون علی اللّٰہ ویستفتحون۔ و یبتھلون ویتضرعون۔ فینظر اللّٰہ الیھم بنظرٍ ینظر الی احبائہ وینصرون۔ فیخیب

۱۲۲ کل جبار عنید مُعتدٍ فی الظنون۔ ویجعل اللہ خاتمۃ الامر لاولیاءہ الذین کانوا یُضحک علیہم ویُستضعفون۔ ویقضی الامر ویُعلی شأنہم ویُہلک قوم کانوا یُفسدون۔ کذالک جرت سنن اللہ لقوم یطیعون امرہ ولا یفترون۔ ولا یبتغون الا عزۃ اللہ وجلالہٗ وہم من انفسہم فانون۔ فینصرہم اللہ الذی یری ما فی صدورہم ولا یُترکون۔ و انہم اُمَناء اللہ علی الارض ورحمۃ اللہ من السماء وغیث الفضل علی البریۃ۔ لا ینطقون الا بانطاق الروح ولا یتکلمون الا بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ یأتون بتریاق لا یتیسر لاحد من المنطق ولا من الفلسفۃ۔ ولا بکلمات علماء الظاہر المحرومین من الروحانیۃ۔ ولا بحیلۃٍ من الحیل العقلیۃ۔ بل لا یحیی احد الا بتوسیط ہذہ الاحیاء من ید الحضرۃ۔ وکذالک اقتضت عادۃ اللہ ذی الجلال و العزۃ۔ ولا یُفتح ما تقفلہ اللہ الا بہذہ المقالید۔ ولا ینزل امرہ الا بتوسط ہذہ الصنادید۔ وان الارض ما صلحت قط وما انبتت الاعماء من السماء۔ والماء وحی اللہ الذی ینزل فی حلل سحب الانبیاء۔ وکفاک ہذا ان کنت من ذوی الدہاء۔ وان کنت لا تقبل الحق ولا تطلبہ فاطلب النور من الخفافیش۔ والثمرات من الحشیش۔ وقد نبہناک فیما مضی۔ واشرنا الی عبد اختارہ اللہ لہذا الامر واصطفٰی۔ ولا یراہ الا من ہداہ اللہ وأری۔ فادع اللہ لیفتح عینک لتوانس عینا جرت للوری۔ فان القوم قد اشرفوا علی الہلاک فی بادیۃ الضلالۃ۔ کاسمٰعیل من العطش فی ارض الغربۃ۔ فرحمہم اللہ علی راس ہذہ المائۃ وفجر ینبوعًا لاہل التقٰی لیروی اکبادہم واولادہم وینجیہم من الردی۔ فہل فیکم من یطلب ماءً اصفٰی۔ و ہذا اٰخر ما قلنا فی ہذا الکتاب لمن اتعظ ووعٰی۔ والسلام علی من اتبع الہدٰی۔

الّف ہذہ الرسالۃ اتمامًا للحجۃ۔ وتبلیغًا لامر حضرۃ العزۃ المسیح الموعود۔ والمہدی المعہود۔ والامام المنتظر المؤید من اللہ الصمد۔ میرزا غلام احمد القادیانی الہندی الفنجابی نصرہ اللہ وایدہ۔ وقد تمت فی الشہر المبارک ربیع الاول سنہ ۱۳۲۰ من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا السلام والتحیۃ والصلٰوۃ المرضیۃ